بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (القرآن الحکیم)

رضا خانی مذہب

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے

جلد دوم

تالیف

ترجمانِ اہلِ سنّت علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی سابقہ بریلوی

ناشر

الحسنین اکیڈمی کراچی

نام کتاب : رضا خانی مذہب

نام مصنف : علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی (سابقہ بریلوی)

ناشر : الحسنین اکیڈمی کراچی

اشاعت : اول

قیمت

کتاب حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اداروں سے رابطہ کریں۔

1. احسنی کتب خانہ مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی۔
2. مکتبہ علی و معاویہ سعید آباد کراچی
3. اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
4. بیت الکتب گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
5. قاری عبدالحلیم تاجران اسلامی کتب مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا نمبر ۱۰ کراچی
6. مکتبہ عمر فاروق مقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
7. کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
8. کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

تقریظ بخاریٔ دوراں، امام المحدثین، شیخ المفسرین
جامع المعقولات والمنقولات
حضرت علامہ مولانا **محمد شریف کشمیری صاحب** مدظلہ العالی
سابق استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و حال شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

ہر دور میں تاریخی شواہد سے ثابت ہوا ہے کہ اسلام کے چشمۂ صافی اور توحید و سنتِ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے آبِ حیاتِ شیریں کو ناپاک و مکدر کرنے والے ملاحدہ و ملاعنہ (خذلہم اللہ تعالیٰ الیٰ یوم القیامہ) کی ایک اخبث الکائنات جماعت یا اس نہج کی متعدد جماعتیں محافظینِ چشمۂ توحید و سنت کے ساتھ برسرِ پیکار رہیں۔ اور حاملینِ توحید و سنت کے خلاف اپنی پوری طاقت بروئے کار لاکر عوام الناس کو ان مردانِ حق سے بدظن کرنے کیلئے من گھڑت الزامات و اتہامات کی سعیٔ ناپید میں مشغول رہے۔ لیکن ان کی مساعی شرمندۂ تعبیر ہو کر رہ گئیں۔ کیونکہ مقصودِ کائنات، فخرِ موجودات۔ سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لاتزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لایضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ۔ (ترمذی شریف صفحہ ۴۲/۲)

اور مشکوٰۃ شریف میں مزید الفاظ یہ بھی مروی ہیں:

لایضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۳/۲)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ ایک گروہ قیامت تک دینِ حق پر قائم و ثابت قدم رہے گا۔ اور ان کے مقابلے میں جو بھی آواز اٹھے گی اس سے ان علماءِ حق کے پائے ثبات کو معمولی جنبش بھی نہ ہوگی بلکہ وہ دشمنانِ اسلام اپنی موت

آپ مر جائیں گے۔

برادرانِ اسلام! ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب انگریز کو یقین ہو گیا کہ علماء ربانیین کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہے تو اس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو منتشر کرنے کے لئے اپنے روحانی فرزند احمد رضا خاں بریلوی کو آلۂ کار بنایا جس نے اکابرینِ ملتِ اسلامیہ (جن پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے) کو اپنی ناپاک زبان سے مختلف الزامات لگا کر بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور ملتِ اسلامیہ کو علماء حق سے دور رکھ کے جہالت کے ظلمت کدوں میں لا کھڑا کیا۔

لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ، لکلّ فرعون موسٰی کے تحت اخبث الکائنات مشرکین کی سرکوبی کے لیئے قدرت نے ایسے افراد پیدا کیئے جو اپنے علم و فضل تقویٰ و طہارت توحید و سنت کی تلوار سے ان تمام اربابِ زیغ و الحاد کا دجل و تلبیس ظاہر کر کے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کرتے رہے۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک ان نفوسِ قدسیہ کے جانشین و متبعین حق و باطل کی جنگ میں باطل کی سرکوبی کے لیئے سر دھڑ کی بازی لگاتے رہیں گے۔

اسی ضمن میں زیرِ نظر کتاب "موسومہ برضاخانی مذہب" مؤلفہ مولوی سعید احمد قادری معرضِ وجود میں آئی۔ جس میں بطریقِ احسن ذریتِ رضاخانیہ کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ طالبانِ راہ ہدایت کو ہدایت نصیب فرمائے اور اس کتاب کو مؤلف موصوف کی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل

محمد شریف کشمیری عفا اللہ عنہ

تقریظ

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف الحافظ استاذ المحدثین، مقدام المفسرین

حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند وحال شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد

احقر نے مولانا سعید احمد قادری کی کتاب "رضاخانی مذہب" کے چند اقتباسات سُنے جس سے احقر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس طرح کی کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لیے اور کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت کو مٹانے کے لیے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور ساتھ ہی اس نتیجہ پہ پہنچا کہ اس کتاب کے مصنف ایک برگزیدہ محقق عالم ہیں۔ لہٰذا مسلمانان عالم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب سے بیش از بیش استفادہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

احقر شمس الدین عفی عنہ



تقریظ

غزالیٔ دوراں، استاذ العلماء، رئیس المفسّرین

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی دامت برکاتہم

رکنِ مجلسِ شوریٰ پاکستان - و شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

برادرِ عزیز مولانا سعید احمد قادری کی کتاب رضاخانی مذہب" دیکھی۔ الحمدللہ کتاب ٹھوس دلائل اور ناقابلِ تردید حوالوں اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اس دورِ پُرفتن میں موصوف محترم کی یہ تالیف ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے والے فرقہ ضالہ کو پوری حقیقت کے ساتھ دنیا کے سامنے نمایاں کر دیا ہے۔ اسلام کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعات و شرک توحید کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتا۔ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے شرک اور مشرکانہ عقائد کو سمجھے اور اور وہ فرقے جنہوں نے مشرکانہ عقائد اور رسوم کو دین بنا لیا ہے ان سے اجتناب و پرہیز کرے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے توحید و سنت کی اشاعت فرمائے اور مسلمانوں کو گمراہیوں سے بچائے۔ آمین

محمد مالک کاندھلوی

تقریظ

از یادگار سلف قدوۃ العلماء فاضلِ جلیل حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی مدظلہ
مہتمم و ناظمِ اعلیٰ و مدیر "الرشید" جامعہ رشیدیہ، ساہیوال

ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
مری انتہائے نگارش یہی ہے

رضائی فرقۂ بدعتیہ ضالہ نے تکفیر المسلمین کر کے ملّتِ اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سعی کی۔ کسی صاحب نے ایسے لوگوں کے بارے میں خوب کہا ؎

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بدرودے

مسائل میں اختلاف قابلِ برداشت لیکن تکفیر بازی سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا گناہ ہے، ع کفر کعبے سے جو لایا وہ مسلماں کیسا

جنابِ عزیز مولانا سعید احمد قادری نے رضائی پارٹی کی کتب سے جن حقائق کو پیش کیا وہ لاجواب ہیں، اور ایسے حقائق کہ جن کی تردید اہلِ بدعت قیامت تک نہیں کر سکتے اور ان شاء اللہ نہ کر سکیں گے۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے بدعتیوں کے لیڈر کے بارے میں جو رباعی لکھی، اس پر اختتام ہے جو ہماری تقریظ کا خلاصہ ہے ؎

کوئی ترکی لے گیا کوئی ایراں لے گیا
کوئی دامن لے گیا کوئی گریباں لے گیا
رہ گیا تھا بس فقط اک نام اسلام کا
وہ بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خان لے گیا

راقم

فاضل حبیب اللہ رشیدی، مدیر "الرشید" ساہیوال

تقریظ

فخر الاصفیاء۔ سلطان العارفین، سراج السالکین، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی لاہور

برادر عزیز مولوی سعید احمد قادری صاحب جیسے باصلاحیت اور ہونہار نوجوان عالمِ دین نے جس محنت اور خلوص سے یہ مجالہ نافعہ مرتب کیا ہے۔ اسے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اس محنت کے نتیجہ میں لوگوں کو مسلکِ حقہ اہلسنت وجماعت (حنفی دیوبندی) اور ان کے بالمقابل بدعتی طبقات کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ برادرانِ اہلسنت اس مفید و نافع کتاب کی کما حقہٗ قدر کریں گے۔ اور اس کی بکثرت اشاعت کر کے اپنا دینی فریضہ سرانجام دیں گے

اللہ تعالےٰ اس محنت کو قبول فرما کر اسے ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

احقر عبید اللہ انور



تقریظ

عالم بے بدل، فقیہ بے مثال

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امت مسلمہ جس کا اولیں پروگرام وحدت امت کی آبیاری تعمیر و ترقی تھا اس میں گھن لگنا مقدر تھا۔ تو آئمہ مضلین (گمراہ لیڈر) پیدا ہوئے۔ رضاخانی مذہب اس سلسلہ افتراق امت کی بڑی کڑی ہے۔ اس مذہب کے بانی مولوی احمد رضاخاں کی تدلیس اور فریب کاری کا پہلا زینہ ہے کہ اُس نے اکابر علماء اہلسنت کی واضح عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنے اختراعی کفری معانی پہنائے۔ زیرنظر کتاب "رضاخانی مذہب" میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جو شخص دوسروں پر خدا اور رسول کی دشمنی کا گھناؤنا الزام دھرتا ہے۔ خود کس قدر در پردہ خدا تعالیٰ کی توحید و معرفت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب رسالت اور شان عصمت کا گستاخ ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ جل وعلیٰ شانہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہلبیت کرام خصوصاً ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے کتنی گھٹیا، ایمان سوز، شرم وحیا سے عاری بیباکانہ زبان استعمال کی ہے۔

اہل علم و شرع کے یہ بھی فریضے میں داخل ہے کہ غالی لوگوں کی تحریفات کا پردہ چاک کر کے اسلامی روپ میں ڈھلنے والی شخصیات کی در مرغ بافیوں کو ان کے اصلی رنگ و روپ میں متعارف کرائیں۔ اس طرح جاہل اور حق

ناشناس لوگوں کے اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے خودساختہ حیلے اور بہانے باقی نہ رہنے دیں۔

تاکہ عامۃ المسلمین ان کے فاسد خیالات اور غلط عقائد واعمال کی ریشہ دوانیوں سے امتِ واحدہ میں افتراق وانشقاق کی خبیث شجر کاری سے بچ سکیں۔

یہ اس سلسلہ کی بڑی اہم ضرورت ہے۔ جیسے ہمارے عزیز دوست مولانا سعید احمد قادری دام فیضہٗ نے بطور فرض کفایہ اہل علم کی طرف سے ادا کر دیا ہے بندہ نے رضاخانی مذہب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اکثر و بیشتر مقامات مولانا موصوف سے سنے ہیں۔ حوالجات بالکل صحیح، استدلال قوی اور تبصرہ بے لاگ اور برمحل ہے۔ عام فہم اور صاف وشستہ زبان میں مطالب کو سمجھایا گیا ہے۔

نفع اللہ بھذہ العجالۃ المسلمین و اصلح بھا لتصحیح العقائد والاعمال بالسھم۔ آمین

بندہ محمد عیسیٰ عفی عنہ
مفتی و مدرس نصرت العلوم گوجرانوالہ



تقریظ

فاضلِ جلیل عالم نبیل جامع المعقول والمنقول

حامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد دین صاحب مدظلہ

صدر مدرس جامعہ فضلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ط امابعد
دین اسلام صرف دو امور کی اتباع کا نام ہے ۔ ایک کتاب اللہ اور دوسرا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف کوئی واقعہ وغیرہ ہو تو وہ مردود ہے ان دو امور کی صحیح خدمت کما حقہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے فرزندوں اور متعلقین نے کی ۔ اس لیئے ان پر کئی مصائب آئے ۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ کام اکابرین علماء دیوبند سے لیا ۔ دار العلوم دیوبند میں ایسے اکابر کا اجتماع جہاں مفسر بھی تھے ۔ محدث بھی تھے ۔ اور فقیہ بھی تھے ۔ اور صوفیاء کاملین تو معقولات کے امام بھی تھے ۔ اور ہر باطل شرک و بدعت کے خلاف مثل تیغ بے نیام تھے ۔ اور انگریز حکومت کے خلاف جو کام ان اکابر نے دیوبند کی سرزمین سے لیا ۔ یہ انہی کا حصہ تھا ۔ ایسی اجتماعیت اس سے پہلے بھی ہوئی ہے ۔ لیکن اس کے بعد ایسی اجتماعیت آج تک دیکھنے میں نہیں آئی ۔

انگریز نے دو مجدد پیدا کیئے ۔ ایک مرزا غلام احمد قادیانی جس سے ختم نبوت کے خلاف کروا کر کفر کی تقویت کروائی ۔ اور دوسرا مجدد احمد رضا خان بریلوی ہے ۔ جس سے توحید اور سنت کے خلاف اور بدعات کو واقعات کا ذریعہ اور

روایات موضوعہ کے ذریعہ تقویت دلائی اور اکابرین علماء دیوبند کے خلاف کفر کا طوفان اٹھایا اور نہایت اغلظ زبان استعمال کی اور علماء دیوبند کی تکفیر کو اپنا ذریعہ نجات سمجھا رہا تو اس سلسلہ میں "رضا خانی مذہب"، تالیف مولانا سعید احمد قادری کو میں نے پڑھا۔ انداز بیان بہت شاندار ہے۔ مسائل کو پیارے انداز سے ذکر کیا ہے۔ ———————

اور یہ کتاب اپنے موضوع میں بے مثال ہے۔ نیز بریلوی کتب کا حوالہ دیکر رضا خانی امت کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ بریلویوں کے جتنے مسائل ہیں قرآن حکیم اور احادیث نبوی کے سراسر خلاف ہیں اس لئے قادری صاحب نے ایک گونہ ضرب بھی لگا دی۔ دعا ہے کہ عزیز کو خدا تعالیٰ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا اور موقعہ عطا فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم بالصواب

محمد دین
مدرس جامعہ فضلیہ عالی مسجد نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور



تقریظ

مفسرِ قرآن پروفیسر حضرت علامہ نور الحسن خان دامت برکاتہم

شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

اس پر آشوب و پر فتن دور میں مولوی سعید احمد صاحب قادری جیسے نوجوان علماء کا وجود ہزار غنیمت ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے "رضاخانی مذہب" اس محنت اور کاوش سے ترتیب دیا ہے اور اس خوبی سے استدلال اور استنتاج سے کام لیا ہے کہ بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات زبان سے نکلنے لگتے ہیں انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی ایمانیات اور عقائد صحیحہ ہیں۔ اور عقائد صحیحہ میں عقیدۂ توحید باری سر فہرست ہے۔ بایں معنی کہ اگر عقیدۂ توحید درست نہیں تو دوسرے عقائد لاحاصل اور بے نتیجہ ہیں۔

مولوی سعید احمد صاحب نے احمد رضا خاں صاحب کے عقائد کو ان ہی کی تالیفات سے نقل کر کے واشگاف اور پُر زور استدلال سے اُن کی تردید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر دراز کرے اور عقائد صحیحہ وحقہ کی تبلیغ کی انہیں مزید توفیق دے

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نور الحسن خان



تقریظ

خطیب پاکستان، فاضلِ جلیل مناظرِ اہلسنّت، الحاج حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
دامت برکاتہم
مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

مولانا سعید احمد قادری ایک مستعد توحید پرست عالم دین ہیں۔ انہوں نے رضا خانی مذہب بلکہ اہل بدعت کے تابوت میں ایک مضبوط میخ ٹھونک دی ہے نوجوان علماء کا اہل بدعت کے خلاف دینی اور علمی محاذ اِس دور میں قائم کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔

مولانا موصوف اِس سلسلہ میں جو کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں میں انہیں اِس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ان کی اِس تصنیف کی مقبولیت کے لیئے بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ حقہ کی اشاعت و ترویج کے لیئے جانفشانی سے محنت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

محمد ضیاء القاسمی

خطیب، فیصل آباد



تقریظ

خطیب اسلام عالم بے بدل حضرت مولانا الحاج محمد اجمل خان صاحب دام فیضہ

خطیب اعظم ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ امابعد

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔ اور مسلمانوں کی دین و دنیا میں کامیابی نبوت کے لائے ہوئے علم و عمل سے وابستگی میں ہے ۔ عہد رسالت کے مسلمانوں کو آج کل کے مسلمانوں سے یہی چیز ممیز کرتی ہے ——— مگر ان میں اسلام کا شعور اور اس کا علم تھا ۔ ان میں اسلام کی ایسی شدید محبت اور لگن تھی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے طریقوں سے سرمو انحراف پسند نہیں کرتے تھے ۔ اور وہ اپنی کامیابی و کامرانی سنت نبوی کی اتباع میں سمجھتے تھے ۔

عہد حاضر میں بھی اتباع سنت اور اجتناب عن البدعت نہایت ہی ضروری ہے ۔ اور اس کی اشاعت تحریر و تقریر کے ذریعے عامۃ المسلمین تک پہنچانا ضروریات دین میں سے ہے ۔ اسی جذبہ و ولولہ کے پیش نظر مولانا سعید احمد قادری نے "رضاخانی مذہب" نامی کتاب نہایت جانفشانی اور سعی و کاوش سے مدلل اور مکمل حوالوں سے مرتب کی ہے ۔

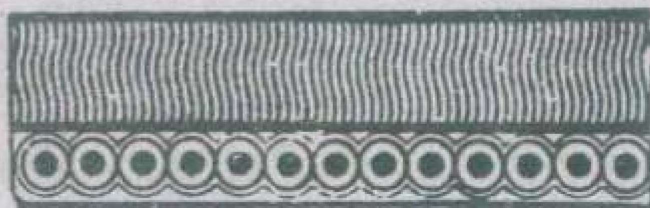
اس دور پُر فتن میں مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی تشہیر و تبلیغ بہت ضروری ہے ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک و بدعت کے ظلمت کدوں سے نکال کر توحید و سنت کی راہ پر گامزن فرمائے ۔

اور مؤلف موصوف کی سعی و کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اور عامۃ المسلمین کے لیے اسے مفید اور نافع بنائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الاحقر الانام

محمد احمد عفا اللہ عنہ، لاہور



فہرست مضامین

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو بقیۃ السلف، حجۃ الخلف
حامی توحید و سنت، قاطع شرک و بدعت، غزالی دوراں
رازیٔ زماں، استاذ المحدثین، سید المفسرین حضرت علامہ
محمد شریف کشمیری صاحب مدظلہ العالی، سابق
استاذ الحدیث دار العلوم دیوبند و حال شیخ الحدیث
جامعہ خیر المدارس ملتان کی طرف منسوب کرتا ہوں
کہ جن کی دعاؤں کی برکت سے حق تعالیٰ نے
مجھے اس قابل بنایا

تلمیذ حقیر

سعید احمد قادری عفی عنہ

مُقدّمہ

(از سیفِ بے نیام لاعدائے اسلام، داعی الی التوحید، قاطع شرک و بدعت، فاتح رضاخانیت وکیلِ صحابہ کرام ؓ، شہبازِ خطابت حضرت علامہ عبدالرؤف فاروقی صاحب دامت برکاتہم خطیبِ اعظم منڈی کاموں کے، گوجرانوالہ)

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کے ساتھ باطل قوتوں کی جنگ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی!

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں باطل قوتوں کی سرکوبی کے لیے اسلام کے سچے جانثار مجاہد پیدا کئے ہیں جو بے سروسامانی کے عالم میں بھی محض اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے عقیدے، ایمان اور عمل کی قوت سے باطل پر ضربِ کاری لگاتے ہیں، ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود فتح ایسے حق والوں کی ہی ہوتی ہے کہ اَلْحَقُّ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی عَلَیْہِ

علامہ سعید احمد قادری بھی اسی طرح اسلام کے ایک سچے

سپاہی اور درد مند مجاہد ہیں، اس دور کے فتنۂ کبریٰ "رضاخانیت" کی سرکوبی کے لیے شاید اللہ تعالیٰ نے انہیں نامزد کر رکھا ہے، خصوصاً "رضاخانیت" کا ابلیسِ اعظم مولوی غلام مہر علی تو ان کے خاص نشانہ پر ہے، اور یہ وار کرنے کا ہنر بھی خوب جانتے ہیں، یہ اس فلسفے کو اپنا شیوہ بنائے ہوئے ہیں ؎

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

رضاخانی ملاّں غلام مہر علی کے متعلق قادری صاحب محترم کی کتاب "رضاخانی مذہب" حصہ اول کے مقدمہ میں، ہم نے ایک اشارہ کیا تھا، قارئین نے اس کی لذت ضرور محسوس کی ہوگی ہم اس کے بارے میں مزید بہت کچھ جانتے ہیں، اچھرہ لاہور کے جامعہ فتحیہ میں اُن سے جس "رضاخانیت" کا ارتکاب ہوا تھا اور پھر سزا کے طور پر انہیں اپنے ہی ہم مکتب ساتھیوں کی جس طرح جوتیاں کھانا پڑی تھیں، جس کے عینی گواہ، بلکہ جوتیاں مارنے والوں میں شامل حضرت مولانا الحاج محمد قمر الدین مدظلہم فاضل دیوبند مقیم منڈی حامد پور جیسے ثقہ اور دیانتدار لوگ ابھی سلامت ہیں، وہاں سے چشتیاں تک منزل بہ منزل انہوں نے جس طرح رضاخانیت کے ڈنکے بجائے ہیں اُن سے ہم واقعاتی طور پر اچھی طرح واقف ہیں، اور اگر یہ ذاتِ شریف اپنی حرکتوں سے باز نہ آئی تو قادری صاحب محترم ان واقعات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں ——— دیکھئے اس مولوی کو ہوش آتی ہے یا اپنی رسوائیوں اور رو سیاہیوں کے لیے تیار ہو جاتا ہے یہ فیصلہ اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے ——— تاہم علامہ قادری صاحب نے جس طرح رضاخانی مذہب کا تعاقب کیا ہے، ایک دفعہ ایوانِ بریلویت میں زلزلہ ضرور سا گیا ہے، نہ جانے اپنی بھیانک تصویر کے بے نقاب ہو جانے پر یا اپنی شیطنت کے ظاہر ہو جانے پر۔

اب "رضا خانی مذہب" کا حصہ دوم ہمارے سامنے ہے، علامہ قادری صاحب کے قلم نے اس میں بھی اپنی شوخی کو برقرار رکھا ہے بلکہ پہلے سے زیادہ بہاریں دکھائی ہیں، جہاں "رضا خانی مذہب" کے حوالے اس میں درج ہیں وہاں شروع میں حامئ توحید و سنت، قاطع شرک و بدعت شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دوبئی کے ڈاکٹروں، علماء اور دوسرے مسلمانوں کے وضاحتی بیان پر مشتمل ایک اشتہار بھی شاملِ اشاعت ہے، جو لوگ اپنے مذہبی وڈیروں کی شکلیں مسخ ہوتی دیکھتے آئے ہیں انہیں حضرت شیخ القرآنؒ کے خلاف غوغائی سے کون روک سکتا ہے لیکن شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم بھی اُن کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور اُن کے بڑوں کے بگڑے ہوئے چہرے ہم سے مخفی نہیں ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں تلخ لب و لہجہ اختیار کرنا پڑے۔

آخر میں مولانا قادری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے محنت کی اور خوب کی۔ مولوی غلام مہر علی بریلوی مقیم چشتیاں کے بارے میں تمام تر تفصیل بندہ کی کتاب مقدمہ بریلوی مذہب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(مولانا) عبدالرؤف فاروقی خطیب مرکزی جامع مسجد

شاہراہ فاروق اعظمؓ منڈی کاموںکی، ضلع گوجرانوالہ

۵ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

بقیہ صفحہ ۳۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں

رضا خانی سردار احمد لائلپوری اور رضا خانی نقلی سید جعلی پیر عنایت اللہ سانگلوی لعنت اللہ علیہم وغیرہ۔

عرضِ مصنّف

رضا خانی مولوی ابو بلو غلام مہر علی خذلہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ نے اپنی بددیانتی پر مبنی کتاب "دیوبندی مذہب" لکھ کر مذہبی طور پر فتنے کا دروازہ کھول دیا ہے اور میں جوابی طور پر "رضا خانی مذہب" نامی کتاب لکھنے میں حق بجانب ہوں، اور اب ان کو اپنے غلط رویہ سے باز آجانا چاہیئے کیونکہ اس نام نہاد مولوی نے اہلسنت وجماعت علماء حق (علماء دیوبند) کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنے لیے ذریعہ معاش بنایا ہوا ہے اور اگر رضا خانی ملّاں اپنی ان غلط حرکات سے باز نہ آیا تو میں اس کا مکروہ چہرا عوام کے سامنے اس طرح بے نقاب کروں گا کہ اس کی آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی کہ کس طرح اولیائے کرام محدّثینِ دیوبند کے خلاف بے لگام ہو کر اندھی قلم چلانے پر کس قدر رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے،

اور میں بدنام زمانہ بریلویت کے ناقوس کو یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ باز آجاؤ ——— باز آجاؤ ——— باز آجاؤ ——— ورنہ میں تمہارے عمامے کی برتری کو روند کر رکھ دوں گا۔

خاکپائے علماء دیوبند

سعید احمد قادری عفی عنہ

امام المفلسین مولوی احمد رضا خان بریلوی
کی ذُرّیتِ نجیثہ کو

عام چیلنج

ہر اس شخص کو مبلغ بیس ۲۰ ہزار روپیہ نقد انعام
دیا جائے گا جو اس کتاب میں مذکور حوالہ جات
کو غلط ثابت کرے

خاکپائے اہلسنت وجماعت علماء دیوبند

سعید احمد قادری عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلفیہ بیان

حمد و ثناء باری تعالیٰ کے بعد برادران اسلام کی اطلاع و آگاہی کیلئے عرض ہے۔ کہ محمد داؤد کے کسی فرضی نام سے کسی بیہودہ صفت انسان کے ایک سراسر جھوٹے اور بے بنیاد بیان کا ایک مضمون ہمارے علم میں لایا گیا ہے۔ جس میں شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب (مرحوم و مغفور) کے انتقال کے بارے میں بالکل جھوٹ اور بکواس درج کیا گیا تھا۔ اسلئے ہم حقیقت حال کی وضاحت کیلئے یہ حلفیہ بیان دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تاکہ کوئی ناواقف حال اور سادہ لوح مسلمان کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر جہنم کا ایندھن نہ بن جائے۔ اور جن لوگوں نے حضرت شیخ القرآن جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب (مرحوم و مغفور) سے متعلق اتنا جھوٹ گھڑ کر پھیلایا ہے۔ ان کے بارے میں ہم یہی کچھ کہتے ہیں۔ کہ۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین (جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو)

ہم اس خواہ مخواہ کسی کو معاف نہ کرتے ہوئے یہ بیان جاری کر رہے ہیں۔ کہ اس جعلی خط میں جو کچھ لکھا ہے۔ سراسر جھوٹ اور بکواس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت شیخ القرآن صاحب مرحوم (مغفور) تو دوبئی حرمین شریفین سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ اور تبلیغ دین کے مقدس مشن اور پاکیزہ سفر پر تھے۔ انہوں نے یہاں متحدہ عرب امارات میں بڑے بڑے توحید کے عظیم الشان اجتماعات میں کئی خطابات فرمائے۔ اسی پاکیزہ ماحول اور باوضو حالت میں ان پر دل کا دورہ پڑا۔ انہیں فوراً راشد ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے بھرپور توجہ کے ساتھ ایمرجنسی وارڈ میں آپ کا علاج کیا۔ مگر موت کا وقت معین پہنچ چکا تھا۔ اور کل نفس ذائقۃ الموت کے ارشاد ربانی کے مطابق آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ایمرجنسی وارڈ میں آپ کے انتقال کے وقت ڈاکٹروں کے علاوہ ڈاکٹر نسیم خان صاحب اور مولانا محمد اکرم اعوان صاحب موجود تھے۔ پھر مولانا محمد اسحٰق خان صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ ہسپتال کے ڈاکٹروں نے شیخ القرآن (مرحوم) کی جیب میں پڑے ہوئے ضروری کاغذات اور دوسری چیزیں مولانا اسحٰق خان صاحب کے حوالے کیں۔ پھر ہسپتال میں شیخ القرآن کے جنازہ کے دیدار کیلئے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ جن میں اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات کے ڈائریکٹر شیخ ھاشم بن عبدالعزیز العثمان اور اسی مشن کے رکن شیخ عبدالحمید علی الملا جیسی شخصیت بھی شامل تھیں۔ پھر ہسپتال کے ڈاکٹروں اور پاکستانی قونصل خانہ کے بھرپور تعاون سے شیخ القرآن سے متعلق ضروری کاغذات کی تکمیل کا کام دنوں کے بجائے چند گھنٹوں میں مکمل ہو گیا۔ اور ضابطہ کے مطابق بیان المکتوم ہسپتال میں مرحوم کی تجہیز و تکفین کا کام سرانجام دیا گیا۔ جہاں ہر طرح کا انتظام موجود تھا۔ ہسپتال کی طرف سے کئی پابندیوں اور دشواریوں کے باوجود کئی بڑے بڑے علمائے کرام اور دوسرے لوگوں نے آپ کی تجہیز و تکفین میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد جنازہ دیدار عام کیلئے رکھا گیا۔ جہاں لوگوں نے پرنم آنکھوں سے مرحوم کا آخری دیدار کیا۔ تابوت کو سب لوگوں کے سامنے بند کیا گیا۔ اس موقع پر اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات کے رکن مولانا محمد اسحٰق خان صاحب مدنی (جو آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک ممتاز رکن بھی ہیں) نے کوئی بیس منٹ تک لوگوں سے خطاب کیا۔ جس میں آپ نے مرحوم کی شخصیت، دینی خدمات، جذبہ عمل اور قابل رشک سفر آخرت پر رقت انگیز لہجہ میں روشنی ڈالی۔

خطاب کے دوران لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ پھر جامع ازہر (مصر) کے فارغ التحصیل شیخ مولانا اشتیاق احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ کو جلوس کی شکل میں ایئرپورٹ لے جایا گیا۔ دوبئی کی تاریخ میں کسی عالم کے جنازے پر لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم دیکھنے میں اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ جنازہ کی روانگی تک پاکستانی نائب قونصل جناب خورشید اقبال صاحب خود آخر وقت تک ایئرپورٹ پر موجود رہے۔

چونکہ ہم سب خود اس وقت موجود تھے۔ اس لئے ساری کارروائی آپ کو پیش کر دی گئی ہے۔ اور یہ وضاحت اس لئے کر دی ہے۔ تاکہ کسی کو کسی قسم کی بدگمانی نہ ہو۔

واللہ علی ما نقول وکیل

اسماء بیان دہندگان

مولانا محمد [illegible] صدر جمعیت اہل سنت والجماعت، خطیب جامع مسجد ابوبکر صدیق [illegible] دوبئی

مولانا محمد سعید [illegible] - - - العوير [illegible] دوبئی

مولانا محمد اکرم اعوان ناظم اعلیٰ - - الشیراوی [illegible] دوبئی

مولانا محمد اسماعیل نائب ناظم اعلیٰ - - الرکہ [illegible] دوبئی

مولانا [illegible] الرحمن صاحب امام جامع مسجد - الوحداء [illegible] دوبئی

مولانا حمید الرحمن صاحب - - - الجمیرہ [illegible] دوبئی

مولانا عبد الغفار صاحب - - - [illegible]

مولانا محمد شفیق صاحب - - - الشیوخ [illegible] شارجہ

مولانا اسرار الدین صاحب - - - القاسمی [illegible] -

مولانا عبد الرب صاحب [illegible] ابوظبی

مولانا خلیل احمد صاحب بالقوات المسلحہ ابوظبی

مولانا اورنگ زیب صاحب امام جامع مسجد دیوان امیری [illegible]

قاری وصیف الرحمن صاحب [illegible] المرکز

قاری محمد خان صاحب [illegible] جامع مسجد [illegible] - مدینۃ الزاید - ابوظبی

مولانا اشتیاق حسین عثمانی [illegible] - حمید بن سعید -

قاری محمد رفیق صاحب - عبداللہ بن [illegible] -

ڈاکٹر عبد الرشید صاحب [illegible] وزارت دفاع ابوظبی

حافظ کرم بخش صاحب [illegible] - جامع مسجد الغرير دوبئی -

مولانا محمد خطاب صاحب جامع مسجد - الشرف [illegible] دوبئی -

مولانا دولت میر صاحب - عثمان بن عفان [illegible] دوبئی -

مولانا قاری محمد طیب صاحب [illegible] شارجہ

مولانا [illegible] محمد صاحب [illegible] -

مولانا مشتاق احمد صاحب [illegible] حافظ [illegible] - شارجہ

مولانا گل حبیب صاحب [illegible] - دوبئی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خراج تحسین

از حضرت علامہ محمد ادریس اعوان دام فیضہ

فاضل عربی وایم اے عربی وایم۔اے اسلامیات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بندہ منیجر اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے کتاب "رضاخانی مذہب" شائع کر کے توحید وسنت کا پرچار اور شرک وبدعت کا قلع قمع کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور اس سے خاص طور پر ان سادہ لوح مسلمانوں کو کہ جن کو رضاخانی مولویوں نے شرک وبدعت کے پُرفریب جال میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے سے انہیں اپنے عقائد درست کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ اور اس کتاب میں فاضل مصنف نے رضاخانیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا ہے اور فرقہ ضالہ کا مکروہ چہرہ عوام کی عدالت میں اس قدر بے نقاب کیا ہے کہ پوری ذریت احمد رضا بریلوی چیخ وپکار کر رہی ہے۔

والسلام

ناچیز محمد ادریس اعوان

محلہ نور پورہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

باب اوّل

ربِّ ذوالجلال کی توہین

رضا خانی مذہب میں اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ ماننے والے بے دین ہیں

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی اپنی تصنیف "جاء الحق وزہق الباطل" میں یوں لکھتے ہیں،۔
کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اللہ تعالےٰ کی صفت ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو شخص اللہ تعالےٰ کو ہر جگہ موجود مانے وہ بے دین ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں،۔

"خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا بے دینی ہے ہر جگہ میں (موجود) ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے۔" (جاء الحق ص ۱۴۲)

"ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں، خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔" (جاء الحق ص ۱۶۱)

قارئین کرام! یہ ہیں رضا خانی ملاحدہ و ملاعنہ خذلہم اللہ تعالیٰ جو خالق کائنات کے ہر جگہ موجود ماننے والے شخص کو بے دین قرار دیتے ہیں اور مخلوق کو ہر جگہ موجود ماننے والے شخص کو پکا سچا مسلمان سمجھتے ہیں، اور یہ ہے بریلویت کی تعلیم اور جو عقیدہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے چلا آرہا ہے کہ رب ذوالجلال ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور اپنے بندوں کے افعال سے بخوبی واقف ہیں اور جو کچھ تم آئندہ کرو گے اس کو بھی وہ جانتا ہے، لیکن رضا خانی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ ہمیں مولوی احمد رضا خاں کی شریعت میں نہیں ملتا اس لیے جو شخص بھی حق تعالےٰ کو ہر جگہ موجود مانے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، رہی یہ بات (اس میں کوئی شک نہیں) کہ اللہ تعالےٰ جگہ اور مکان کا محتاج نہیں، لیکن اللہ تعالےٰ کے حاضر و ناظر یعنی ہر جگہ موجود ہونے پر نصوص قطعیہ موجود ہیں اور تمام فقہاء کرام اور سلف صالحین کے نزدیک بالکل بے غبار

ہے کہ خالق کائنات ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور ہر چیز کو دیکھ بھی رہے ہیں اور انسان کی ہر بات سے واقف ہیں اور اپنے بندوں کے سینوں کے بھیدوں کو بھی بخوبی جانتے ہیں۔

اور رضاخانی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی کرتا ہے اور اس باطل مذہب کے مقابلے میں قرآنِ پاک کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں :۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پ ۲۸)

(ترجمہ) ”کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، تین آدمیوں کا مشورہ نہیں ہوتا مگر اللہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کا مگر اُن کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کا اور نہ زیادہ کا مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن انہیں اُن کے اعمال سے آگاہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے“۔

حضرات! مذکورہ آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اور اس کے علاوہ بھی ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں لیکن ہم نے نہایت ہی اختصار سے کام لیا ہے، اب بھی اگر کوئی شخص خالقِ کائنات کے ہر جگہ موجود ہونے کا انکار کرے گا تو یہ اس کی حماقت ہو گی جبکہ نصِ قطعی سے روزِ روشن

کی طرح واضح ہو گیا، اور اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں اور مخلوق کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا یہ شریعت اسلامیہ سے بغض کی علامت ہے۔ جو کہ بہت بڑی بدبختی ہے اور فی النار ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ رضاخانیوں کا یہ عقیدہ بھی نص قطعی کے خلاف ہے کہ ہر جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں اور ہر چیز کو دیکھ بھی رہے ہیں اور مستقبل کی ہر بات سے بھی باخبر ہیں، اور رضاخانی مذہب قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے ساتھ متصادم و متضاد ہے، قرآنِ کریم کا ارشاد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں ارشاد ہوتا ہے :۔

(۱) وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ۔ (پ۳)

(ترجمہ) تو ان کے پاس نہ تھا جب کہ وہ اپنی قلمیں ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کو ان میں سے کون پالے؟ اور نہ تو ان کے جھگڑنے کے وقت ان کے پاس تھا۔

(۲) وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ٥ (پ۱۳)

(ترجمہ) اور تو نہیں تھا ان کے پاس جب وہ ٹھہرانے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگے۔

(۳) وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوْسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ٥ (پ۲۰)

(ترجمہ) طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰؑ کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی نہ تو تُو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔

(۴) وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا۔ (پ۲۰)

(ترجمہ) اور نہ تُو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا۔

⑤ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا۔ (پ۲۰)

(ترجمہ) اور نہ تو طور کی جانب تھا جب کہ ہم نے آواز دی۔

میرے سُنّی حنفی بھائیو! ہم نے نصوصِ قطعیہ سے ثابت کر دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر جگہ موجود سمجھنا، یہ گمراہ کن عقیدہ ہے کیونکہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر جگہ موجود سمجھا جائے تو آیاتِ کریمہ کا انکار لازم آتا ہے، اور انسان کے عقیدے کی بنیاد نص قطعی پر ہونی چاہیئے اور یہی عین اسلام ہے۔

اس کے بعد ہم آپ کے سامنے ایسی عبارات پیش کرتے ہیں کہ (رضاخانی) فرقہ ضالہ حق تعالےٰ کے حاضر و ناظر کو کفر قرار دیتا ہے، اور اولیاء کرام کے بارے میں رضاخانی اس قدر غلو سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں اور یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اولیاء کرام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

ابوالفتح ہر گھر میں موجود!

"ایک دفعہ شیخ ابوالفتح کو چند لوگوں نے کھانے کی دعوت دی سب نے ایک ہی وقت مقرر کیا اور آپ نے سب کی دعوت قبول کر لی، اس کے بعد ہر شخص ڈولی لے کر حاضر خدمت ہوا اور حضرت شیخ حجرہ سے نکل کر ڈولی میں یکے بعد دیگرے سوار ہو کر جاتے رہے جب ایک شخص آپ کو ڈولی میں بٹھا کر لے جاتا تھا تو دوسرا شخص ڈولی لے کر آجاتا تھا حضرت شیخ اسی طرح حجرے سے نکل کر اس شخص کی ڈولی میں سوار ہو جاتے تھے، اس طرح آپ نے سب کے مکان پر کھانا کھایا اور سب کو راضی کیا اور ہر شخص یہی سمجھتا رہا کہ (حضرت شیخ) صرف میرے مکان پر تشریف لائے ہیں"!

(مقابیس المجالس صفحہ ۵۲۲)

سیدی فتح محمد کا تمام مجالس میں موجود ہونا

"سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا ہے۔"

(ملفوظات احمد رضا جلد ا صفحہ ۱۲۸)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہر جگہ موجود

"کہتے ہیں رمضان کے ایک دن اتفاقاً ستر آدمیوں نے الگ الگ اپنے اپنے گھر میں حصولِ برکت کے لیے روزہ افطار کرنے کی آپکو دعوت دی تو آپ نے (سب کی) دعوت کو قبول کیا اور ہر ایک کے گھر جا کر ایک ہی وقت میں روزہ افطار کیا اور اسی وقت اپنے ہاں بھی روزہ افطار کیا، یہ خبر (سارے) بغداد میں پھیل گئی، آپ کے ایک خادم کے دل میں خیال آیا کہ حضرت تو اس وقت اپنے گھر سے ہی نہیں نکلے تو یہ اتنے لوگوں کے گھروں میں جا کر ایک ہی وقت میں ہر ایک کے ہاں کھانا کھانا کیسے متصور ہو سکتا ہے، آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا وہ اپنی بات میں سچے ہیں اور میں ہر ایک کی دعوت کو قبول کر کے اُن کے گھروں میں گیا ہوں اور اُن میں سے ہر ایک کے (ہاں) ایک ہی وقت میں کھانا بھی کھایا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔"

(تفریح الخاطر ص ۸۶، ۸۷)

سید عبداللہ صومعی جنگل میں حاضر!

"ایک دفعہ ان کے کچھ ارادتمند ایک تجارتی قافلے کے ساتھ سمرقند

جا رہے تھے جب ایک لق و دق صحرا میں پہنچے تو مسلح ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر دیا، حضرت کے مریدوں کے منہ سے بے اختیار یا شیخ صومعیؒ نکل گیا معاً دیکھا کہ شیخ عبداللہ صومعیؒ ان کے پاس کھڑے ہیں اور باآوازِ بلند فرمارہے ہیں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ تَفَرَّقِيْ يَا خَيْلُ عَنَّا۔ ہمارا اللہ پاک ہے اور بے عیب ہے اے گھڑسوارو دور ہو جاؤ، شیخ کی آواز سنتے ہی ڈاکو بھاگ کھڑے ہوئے اور قافلہ بالکل محفوظ رہا، اہلِ قافلہ نے اب شیخ کو تلاش کرنا شروع کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے، جب یہ قافلہ وطن واپس آیا اور لوگوں سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو سب نے حلفاً بیان کیا کہ شیخ صومعیؒ جیلان سے کہیں باہر نہیں گئے اور ہم یہاں ہی دیکھتے رہے"

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم صـ ۲۹ مطبوعہ لاہور)

ایک بزرگ وقتِ واحد میں سترؔ جگہ جا سکتا ہے

رضا خانی ملاں سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ :۔

——— ایک دفعہ رمضان المبارک میں ایک مرید آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور التجا کی کہ آج شام کو روزہ میرے غریب خانہ پر افطار فرمائیں، آپ نے اس کی درخواست قبول کرلی، اسی طرح یکے بعد دیگرے سترؔ مرید آپ کو افطار کی دعوت دینے آئے اور آپ نے ہر ایک سے اس کے ہاں آنے کا وعدہ فرمالیا، جب افطار کا وقت آیا تو آپ ہر ایک مرید کے گھر موجود تھے، صبح کو جب یہ سب لوگ آپ کے مدرسہ میں جمع ہوئے تو ہر ایک نے ازراہ فخر بیان کیا کہ کل شام حضرت نے میرے غریب خانے میں

قدم رنجہ فرماکر روزہ افطار کیا، غرض سب ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے مدرسہ کے خدام نے ان کا جھگڑا سنا تو کہا رات کو تو حضرتؒ مدرسہ سے باہر کہیں تشریف ہی نہیں لے گئے آپ نے یہیں ہمارے ساتھ روزہ افطار فرمایا، اب تو سب کو حیرت ہوئی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ دریافت کیا آپ نے فرمایا اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں تم سب سچے ہو، اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اتنی قوت عطا کی ہے کہ وہ بیک وقت بہت سے مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔" (تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص۱۴۲،۱۴۳)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی رقمطراز ہیں:۔

عرض:۔ "حضور اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں"؟

ارشاد:۔ "اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔" (ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص۱۲۷)

یہودی الاصل والنسل مولوی احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں کہ کرشن کنہیا کافر ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

کافر ہر جگہ حاضر!

"شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔" (ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص۱۲۸)

"کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر مے شود۔" (احکام شریعت جلد ۲ ص۱۹۳)

قارئین کرام! یہ ہے بریلوی مذہب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام حتیٰ کہ کرشن کنہیا کافر سب کے سب ہر جگہ حاضر و ناظر یعنی کہ موجود ہو سکتے ہیں اور جو

خالقِ کائنات ہے اس کے ہر جگہ موجود ماننے والے پر بے دین ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

اور مخلوق کے متعلق حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنا یہ عیسائیوں کا مذہب ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ :۔

——"اے میرے یسوع میں ایمان رکھتا ہوں کہ تو ہر جگہ موجود ہے"
(کیتھولک عبادت کی کتاب ص ۶۸)

اس کی تشریح میں پادری عماد الدین لکھتے ہیں :۔

——"یعنی یسوع ہر جگہ حاضر و ناظر ہے" (تفتیش الاولیاء ص ۱۰۸ مصنف مذکور)

——"عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مجلس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر منعقد کی گئی ہو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوتے ہیں (حضرت یسوع فرماتے ہیں) کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں" (انجیل متی باب ۱۸ آیت ۲۰)

حضرات! اہل بدعت رضاخانیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک یا نام مبارک لیا جاتا یا مجلس میلاد ہوتی ہے وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔

اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ رضاخانی مذہب اور عیسائی مذہب میں کیا فرق ہے ——
اگر عیسائی عقائد و نظریات کا مطالعہ کرنے کے بعد رضاخانی عقائد کے ساتھ ان کا موازنہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آئے گی کہ رضاخانی مذہب درحقیقت عیسائیت کا چربہ یا فوٹو سٹیٹ ہے اور اس طرح یہ حقیقت سمجھنے میں بھی آسانی ہو گی کہ احمد رضا خاں

اور اس کے متبعین انگریزی حکومت کے ایجنٹ تھے اور انہوں نے اپنے عیسائیت کے ساتھ ملتے جلتے عقائد کا پرچار کر کے اور انگریزی حکومت کو دارالسلام قرار دے کر دراصل حقِ نمک خواری ادا کیا ہے۔

شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے!

مولوی عبدالسمیع بریلوی لکھتے ہیں کہ :۔

"ملک الموت تو ایک فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے" (انوارِ ساطعہ ص ۱۷۴)

رضاخانی ملاں مفتی احمد یار گجراتی شیطان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"جب رب نے گمراہ گر (شیطان) کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تاکہ دوا بیماری سے کم درنہ ہو" (تفسیر نور العرفان ص ۲۴۳)

قارئینِ کرام! یہ ہے رضاخانی مذہب کی تعلیم کہ خدا تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے کو کافر و بے دین کہو اور شیطان ملعون کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے کو پکا سچا مسلمان سمجھو۔

مزید ستم یہ ہے کہ رضاخانی ٹٹ پونجیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ثابت کرنے کے لیے شیطان کی مثالیں دیتے ہیں حالانکہ اس قسم کی سوچ پرلے درجے کی حماقت، ضلالت، بدبختی اور نامرادی کی دلیل ہے۔ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ انگریزی دسترخوان کی چچوڑی ہوئی ہڈیوں کے لیے دُم ہلانے والے اور قبروں کی مٹی چاٹنے والے رضاخانی اس طرح بے غیرت اور بے حس ہو چکے ہیں کہ بات کرتے اور کیے ہوئے پر انہیں ذرہ بھر حیا نہیں آتی اور ان کا بابا ابلیس اعظم انہیں جو بات وحی کرتا ہے اُسے

اُگل دیتے ہیں، اللہ تعالےٰ اس قسم کی ضلالت اور گمراہی سے بچائے۔

خدا تعالیٰ کو ہر جگہ موجود ماننا کفر ہے

رضاخانی ملاں مفتری اعظم، جعلی غزالی زماں اپنی تصنیف "تسکین الخواطر" میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا کفر ہے اور بعض علماء نے حق تعالےٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار کر دیا اور بعض نے کفر کا فتوےٰ دے دیا، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا" (تسکین الخواطر صے ۶)

قارئین کرام! ہم رضاخانی ملاں محدث اعظم سے پوچھتے ہیں کہ اس دور کے کس عالم نے انکار کیا، کب کیا اور کس عالم نے اللہ تعالےٰ کے حاضر و ناظر کے اطلاق کو کفر کہا ہو؟ یہ بالکل کذب بیانی ہے اور حق تعالےٰ کا ارشاد ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۝ (القرآن)

کذاب شخص کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

عن ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلاً من نتن ما جاء بہ۔ (ترمذی جلد ۲ ص ۱۹)

(ترجمہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دُور چلا جاتا ہے۔

اب رضاخانی ملّاں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچے کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے اس کذاب سے کس قدر دُور بھاگتے ہوں گے اور اس کے پاس نہ آتے ہوں گے بوجہ جھوٹ بولنے کے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس شخص سے دور رہتے ہوں تو عزازیل اس شخص کے دل ودماغ پر قابض ہو جاتا ہے تو پھر اس شخص کی زبان سے سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں نکلتا اور ایسے آدمی سے سچ کی توقع رکھنا عبث ہے، اور رضاخانی فرقہ کی تحریروں اور تقریروں میں سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں پایا جاتا اور جبکہ رضاخانی شریعت کی بنیاد ہی کذب بیانی ہے تو یہ بیچارے عقل کے مارے سچ کیسے بول سکتے ہیں؟ اور ہمیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رضاخانی مُحدِّث اعظم نے کوئی خواب دیکھا ہوگا اور اپنے خواب کو قرآن وحدیث سمجھ کر اپنی تصنیف میں نقل کردیا۔ اور یہ ہیں بریلویوں کے نام نہاد رازیٔ دوراں جو ربِّ ذوالجلال کے حاضروناظر کے اطلاق کو کفر قرار دیتے ہیں، اور یہ ہیں رضاخانی مذہب کے مبلغ جو جہاں بھی جاتے ہیں ساتھ ہی جھوٹ بولنے کی گٹھڑی اٹھائے پھرتے ہیں اور یہ بریلویوں کا محبوب کھیل ہے کہ اگر یہ دوپاؤں والے جانور مذہب اسلام میں جب تک ملاوٹ نہ کریں اور اسلام کے صریح احکامات کے مقابلے میں جھوٹ پر کمربستہ نہ رہیں تو ان کا تمام کا تمام کاروبار فیل ہوکر رہ جائے۔

میرے مسلمان بھائیو! حضرت الامام مُلّا علی قاری رحؒ نے بڑے قاعدے اور گُر کی بات بتائی ہے جسے مولانا روم رحؒ نے اس طرح بیان کیا ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست — پس بہر دستِ نباید داد دست

اُردو میں اس کا مطلب اور مفہوم یہ ہے ؎

"لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں، اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر!!"

سبحانی ما اعظم شانی

"سبحانی ما اعظم شانی" یہ جملہ صرف اور صرف ربّ ذوالجلال کی شان ہے لیکن بریلوی ملاؤں نے ایک ولی کی طرف غلط منسوب کر کے اپنی بددیانتی کا ثبوت فراہم کیا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ہے سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمُ شَانِیْ میں پاک ہوں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُنِیْ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے پس میری عبادت کرو" (فوائد فریدیہ ص۷۳)

قارئین کرام! اولیاء کرام کی طرف غلط اور من گھڑت باتیں منسوب کرنا یہ ابلیس کے چیلوں کا کام ہے، اور اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین اس قسم کے ابلیسی دعوے نہیں کیا کرتے۔

میں ہی ہوں

بریلوی مُلّاں ایک ولی کی طرف بایں الفاظ جھوٹ کی نسبت کرتے ہیں کہ:۔

"حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا میں ہی لوح محفوظ ہوں"

(فوائد فریدیہ ص۷۳)

حالانکہ بزرگ مذکور سے اس قسم کی کوئی بات ہرگز منقول نہیں ہے یہ سب رضا خانیوں کی اختراع ہے۔

میں الوہیت میں سب سے زیادہ ہوں

بریلوی مُلّاں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پر افترا باندھتے ہوئے یُوں لکھتا ہے کہ :-

"حضرت بایزید بسطامیؒ نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سُنا فرمایا میں الوہیت میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں — کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزیدؒ کے دروازہ پر آیا اور کہا اے بایزید گھر میں موجود ہو؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی نہیں"۔ (فوائد فریدیہ ص۴۳)

اہلسنت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ایسا باطل دعویٰ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ہرگز ثابت نہیں، یہ ابلیسی دعویٰ احمد رضا بریلوی نے کیا ہوگا اور رضاخانیوں نے حسبِ عادت بزرگ مذکور پر دھر دیا۔

مُشرک نہیں

مولوی احمد رضا خان بریلوی کا توحیدِ باری تعالیٰ کے بارے میں کافرانہ طرزِ عمل ملاحظہ فرمائیں :-

"تین خدا کا قائل مُشرک نہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص۳۸)

یہ ہیں تو وہ کارہائے نمایاں ہیں کہ جن کی وجہ سے احمد رضا خاں بریلوی کو حامیٔ شرک و بدعت، ماحیٔ توحید و سنت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، نیز احمد رضا خاں بریلوی کے مذکورہ عقیدے سے عیسائیت کی بُو آتی ہے۔

صاف کہہ دوں؟

رضاخانی ملاں لکھتے ہیں کہ ہمیں شریعت اسلامیہ کا ڈر ہے ورنہ ہم علی الاعلان یہ کہہ دیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے خدا بن کے آئے۔ (العیاذ باللہ) شعر ملاحظہ ہو:۔

(۱) وہ مدنی محمد معین بن کے آیا

(۲) شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں نبی جی ہمارا خدا بن کے آیا

("اخبار طوفان" ملتان ۲۵ جولائی ۱۹۳۲ء بحوالہ "تحفۃ الموحدین" قاضی عبید اللہ صاحب)

(۳) شریعت کا ڈر ہے نہیں تو صاف کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

مذکورہ بالا شعر سے یہ بات اظہر من الشمس کی طرح واضح ہے کہ یہودیوں اور بریلویوں کے عقائد میں کوئی فرق نہیں بلکہ بریلویت یہودیت کی فوٹوسٹیٹ ہے

معبود و مسجود سمجھو!

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیر فرید الدین کو اپنا معبود و مسجود برحق سمجھو! (العیاذ باللہ) شعر ملاحظہ ہو:۔

وہی پردے پاڑتے ڈیکھ ہر جا حق موجود ہے
فرد فرید الدین کوں سمجھو معبود ہے مسجود ہے

(دیوان محمدی ص ۲۴۲)

حضرات! بریلوی ملاں اپنے ان مشرکانہ عقائد کی بناء پر مشرکین مکہ کو بھی

مات کر گئے ہیں، اور تُف ہے ایسے عقائد رکھنے والوں پر کہ جو پھر بھی اپنے آپ کو جنت کا مستحق سمجھتے ہیں اور حق تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ مُشرک کو ہرگز نہیں بخشوں گا۔

حق تعالیٰ کو لات ومنات کہنا جائز ہے

بریلوی مُلاّں خدا تعالےٰ کو لات ومنات کے نام سے پکارنے کو دین سمجھتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو:۔

ہیوں دِلبر دے باندر ورجے ایہا ذات صفات
بلبل ہا سے گل تھیا سے اللہ لات منات

(دیوان محمدی ص ۳۲)

حالانکہ ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ لات ومنات مشرکینِ مکّہ کے بتوں کے نام ہیں اور بتوں کے ناموں کو حق تعالےٰ شانہٗ کے نام سے ملا دینا بہت بڑی کمینگی ہے۔

دیکھتے ہیں

رضاخانی مُلاّؤں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کو بھی خدائی قدرت حاصل ہے، (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"اولیاء از عرش تا تحت الثریٰ دیکھتے ہیں" (ملفوظات جلد ا ص ۴۲)

حق تعالیٰ کی بجائے اولیاء کرام کے بارے میں تحت الثریٰ کا عقیدہ رکھنا مذہب اسلام کے خلاف اور خدا تعالےٰ کی شان میں سنگین گستاخی ہے۔

اولیاء اللہ غیب دان ہیں

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام بھی خدا تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہیں اور جب چاہیں اپنی مرضی سے ہر بات کو معلوم کر سکتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے، جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں، غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے" (الامن والعلیٰ ص۲۰۵)

جو شخص مخلوق کے بارے میں مختارِ کل اور عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھے فقہاء کرام اس شخص کی تکفیر کرتے ہیں، اور "مرادۃ الحقیقۃ" میں حضرت پیران پیر کا فتویٰ بھی واضح ہے کہ وہ شخص کافر ہے، اور قرآن وحدیث کی روشنی میں تو مختارِ کل اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اور مخلوق کے بارے میں مختارِ کل اور عالم الغیب کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔

نبی ﷺ مسجود

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا جائز ہے، شعر ملاحظہ ہو:۔

عاشق دا پسارا ہک پاسے   زاہد دا کھیارا ہک پاسے
مسجود محمدؐ ہک پاسے   ساجد جگ سارا ہک پاسے

(دیوان محمدی ص۱۷۱)

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ سجدے کے لائق صرف اور صرف حق تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ ذات کہ جس کو تمام انبیاء کرام سجدہ کرتے رہے تو پھر نبی کو سجدہ کرنا چہ معنی دارد؟ اور سجدہ عبادت ہے اور عبادت حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کی

کرنی جائز نہیں۔

تمام مخلوق پیر کی چوکھٹ پر

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق (یعنی کہ جن و انسان، حور و فلک و ملائکہ) ہمارے پیر خواجہ اجمیری کے در پر سجدہ کرتے ہیں اور ہمیں بھی بس صرف اسی در کے سجدے روا ہیں، شعر ملاحظہ ہو:۔

کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے
ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ اجمیری کے در کے
جن و انسان و ملک حور و فلک سجدہ میں ہیں
بس خلافت ہو چکی تحریر میرے پیر کے

(دیوانِ محمدی ص ۱۳۵-۱۳۶)

قرآن و حدیث کی رُو سے تمام مخلوق خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتی ہے مگر طرف رضاخانی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جو غیر کے سامنے سجدہ کرتے یعنی کہ اپنی عزت والی پیشانی رگڑنے کو دین سمجھتا ہے حالانکہ خالق کا در چھوڑ کر مخلوق یعنی پیر کے در پر سجدہ کرنا بہت بڑی بدبختی ہے۔

صفت تیری بے عدد

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی صفات بے عدد ہیں بس اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی صفات بھی بے عدد ہیں اور جس طرح خُدا کی ذات صمد ہے بس ایسے ہی شیخ جیلانی رح بھی صمد ہیں، شعر ملاحظہ ہو!۔

ہے صفت تیری بے عدد تم ہو صنم احمد صمد
رکھنی شرم اندر لحد خیر النساؓ کے واسطے
یا شاہِ جیلاں پیرِ من اب آ بنی مجھ پر کٹھن
کھو تو تمہیں صدقہ حسینؓ شاہِ کربلا کے واسطے

(ختم غوثیہ ص۱۹)

بریلوی اپنے زعم فاسد و باطل کی بناء پر یقین رکھتے ہیں کہ قبر میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ امداد کریں گے حالانکہ یہ عقیدہ باطل ہے، لحد میں صرف اور صرف حق تعالیٰ کی مدد کام آئے گی، اور بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ قبر میں فرشتوں کے عذاب سے پیرانِ پیر ہمیں چھڑائیں گے، بریلویوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ فرشتے منکر نکیر ہوں گے وہ کسی خانقاہ کے مجاور نہیں ہوں گے کہ حلوے کی ایک پلیٹ کے بدلے چھوڑ دیں گے۔

سند پکڑنا جائز ہے

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ قرآن وحدیث کے صریح احکامات کو چھوڑ دو یعنی کہ پسِ پشت ڈال دو، بس صرف بزرگوں کے قول کو سند پکڑو، (العیاذ باللہ)۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو :۔

”قرآن وحدیث کے خلاف پر بزرگوں کے قول کو سند پکڑنا جائز ہے“ (الاستمداد ص۶۴)

امام الانبیاء حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی امت کو اس بات کی تعلیم دی کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں ایک قرآنِ کریم دوسری میری سنت، ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ لیکن رضا خانی مذہب ہی ایسا

خبیث مذہب ہے۔ جو قرآن و حدیث پر بزرگوں کے اقوال کو فوقیت دیتا ہے حالانکہ قرآن و حدیث کے احکامات کو چھوڑ کر حجت پکڑنا نامرادی کی دلیل ہے۔

خدا تعالیٰ روپوش رہتا ہے

بریلویوں کا باطل عقیدہ ملاحظہ فرمائیں :-

اٹھا کر میم کا گھونگھٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذاتِ احمدؐ میں اَحَدْ روپوش رہتا ہے

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶ مطبوعہ یوپی)

مذکورہ بالا شعر خبیثہ سے صاف ظاہر ہے کہ رضاخانی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانتے ہیں، اس کے سوا شعر مذکورہ کا مطلب ہی کیا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانو

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خدا سے ملنا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سمجھے (العیاذ باللہ) شعر ملاحظہ ہو :-

ے ہمارے سرورِ عالمؐ کا رتبہ کوئی کیا جانے
خُدا سے ملنا چاہے تو محمدؐ کو خدا جانے

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

بریلویوں سے سوال ہے کہ جب یہ اپنے باطل عقیدے کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مانتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کو کیا سمجھتے ہیں؟

خدا اور غوث ایک ہیں

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ اور پیرانِ پیر حقیقت میں دونوں ایک ہی ہیں ان کو دو کہنا ہرگز جائز نہیں ، شعر ملاحظہ ہو :-

؎ حق اور غوث ایک کہوں تو روا نہیں
کس طرح دو کہوں کہ یہ دونوں جدا نہیں

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

یہی وجہ ہے کہ بریلوی پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں ، حالانکہ یہ عقیدہ مردود ہے -

اللہ بادشاہ کرتا ہے یا حضرت علی رض

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس قدر اختیار حاصل ہے کہ اگر چاہیں تو گدا کو بادشاہ بنادیں ، شعر ملاحظہ ہو :-

؎ علی رض جو چاہیں تو مقصد کو سربراہ کریں
گدا کو چاہیں تو اک پل میں بادشاہ کریں

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

گدا کو بادشاہ بنا دینا یا محروم رکھنا یہ سب طاقت حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہے ، حضرت علی رض تو خود خدا کے محتاج ہیں وہ کسی کو کیسے بادشاہ بنادیں گے ؟

ہم مانیں گے نہیں !

رضاخانی مُلّاں کا عقیدہ ہے کہ لوگ کہتے رہیں کہ شرکیہ اعمال مت کرو لیکن

ہم تو کبھی باز نہ آئیں گے جب بھی مشکل پڑے گی بس اپنے پیر صاحب کو پکاریں گے، شعر ملاحظہ ہو:۔

ے شرک کہا کریں کہنے والے کام نہیں مجھ کو ان سے
جب پڑی مشکل میں نے پکارا یا شرف الدین پیرؒ

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص۵۶)

یہی وہ شرکیہ افعال ہیں کہ جن کی وجہ سے حق تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔ (القرآن) حالانکہ اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ جب بھی مشکل پڑے صرف خالق کائنات ہی کو پکارو، وہی مشکل حل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا نام تبدیل کر لیا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہند میں اپنا نام غریب نواز رکھا ہوا ہے جو خود خواجہ غریب نواز کی شکل میں مدفون ہے۔ (العیاذ باللہ)

شعر ملاحظہ ہو:۔

ے (۱) اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام رکھ لیا غریب نواز
(۲) حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے ہمیں
در پر خواجہ کے سجدے روا ہیں

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص۵۵)

قارئینِ کرام اس قسم کے خبیث و غلیظ اشعار کہنا اور عقیدہ رکھنا حقیقت میں ایمان جیسی عظیم نعمت سے ہاتھ دھونا ہے۔

نورِ خدا شکلِ انساں میں

رضاخانی مُلّاں خدا تعالیٰ کی ذات پر بُغض کی یُوں ضرب کاری لگاتے ہیں شعر ملاحظہ ہو :۔

نورِ رب شکل میں انسان رسولِ عربیؐ
کبھی بندہ کبھی سلطان رسولِ عربیؐ

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ صہ ۵۵)

مذکورہ شعر میں حق تعالیٰ کی ذات کی شدید توہین ہے، رضاخانیوں نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر خدا تعالےٰ کی ذات پر حملہ کیا ہے …… یہ ہیں رضاخانی جو حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کو دینِ حق سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ سب کو اپنا بندہ کہو اور فرمادو کہ میرے گنہگار بندو مجھ سے ناامید نہ ہو، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :۔

"اللہ جل شانہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کہو اور اُن سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو اپنے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو" (الاستمداد صہ)

بریلوی ملاؤں کا یہ خدا تعالےٰ کی ذات پر افترا و بہتان ہے خدا تعالیٰ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔

اللہ سے استعانت طلب کریں یا نبیؐ سے

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے چیلوں کو شرک پر پختہ رہنے کی باین طور تعلیم دیتا ہے، شعر ملاحظہ ہو ؎

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے التجاء و استعانت کیجئے

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۰۷)

حالانکہ یہ عقیدہ باطلہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے صریح خلاف ہے۔

امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق تو ہر انسان کو حق تعالیٰ ہی سے استعانت طلب کرنی چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو راہِ ہدایت نصیب فرمائے۔

خانہ کعبہ ولی کی خدمت میں

"خواجہ قطب الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جب وہ اپنی کٹیا میں ہوتے ہیں تو خانہ کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ جا کر ان کے گرد طواف کرے، ابھی یہ فرما رہے تھے کہ آپ اور سارے حاضرین اٹھ کر عالم تحیر میں محو ہو گئے اور شوق میں مستغرق ہو گئے اس اثناء میں سارے اشخاص وہی الفاظ زبان سے نکالتے تھے جو حاجی لوگ طواف کے وقت بولتے ہیں اور ان کی کیفیت یہ تھی کہ ہر ایک کے بدن سے خون جاری تھا اور جو خون کا قطرہ زمین پر گرتا تھا اس سے تکبیروں کے نقش بنتے جا رہے تھے، جب ہوش میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ سامنے

کھڑا ہے، ہم سارے مقررہ آداب بجالائے اور چار مرتبہ اس کے گرد پھرے غیب سے آواز آئی کہ اے عزیزو، ہم نے تمہارا حج تمہارا طواف اور تمہاری نمازیں قبول کرلیں اور نیز اُن لوگوں کی جو تمہارے تابع پیرو ہیں۔ اس کے بعد خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ، نے فرمایا کہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہٗ العزیز ہر سال اجمیر سے خانہ کعبہ جایا کرتے تھے لیکن جب ان کا کام کمالیت کو پہنچ گیا تو حاجی حج کے لیے جایا کرتے وہ آپ کو وہاں پاتے حالانکہ آپ گھر میں گوشہ نشین ہوا کرتے آخر معلوم ہوا کہ خواجہ معین الدین رح ہر رات خانہ کعبہ جاتے تھے اور رات وہاں بسر کے صبح کی نماز اپنے گھر میں باجماعت ادا کرتے تھے۔ پھر اسی موقعہ کے مناسب یہ فرمایا کہ میں نے خواجہ معین الدین رح سے سنا ہے جنہوں نے یہی حکایت شیخ عثمان ہارونی کی زبان مبارک سے سنی تھی کہ آپ ایک روز سمرقند میں تھے کہ خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی آپ کو کعبہ کے دیدار کا اشتیاق ہوتا تو فرشتوں کو حکم ہوتا کہ خانہ کعبہ چشت میں لاکر رکھو اور خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو دکھاؤ جب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ طواف وغیرہ ساری رسومات ادا کر لیتے تو پھر فرشتے خانہ کعبہ کو اس کے اصلی مقام پر پہنچا دیتے۔" (فوائد السالکین ص ۲۳، ۲۴)

قارئینِ کرام! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تو طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تھے اور ایک ولی کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں کہ بیت اللہ کو اٹھا کر چشت پہنچا دیں، یہ کتنی ناپاک جسارت ہے، رضا خانیوں نے یہ بات لکھتے وقت عالمِ آخرت کو فراموش کر دیا ورنہ اس قسم کی غلط حرکت ایک عام مسلمان سے صادر نہیں ہو سکتی، لیکن رضا خانیوں نے ایک ولی کو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عظیم المرتبت ظاہر کرنے کے لیے ایک من گھڑت واقعہ کا سہارا لیا ہے، لیکن ان دشمنانِ اسلام کو اتنا ہوش نہیں کہ ہم ایک ولی کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے بیت اللہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رض کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لیکن جو فطرتی طور پر مشرک ہوں اور جنہوں نے گستاخیوں کو اپنے لیے شعار بنا لیا ہو، اُن سے گستاخی کی بجائے ادب کی اُمید رکھنا عبث ہے، لیکن جب انسان گستاخی کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو پھر حق تعالےٰ عقل جیسی عظیم نعمت سے اُسے محروم کر دیتے ہیں۔

خانہ کعبہ اور عرشِ الٰہی مُجرا (یعنی ڈانس) کرتے ہیں

۱ تیری سے آمد تھی کہ بیت اللہ مُجرے کو جُھکا
۲ اور مُجھکا تھا مُجرے کو عرشِ اعلیٰ

(حدائق بخشش ص۲۰، ۱۱۲)

آستانہ علی پور ہی خانہ کعبہ ہے

پیر جماعت علی کا ایک غالی مُرید اپنے پیر کے آستانے کو خانہ کعبہ کا درجہ دیتے ہوئے لکھتا ہے شعر ملاحظہ ہو:۔

تیرا آستاں ہے وہ آستاں کہ حریف بیتِ حرام ہے
تیری بارگاہ ہے وہ بارگاہ کہ جو قبلہ گاہِ انام ہے

(رسالہ "جماعت" امرتسر ص۔ جون ۱۹۲۴ء)

مذکورہ شعر میں خانہ کعبہ کی توہین کا پہلو نمایاں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام گرامی سے انکار کیوں ؟

رضاخانی ملاں احمد سعید کاظمی اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حاضر و ناظر خدا تعالیٰ کا نام گرامی نہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :۔

"اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن و حدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری تعالیٰ کے لیے وارد نہیں ہوا نہ سلف صالحین نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ لفظ بولا، کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرامؓ یا تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو" (تسکین الخواطر ص۶)

ناظرین کرام! رضاخانی ملاں کے ابلیسی دعویٰ کے مقابلے میں ہم ثابت کریں گے کہ صحیح دلائل کے سیل رواں میں یہ کاغذ کی کشتی کس طرح ڈوبتی ہے اور رضاخانیوں کا یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں اور ان ناموں میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں ملتا، اگر دشمنان اسلام کو عرسوں اور ختموں سے فرصت نہیں ملتی تاکہ وہ قرآن و حدیث کی طرف رجوع کر سکیں کیونکہ رضاخانی فرقہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی بجائے واقعات کاذبہ کو ترجیح دیتا ہے اور جہاں بھی قرآن و حدیث کی بات کی جائے تو وہاں رضاخانی قرآن و حدیث کے صریح احکامات کو من گھڑت واقعات سے رد کرتے ہیں، اس لیے یہ بیچارے مذہبی طور پر یتیم ہیں، کیونکہ انہوں نے جو کچھ بھی لیا ہے دشمنان صحابہؓ اہل تشیع سے لیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی اہلسنت والجماعت علماء دیوبند اہل تشیع کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہ فرقہ ضالہ ان کا بھرپور تعاون کرتا ہے۔

اب ہم رضاخانیوں کے باطل عقیدے کا پردہ چاک کرتے ہوئے آپ کو صرف چند حوالے بتلاتے ہیں :۔

حضرت علامہ نوویؒ شرح مسلم شریف جلد ۲ ص۳۲۲ میں اور علامہ خازنؒ تفسیر جلد دوم ص۲۶۴ میں رقمطراز ہیں کہ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب نام صرف یہی ننانوے نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی ہیں (اسی کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں) کہ امام ابوبکر بن العربیؒ نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام جمع کیے ہیں، پھر صاف لکھا ہے وھٰذا قلیل، یہ بھی ابھی تھوڑے ہیں۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ علماء کے نزدیک ایک ہزار ایک نام اللہ تعالیٰ کے مشہور و معروف ہیں جو کتاب و سنت میں پائے جاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر مقدمہ جلد ا صفحہ ۳)

حافظ ابن کثیرؒ نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پانچ ہزار دہ نام ہیں جو قرآن کریم و صحیح احادیث اور سابق آسمانی کتابوں میں نازل کیے گئے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۲۵)

جب تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام انہی ننانوے ناموں میں منحصر نہیں تو اہلِ بدعت کا یہ سوال کہ ہمیں ان ناموں میں حاضر و ناظر کا نام نہیں مل سکا، یہ باطل ہے، اگر رضاخانی اہلِ بدعت مشکوٰۃ شریف کھول کر دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے کہ حدیث میں حاضر کا لفظ موجود ہے، لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ ان مذہبی یتیموں کا حدیث کے ساتھ کیا تعلق جو دن رات توحید و سنت کے خلاف شرک و بدعت کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ اور رضاخانی ملاں نے یہ بے بنیاد دعویٰ کیسے کر دیا کہ کوئی شخص قیامت تک یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہے!!

اب رضاخانیوں کو چاہیئے کہ ذرا بین السطور مشکوٰۃ شریف جلد اول ص۱۹۹ اصح المطابع نکال کر دیکھیں کہ الشھید کا معنیٰ لکھا ہے الحاضر اور مشہور لغت اور ڈکشنری صراح ص۱۳۲ میں لکھا ہے شھید۔ حاضر و گواہ، اسی طرح بصیر کا معنیٰ یہ کیا ہے کہ بینا، دیکھنے والا، یعنی ناظر۔ (دیکھو صراح ص۱۶)

اب بتائیے کہ اللہ تعالیٰ شھید اور بصیر بھی ہے یا نہیں؟ اور کیا

شہید کا معنیٰ حاضر اور بصیر کا معنیٰ بینا یعنی ناظر درست ہے یا نہیں ؟

اور اہلِ بدعت کا یہ کہنا کہ ناظر وہی ہو سکتا ہے جو جسمانی آنکھوں سے دیکھے اس لیے اس قانون کو سامنے رکھ کر ہمیں مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ و احادیثِ مبارکہ کا مطلب سمجھادیں :۔

● قرآنِ کریم میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ جس میں انہوں نے اپنی قوم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا :۔

قَالَ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۹)

(ترجمہ) کہا نزدیک ہے کہ تمہارا رب ہلاک کر دے تمہارے دشمن کو اور تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دے پھر وہ نظر کرے تم کیا کام کرتے ہو۔

اگر نظر کرنا اسی کا کام کا جو جسمانی آنکھیں رکھتا ہو تو بتلائیے کہ اس آیت میں فَیَنْظُرَ (یعنی خدا نظر کرے) کے کیا معنیٰ ہوں گے ؟ بتلائیے !

● ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے :۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۱)

(ترجمہ) پھر تم کو ہم نے نائب کیا زمین میں ان کے بعد کہ نظر کرے کہ تم کیا کرتے ہو ؟

اس آیت میں بھی لِنَنْظُرَ کا لفظ موجود ہے۔

● اور مسلم شریف صفحہ ۳۷۵ پر ہے :۔

انّ اللہ نظر الی الارض۔

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر کی۔

اس حدیث میں بھی لفظ نَظَرَ موجود ہے۔

● ترمذی شریف میں ہے :۔

اِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۔ (ترمذی جلد ۲ ص۴۲)

(ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہیں زمین کا خلیفہ بنانے والا ہے اور پھر دیکھنے والا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔

اَلحمدللہ! ہم نے دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ حاضر و ناظر اللہ تعالےٰ کا نام گرامی ہے، اور رضاخانی ملاں کا دعوٰی باطل اور مردود ہے۔

اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر نہیں!

رضاخانی مولوی احمد سعید کاظمی اللہ تبارک و تعالےٰ کے عدم حاضر و ناظر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :۔

"تحقیق سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بغیر تاویل کے اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر کہنا جائز نہیں"۔ (تسکین الخواطر ص۷)

"لفظ حاضر اپنے حقیقی لغوی معنے کے اعتبار سے اللہ تعالےٰ کی شان کے ہرگز لائق نہیں"۔ (تسکین الخواطر ص۴)

حضرات! رضاخانیوں کا یہ عقیدہ بھی من گھڑت ہے اور حقیقت میں حق تعالےٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ اور ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ ہر جگہ موجود ہے یعنی حاضر و ناظر ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں :۔

بخاری شریف جلد ۲ اور مسلم شریف جلد ۲ میں یہ حدیث آتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی وقت باآوازِ بلند ذکر کر رہے تھے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے منع فرما دیا، اور ارشاد فرمایا :۔

اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا۔

(ترجمہ) تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم تو سمیع اور قریب کو پکار رہے ہو پھر بلند آواز سے چلانے کا کیا فائدہ!

لفظ غائب سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور رضاخانیوں کا عقیدہ امام الانبیاء حضور سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ قادر نہیں!

یہودی الاصل والنسل مولوی احمد رضا خاں بریلوی ایک سوال کے جواب میں اللہ تعالےٰ کی بے بسی یوں بیان کرتے ہیں:۔

عرض:۔ (کیا) غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

ارشاد:۔ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

(ملفوظات احمد رضا جلد ا صـ ۱۲۸)

ناظرین کرام! مولوی احمد رضا بریلوی کا عقیدہ قرآنِ کریم کے خلاف ہے اور ملفوظات کو پڑھنے سے تو انسان اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ احمد رضا خاں کو قرآنِ پاک کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا اور اس سے جناب خاں صاحب بریلوی کی عدم بصیرت عیاں ہے اور یہ شخص علمی میدان میں بالکل صفر معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں ارشادِ ربانی ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۔ (پ ۲۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تھام رہا ہے آسمانوں کو اور زمین کو کہ ٹل نہ جائیں اور اگر

ٹل جائیں تو کوئی نہ تھام سکے ان کو اس کے سوائے، وہ ہے تحمل والا بخشنے والا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھے ہوئے ہیں اور حق تعالیٰ کے علاوہ کسی کی طاقت نہیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھ سکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ (پ ۲۹)

(ترجمہ) خدا کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

اَلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً (پ ۱)

(ترجمہ) (وہ ذات) جس نے بنایا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت۔

حضرات! غور کا مقام ہے جو خالقِ کائنات آسمانوں اور زمین کو بنا سکتا ہے تو کیا وہ خالق کائنات بنانے کے بعد ان کو قائم نہیں رکھ سکتا، اور جب بھی مولوی احمد رضا خان نے کوئی بات کہی اس سے گستاخی کی ہی بو آئی، اور ہے کوئی ماں کا لال رضا خانی جو یہ بتا سکے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رح کی پیدائش سے پہلے زمین و آسمان کو کس ذات نے قائم رکھا ہوا تھا؟ یہ کتنا نجس عقیدہ ہے، اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا تو عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بنایا اور وہی ذات اس کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں بریلوی امت قرآن و حدیث سے ثابت ہونے والے عقائد کو مسخ کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھی ہے، اور اس طرح شیطان کی خدمت کا کام سرانجام دے کر اپنے لیے جہنم کی سخت ترین و المناک سزا کو واجب سے واجب تر کرتی چلی جا رہی ہے۔

خدا مددگار یا پیر محمد بخش؟

رضاخانی ابو لولو غلام جہانیاں خواجہ محمد بخش کے متعلق یوں لکھتے ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

اے خواجہ محمد بخش شہا — لاریب توئی محبوبِ خدا
نازک دیدار عطا فرما — اے قطب مدار حسین مددے
مستور بذاتِ خویش احد — منظور بہتان رہیم احمد
مشہور محمد بخش بے حد — اے مالک دنیا و دین مددے
در پردہ نورِ قدیم توئی — بے پردہ رؤف و رحیم توئی
واہ طرفہ پیر کریم توئی
اے نازک کریم پردہ نشین مددے

(ہفت اقطاب ص ۱۲۴)

مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر پیروں سے امداد طلب کرنا شیطانی پھندہ ہے :-

خدا مددگار یا پیر قطب الدین؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیر قطب الدین مشکل کے وقت امداد کرتے ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

اے دُرِ یتیم فرید توئے — تفرید توئی تجرید توئی
در عین شباب شہید توئے — ہر نابینا را دید توئی
اے خواجہ قطب الدین مددے

(ہفت اقطاب ص ۱۲۴)

العیاذ باللہ من ھذہ الخرافات

اللہ مدد دے یا پیر فخر الدین؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیر فخر الدین مدد کرنے والے ہیں، شعر ملاحظہ ہو ؎

؎ محبوب اللہ محبوب نبیؐ مولانا فخر الدینؒ مدد دے

(ہفت اقطاب ص۶۴)

پیر فخر الدین کو مددگار سمجھنا شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہے اور مذہب اسلام اس عقیدے کی مذمت کرتا ہے۔

اللہ مدد دے یا خواجہ نور محمدؒ؟

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خواجہ نور محمد مشکل کے وقت امداد کرتے ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

اے قطبِ زمانہ غوثِ زمنؒ اے خواجہ خلقِ مہارؒ وطنؒ
اے نور محمد مُرشدِ منؒ اے قبلہ معتقدینؒ مدد دے

(ہفت اقطاب ص۶۴)

اولیاء کرام سے استعانت طلب کرنا سراسر گمراہی ہے اور خدا سے نا اُمید ہونا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

خدا مشکل کُشا یا پیر نازک کریم؟

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ پیر نازک کریم مشکل کُشا اور حاجت روا ہیں۔ بطور نمونہ چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

؎ میرے بچپال نازک پیر دلبر و دلرُبا تم ہو
خدا کے لاڈلے محبوب شاہِ دوسرا تم ہو

؎ شبیہہ مصطفےٰ اور مظہر ذاتِ خدا تم ہو
حقیقت میں ملے بیٹھے، ہو ظاہر میں جُدا تم ہو

؎ غریبوں کے ہمارے دستگیرِ بے نوا تم ہو
مریضوں کی شفا اور دردمندوں کی دوا تم ہو

؎ تیرے در کے سوالی کو خدا خالی نہ جانے دے
ہمارے بخدا حاجت روا مشکل کُشا تم ہو

(ہفت اقطاب ص۱۵۰)

رضا خانی ملاّں نے جناب پیر نازک کریم کو کیسے خدائی مقام پر بٹھا کر مشکل کُشا اور حاجت روا تسلیم کیا ہے، اور بریلوی ملاّں نے عقیدہ توحید باری تعالیٰ پر کس قدر سنگین حملہ کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ رضا خانیوں نے خدا تعالیٰ کی قدر کو نہیں پہچانا کہ جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے، قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:۔

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (پ۱۷)

بریلویوں کے عقائد باطلہ پڑھ کر ایک صحیح العقیدہ مسلمان کا سر ندامت سے جھک جاتا ہے کہ دیکھیے کس جرأت اور دلیری سے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کو مشکل کُشا اور حاجت روا سمجھتے ہیں۔

بریلوی اُمّت کی توحید

احمد رضا بریلوی کا عقیدہ ہے کہ حضور نبیؐ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرب والوں کے خدا ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

(۱) **عرض** :- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اے خداوندِ عرب کہہ کر ندا کر سکتے ہیں؟

ارشاد :- کر سکتے ہیں، خداوند عرب کے معنی مالکِ عرب۔
(ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ا ص۱۲۴)

(۲) سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف ہے۔
(احکام شریعت ص۱۶۳)

نوٹ :- ہم رضاخانی اُمّت کے وڈیروں سے یہ سوال کرتے ہیں حق بجانب ہیں کہ بقول تمہارے :-

۱ عرب والوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا ہوئے تو عجم والوں کا خدا کون ہے؟
گویا بریلویوں نے دو خدا تسلیم کر لیے ہیں اور مذہبِ اسلام کا فتویٰ واضح ہے کہ جو دو خدا مانے وہ کافر ہے۔

۲ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والا مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے ایک ایک لفظ سے حق تعالیٰ کی توحید اور تعریف ثابت ہوتی

ہے اور بریلویوں کا عقیدہ قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے۔

رضاخانی ملاؤں کی توحید

رضاخانی مذہب کے علام جہانیاں عقیدہ توحید باری تعالٰے پر یوں ضربِ کاری لگاتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو:۔

؎ طالب وہی اللہ وہی احمد وہی نازک
اغیار کہاں سب یار کی جلوہ گری ہے

(ہفت اقطاب ص۱۵۱)

میرے سُنی حنفی بھائیو! دیکھا کر رضاخانی ملاں نے کس ڈھٹائی سے توحید اور رسالت کو نازک پیر کے حوالے کیا، یہ نازک پیر خواجہ غلام فرید کی اولاد میں سے ہیں۔

خدا حاجت روا یا جبریل علیہ السلام

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاجت روا ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں"۔ (ملفوظات احمد رضا ص۱۱۱)

ایک باہوش آدمی بھی جانتا ہے کہ حاجت روا صرف خدا تعالٰے ہی کی ذات ہے، جبریل علیہ السلام کے بارے میں حاجت روائی کا عقیدہ رکھنا سراسر جہالت ہے۔

خدا حاجت روا یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ امام الانبیاء حضور سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کے حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء ہیں، حتیٰ کہ حضرت جبریلؑ کے

بھی حاجت روا ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

___ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا و مشکل کشا و دافع البلاء ماننے میں کس مسلمان کو تامل ہو سکتا ہے وہ تو جبریل (علیہ السلام) کے کے بھی حاجت روا ہیں" (ملفوظات احمد رضا ص ۱۱۱)

قرآن کریم سے یہ عقیدہ ملتا ہے کہ خالق کائنات کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور انبیاء کرام بھی اسی مشن کو لے کر آئے تھے کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاجت روا مت سمجھو، اگر کوئی بد قسمت خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو حاجت روا مانتا ہے تو وہ درحقیقت مشرکین مکہ کا پیروکار ہے، اور حق تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ میں مشرک کو ہرگز نہ بخشوں گا۔

خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ لیتا ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ کرتا ہے کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

___ "اِنَّ رَبِّی اِسْتَشَارَنِی فِی اُمَّتِی مَاذَا اَفْعَلُ بِھِمْ (ترجمہ) بیشک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں" (الامن والعلی ص ۸۴)

نوٹ:۔ تف ہے ایسے رضاخانیوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدے رکھتے ہیں، اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مشیر نہیں، جو مخلوق سے مشورہ لے کر کام کرے وہ خدا کاہے کا ؟ لَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ۔

حضور علیہ السلام اپنے رب کے وزیر اعظم ہیں

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے وزیر اعظم

ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحیِ الٰہی سے اہم ہیں بلا تشبیہ ملک جبار ذوی الاقتدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام لے کر بھیجے۔" (فتاویٰ افریقہ ص۴۴)

رضاخانیوں کا یہ عقیدہ بھی فاسد ہے کہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خدا کے وزیر اعظم ہیں، حقیقت یہ ہے کہ لا وزیر لہ اللہ تعالے کا کوئی وزیر نہیں وہ ان باتوں سے بے نیاز ہے۔

خدا تعالیٰ قدرت نہیں رکھتا

مولوی احمد رضا خاں رب ذوالجلال کی عدم قدرت اور بے بسی یوں بیان کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضور اقدس کا نظیر محال بالذات ہے تحتِ قدرت ہی نہیں، ہو ہی نہیں سکتا نہ اولین میں نہ آخرین میں نہ انبیاء میں نہ مرسلین میں۔"

(ملفوظات احمد رضا جلد ۳ ص۶۴)

عبارت مذکور سے واضح ہے کہ بریلویوں کا خدا تعالےٰ کی قدرتِ کاملہ پر ایمان نہیں ورنہ اس قسم کی یاوہ گوئی سے ہرگز کام نہ لیتے۔

خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کرتا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"فقال ابو طالب یا ابن اخی ان ربک لیطیعک فقال

وانت یاعماہ لو اطعتہ لیطیعک (ترجمہ) ابوطالب نے عرض کی اے میرے بھتیجے بیشک حضورؐ کا رب حضورؐ کی اطاعت کرتا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔" (الامن والعلیٰ ص۸۲)

رضاخانیوں کا یہ عقیدہ بھی قرآن کے خلاف ہے، جو خالق ہوتا ہے وہ مخلوق کی اطاعت نہیں کیا کرتا، اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ تمام مخلوق خدا کی اطاعت کرتی ہے، حتیٰ کہ انبیاء کرامؑ بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

ہر قسم کی نعمت خدا سے ملتی ہے یا حضور سے؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم کردیں، یہ سب اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضورؐ کے دست قدرت کے فرمانبردار اور زیر حکم ارادہ و اختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔" (فتاویٰ افریقہ ص۱۱۹)

بریلویوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے، حالانکہ قرآن مجید اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ تمام نعمتیں حق تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: انما انا قاسم واللہ یعطی۔ (الحدیث) یعنی اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر قسم کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ

ہی عطا کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ پیر کی شکل میں!

رضا خانی ابو لولو احمد بخش اپنے پیر صاحب کے بارے میں یوں لکھتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

سبق پڑھتے ہیں عاشق مصحف رخسارِ جاناں کا
ہمیں بھی عشق ہے طالب اسی بے مثل قرآن کا
جو ہیں مشتاقِ نظارہ میرے خواجہ کو آ دیکھیں
عیاں شانِ خدائی ہے فقط پردہ ہے انسان کا

(ہفت اقطاب ص۱۵۴)

رضا خانی یہ کہنا چاہتا ہے کہ میرا پیر خدا ہے صرف انسان کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ لعنۃ اللہ علیہ

خالق حاجت روا یا مخلوق؟

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں اور سب مرادیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْد۔ الحمد للہ یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعِنِّیْ فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور کا مطلق طور پر سَلْ فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جانِ وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے، صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت

دور فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضورؐ کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔"

(فتاویٰ افریقہ ص۱۱۸)

مذکورہ بالا احادیث سے امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاجت روا ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالےٰ خالق ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق ہیں، خدا رازق ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزوق ہیں، ظاہر ہے کہ جو مخلوق اور مرزوق ہو وہ حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہو سکتا، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا اور مرادیں دینے والا تسلیم کیا جائے تو قرآن و حدیث کا انکار لازم آتا ہے، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ انگریز کی معنوی اولاد مولوی احمد رضا خاں بریلوی سے اس قسم کی بیہودہ حرکات اکثر صادر ہوا کرتی تھیں۔



نغمۂ توحید

رضاخانی عقائد کے ساتھ ساتھ ہم آپ کو نغمۂ توحید بھی سُناتے چلے جائیں تاکہ حق و باطل میں آپ کو موازنہ کرنے میں آسانی رہے اور رضاخانی مذہب پر توحید کی ایک ضرب بھی لگ جائے

خدا سے بڑھ کے ہو سکتا نہیں ہے مہرباں کوئی
سوا اُس کے نہیں ہے خالقِ کون و مکاں کوئی

اُسی کے حکم سے فصلِ بہار آتی ہے گلشن میں
دکھا سکتا نہیں اُس کے سوا عہدِ خزاں کوئی

مشیت اُس کی جب تک راہبر بن کر نہ آ جائے
نشانِ منزل کا پا سکتا نہیں ہے کارواں کوئی

وہی مجبور و مضطر کی دعائیں سُننے والا ہے
کرے کیوں آستانِ غیر پر آہ و فغاں کوئی

دعاؤں میں پکارو بس خداوندِ جہاں ہی کو
نہیں اُس کے سوا حاجت روائے دو جہاں کوئی

وہی ہے حامی و ناصر، وہی ہے حاضر و ناظر
بجز ذاتِ خدا ہرگز نہیں ہے غیب داں کوئی

زمین و آسماں، شمس و قمر، دن رات شاہد ہیں
نہیں اس کے سوا ارض و سما کا حکمراں کوئی

اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے نفع و ضرر سب کا
سوا اُس کے نہیں ہے مالکِ سود و زیاں کوئی

کسی کو کیا خبر؟ کیا کچھ ہے پردۂ شب میں
نہیں قدرت کے اسرارِ نہاں کا راز داں کوئی

خدا کے نام ہی سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
بنائے تو خدا کے نام کو وردِ زباں کوئی

یہی تعلیم قرآں ہے یہی ہے حاصل سُنت
نہیں معبودِ برحق جز خداوندِ جہاں کوئی

ظہور! اللہ کی توحید پر ایمان ہو جس کا
نہیں پروائے عمر اُس کو نہ اُس کو خوفِ جاں کوئی

کہلوانے لگے ہیں شیخ قرآں تو بہت لیکن
نہیں آساں کہ بن جائے غلام اللہ خاں کوئی



کُن فَیَکُون اللہ کی شان نہیں

رضا خانی جن عقائد کی نشر و اشاعت کو خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں یہ ہیں :۔

(۱) کُنْ اولیاء اللہ کی شان ہے، اولیاء اللہ جس چیز کو کُنْ کہیں فوراً ہو جاتی ہے اپنے اختیار اور ارادہ سے اپنی مرضی اور پسند سے تمام جہان میں جس طرح چاہیں تصرف کرتے ہیں جسے چاہیں نہ دیں۔ (شرح استمداد ص۲۸ تصنیف مصطفیٰ رضا)

(۲) ائمہ کرام فرماتے ہیں اولیاء میں ایک مرتبہ اصحابِ تکوین کا ہے، جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے، جسے کُنْ کہا وہی ہو گیا۔

(شرح استمداد ص۲۸)

اللہ تعالیٰ مالک نہیں

(۳) آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک فرش سے عرش تک۔ (شرح استمداد ص۳۱)

ناظرینِ کرام! قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے کُنْ فَیَکُوْنُ کو اپنی قدرت کا نشان قرار دیا ہے، جو مافوق الاسباب طور پر کائنات کی تخلیق وغیرہ تمام افعالِ الٰہیہ کا مظہر ہے۔ رضا خانی ذرا غور کریں کہ خلق یعنی پیدا کرنا جو لفظ کُنْ کا مفہوم ہے اور عرش سے فرش تک ہر چیز کی ملکیت اگر اولیاء اللہ کو حاصل ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے اختیار میں کیا چیز باقی رہ گئی۔ خلق اور ملک اولیاء اللہ کے سپرد ہونے کے بعد خدا تعالیٰ محض بیکار فلسفی خدا نہ ہو گا تو اور کیا ہو گا؟ اور ذرا یہ بھی بتائیں کہ اولیاء اللہ نے کُنْ کہہ کر جو زمین و آسمان بنائے، جو مخلوق تیار کی وہ کہاں ہے؟

دونوں جہان میں حق تعالیٰ کا تصرف نہیں

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضورؐ کا تصرف جاری ہے، ہر نعمت حضورؐ ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے۔" (شرح استمداد ص ۱۰۳)

"ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا، اس کی طاقت اسے دی جائے گی۔" (شرح استمداد ص ۱۰۶)

حضرات! نائب مطلق کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص کام یا خاص وقت میں خداوند تعالیٰ کے نائب نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام کاموں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نائب کے طور پر کرتے ہیں۔ اب یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس صفات اور اس کے کام کیا کیا ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قدرتی کاموں کے لیے خدائی طاقت درکار ہے اور بندہ میں وہ طاقت کہاں؟ اس کے جواب میں صاف صاف کہہ دیا کہ قدرت والے کی طاقت یعنی خدائی طاقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہے۔ نائب مطلق کے لفظ سے یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ رضاخانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے خداوند تعالیٰ کی تمام صفات ثابت کرتے ہیں، حتیٰ کہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء بھی مانتے ہیں، اور یہ گمراہ کن عقیدہ ہے۔

دافع البلاء کون؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دافع البلاء ہیں اور ہر آنے والی مصیبت کو دور فرماتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضور علیہ السلام کو دافع البلاء کہنا بھی بمعنی حقیقی عطائی ہے"۔

(شرح استمداد ص ۱۶)

حضرات! رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ حقیقی طور پر مصیبتیں اور بلائیں دور کرنے والے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حقیقی طور پر مصیبتیں اور بلائیں دور کرنے والے ہیں۔ ذاتی اور عطائی کے علاوہ دونوں میں اور کسی قسم کا فرق نہیں ہے، بس فرق صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی، جو صفت جس طرح اللہ تبارک و تعالےٰ کو حاصل تھی بالکل ہو بہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہو گئی۔

ہر نعمت خدا سے نہیں ملتی

"کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضورؐ کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضورؐ کی سرکار سے"۔

(شرح استمداد ص ۲۷، الامن والعلیٰ ص ۱۱۹)

رضاخانی عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ کا در چھوڑ کر مخلوق کے دروازے پر اپنی جبینِ نیاز جھکاؤ کیونکہ حضورؐ حاکم ہیں اور خدا تعالےٰ محکوم ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اولیاء کرام مالک یا مملوک

"اولیاء ہمارے مالک ہیں ہم ان کے مملوک ہیں"۔

(الامن والعلیٰ ص ۹۱)

ہے ملکِ خدا پر جس کا قبضہ　　میرا ہے وہ کامگار آقا

(حدائق بخشش ص ۱۳۰)

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام تمام مخلوق کے مالک ہیں اور اللہ تعالیٰ مملوک ہیں حالانکہ یہ عقیدہ کسی بدمذہب کا بھی نہیں سوائے رضاخانیوں کے، رضاخانی یہودیوں نے اولیاء کرام کو بلند مقام دیتے ہوئے خالق کائنات کی توہین کا پہلو اختیار کرنا باعثِ فخر سمجھا اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام مخلوق کے مالک ہیں اور تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی مملوک ہے اور رضاخانیوں کا عقیدہ کافرانہ ہے۔

اللہ کے بندے یا حضورؐ کے بندے

"غرض کہ ہر عرشی فرشی اس قاہر حکومت کا بندہ بے زر"

(سلطنت مصطفےٰ صہ ۲، حدائق بخشش صہ ۳۲)

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام عرشی فرشی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا سراسر جہالت و گمراہی ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عقیدہ ملتا ہے کہ تمام عرشی فرشی اللہ کے بندے ہیں۔

ربّ ذوالجلال مالک و مختار نہیں

"سرورِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم بحکم پروردگار کونین کے مالک و مختار ہیں، زمین کے مالک آسمان کے مالک اپنے رب کی عطا سے جحیم (یعنی کہ دوزخ) کے مالک، جنت کے مالک، رب کے احکام کے مالک، انعام کے مالک" (سلطنتِ مصطفےٰ صہ ۱۸)

رضاخانی حق تعالیٰ کو چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالق و مالکِ کائنات سمجھتے ہیں، حالانکہ ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ زمین و آسمان اور جنت و دوزخ غرض کہ ہر چیز کے مالک خدا تعالیٰ ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام کائنات کا

مالک سمجھنے کا عقیدہ رکھنا سراسر جہالت ہے۔

خزانوں کی کنجیاں اللہ کے پاس نہیں

"خداوند تعالیٰ نے خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، نصرت کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، دوزخ کی کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں آپ کو دے دیں"۔ (الامن والعلیٰ ص۶۵)

رضاخانی عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ کی کنجیاں، غرض کہ غیب کے خزانوں کی کنجیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں، بریلویوں کو اس جرأت پر داد دیجئے کہ کس دلیری کے ساتھ قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر رہے ہیں، اور رضاخانیوں کا عقیدہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔

احکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں

"احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں چاہیں ناجائز فرما دیں جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں"۔ (الامن والعلیٰ ص۱۵۱)

رضاخانی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ہے کہ جو چیز جس کے لیے چاہیں واجب کر دیں اور جو چیز چاہیں ناجائز کر دیں اور جو چیز چاہیں کسی کو معاف کر دیں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کا شریعت محمدی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس بات کی تعلیم دیتے ہیں جو خدا تعالیٰ اپنے محبوب کو حکم دیتا ہے، اس کے برعکس رضاخانی عقیدہ گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں"

(الامن والعلیٰ صـ ۱۲۵)

قرآن وحدیث سے تو یہ عقیدہ ملتا ہے کہ تمام انسان رب ذوالجلال کے بندے ہیں اور خدا تعالیٰ ہی اپنے بندوں کا مالک ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ مختار یا حضرت حسین رضؓ

"حضرت امام حسین رضؓ میں طاقت تھی کہ کربلا میں حوضِ کوثر منگا لیتے"

(جاء الحق صـ ۲۰۳ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

رضاخانی عقیدہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اختیار تھا کہ کربلا کے میدان میں حوضِ کوثر منگا لیتے، اور رضاخانیوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے، اور اگر اختیار تھا تو حضرتِ حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار استعمال کیوں نہیں کیا جبکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ تمام ۔ کے تمام اختیارات صرف خدا تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں، مخلوق کے بارے میں اختصاصات کر۔ بر اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔

دلوں کے حال سے واقف ہیں

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روزِ اول سے لے کر قیامت تک تمام کا تمام علم عطا ہوا اور تمام جہان بنظرِ عمیق دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ دلوں کے حالات سے بھی خبردار ہیں کما اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

"—— روزِ اول سے لے کر روزِ آخر تک کے ذرّے ذرّے کا علم حضور ﷺ کو عطا ہوا تمام جہان حضور ﷺ کے پیشِ نظر ہے، دلوں کے خطروں یعنی خیالات سے آگاہ ہیں۔"
(شرح استمداد صـ ۱۰۵ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

حضرات! قرآنِ پاک سے تو یہ عقیدہ ملتا ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر یعنی اللہ ہی دلوں کے پوشیدہ راز سے واقف ہے، اور روزِ اول سے لے کر قیامت تک کے حالات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی دلوں کے راز سے واقف نہیں۔

خدا تعالیٰ پر بے بنیاد الزام

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب حضور سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سب کو اپنا بندہ کہو، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"—— خود خدا نے حکم دیا اے محمد سب کو اپنا بندہ کہو۔"
(شرح استمداد صـ ۱۴۵)

مذہب اسلام میں کہیں بھی اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہو کہ سب کو اپنا بندہ کہو، یہ رضاخانیوں کا سراسر خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا الزام ہے۔

جبرائیل علیہ السلام نے بٹھا دیا

رضاخانی مولوی مصطفےٰ رضا بریلوی اپنی تصنیف "شرح استمداد" صـ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں کہ:۔

____ "جبریل امین نے حضرت مریمؑ کو بیٹا دیا، قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کو رسول بخش کہا ہے"

حالانکہ شریعتِ اسلامیہ اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ بیٹا یا بیٹی دینا یہ مخلوق میں سے کسی کے اختیار میں نہیں یہ صرف اور صرف خالق کائنات کے اختیار میں ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے

____ "خدا بھی حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے، اطاعت کرتا ہے"

(شرح استمداد ص ۱۰۸)

____ "بے شک حضورؐ کا رب حضورؐ کی اطاعت کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم میں تنہا حاکم ہیں" (شرح استمداد ص ۱۰۸)

قارئین کرام! قرآن وحدیث سے تو یہ عقیدہ ملتا ہے کہ پوری کائنات کے حاکم خدا تعالیٰ ہی ہیں اور تمام مخلوقات پر صرف خدا ہی کا حکم چلتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں، اور حضور علیہ السلام نے بھی اس بات کی تعلیم دی کہ اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق چلو اور تم میری اطاعت کرو اور میں اس کی اطاعت کرتا ہوں، لیکن رضاخانی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان مبارک کو پس پشت ڈال رہی ہے۔

حضور علیہ السلام کو خدائی قوت دی گئی

____ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری خدائی قوت دی گئی ہے جب ہی

تو خدا کی طرح مختارِ کُل ہیں اور نائب کُل ہے"۔ (شرح استمداد ص۔)

مذہب اسلام تو اس عقیدے کی تعلیم دیتا ہے کہ مختارِ کل فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مخلوق میں سے مختارِ کُل نہیں ہو سکتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم کے منتظر رہتے تھے اور جو حکم ملتا اس پر عمل کرتے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بقول رضاخانیوں کے مختارِ کُل سمجھا جائے تو رضاخانیوں سے سوال ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جبریلِ امین کے وحی لانے کی انتظار کیوں کیا کرتے تھے؟ اور جو مختارِ کُل ہوتا ہے وہ کسی کی انتظار نہیں کیا کرتا، وہ اپنی مرضی سے ہر کام کرتا ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر قول و فعل وحیِ الٰہی ہوتا ہے۔

آسمانوں اور زمین کا مالک کون؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں"۔ (الامن والعلٰے ص۸۵)

رضاخانی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق اور زمین و آسمان کا مالک سمجھو حالانکہ رضاخانیوں کا یہ عقیدہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے، اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی تعلیم دی کہ تمام مخلوق اور زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس کا خالق و مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضورؐ؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام بندوں کے گناہوں کو

بخشنے والے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ بخشتے ہیں" (الامن والعلیٰ صہ ۵۴)

تمام مسلمانوں کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ خدا تعالےٰ ہی اپنے بندوں کے گناہوں اور خطاؤں کو معاف کرنے والے ہیں، اور خدا تعالیٰ کے سوا مخلوق میں سے کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔

خدا مختار یا غوث مختار

؎ یا غوثِ معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبیؐ مختارِ خُدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما

"اے غوثِ معظم آپ نورِ ہدایت ہیں اور اللہ تعالےٰ اور رسولؐ کی طرف سے مختار ہیں، آپ شاہِ دوجہاں اور قطبِ اعلیٰ ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کو دیکھ کر زمین و آسمان متحیر ہیں"

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم صہ ۱۲، ۱۴)

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی بھی مختار نہیں ہو سکتا، اور مخلوق کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرح مختارِ کُل ہونے کا عقیدہ رکھنا بہت بڑی جہالت ہے۔

خدا دستگیر یا بزرگ دستگیر

؎ قبلہ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

یعنی حضرت غوث الثقلینؒ تمام اہل اللہ کے قبلہ ہیں اور ہر جگہ حاجتمندوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔ (تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم صہ ۱۵)

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ اپنے بندوں کی دستگیری فرماتے ہیں، اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دستگیر سمجھنا گویا خدا سمجھنا ہے اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو حاجت روا سمجھنا، یہ خدا تعالیٰ کے عذاب کو چیلنج کرنا ہے اور حق تعالیٰ ہی تمام مخلوق کے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔

خدا تعالیٰ دستگیر نہیں

رضاخانیوں نے ایک بزرگ کی طرف منسوب کرتے ہوئے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی یوں مدح سرائی کی ہے ؎

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

یعنی دونوں جہان میں آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے از راہ کرم میرا ہاتھ پکڑیئے کہ آپ عاشقوں کی جان ہیں۔"

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صـ۱۶)

یہ مشرکین کا عقیدہ تھا کہ غیر اللہ کو دستگیر سمجھنا عقیدہ اسلام تو یہ ہے کہ خالق کائنات کے سوا کوئی دستگیر نہیں۔

گدائے خدا یا گدائے غوثؒ

؎ عاشقِ خواجہ ہوں میں اور ہوں گدائے غوثِ پاکؒ
دل نثارِ خواجہ ہے اور جاں فدائے غوثِ پاکؒ

مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ تمام مخلوق خدا تعالیٰ کی گدا ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے در کا گدا بننا کافرانہ طرز عمل ہے۔

ذکرِ خدا ہو یا ذکرِ معین الدین؟

"شکر ہے ہر دم زبان مصروف ذکرِ خواجہؒ ہے"
(تذکرہ غوثِ اعظمؒ ص ۲۰)

قرآنِ پاک ارشاد فرماتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ہ اور بکثرت اللہ تعالٰے کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔

معلوم ہوا کہ ہر وقت تمہاری زبان اللہ تعالٰے کے ذکر میں مصروف رہے، لیکن رضاخانی کہتے ہیں کہ نہیں ہر وقت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کا ذکر زبان پر جاری ہو، اب رضاخانی سوچیں کہ قرآنِ کریم کا انکار کرنے والے کون ہوتے ہیں اور وہ جہنم کے کون سے طبقے میں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا غوث کی

"اور رہے لب پہ میرے ہر دم ثنائے غوثِ پاکؒ"
(تذکرہ غوثِ اعظمؒ ص ۲۰)

قرآنِ پاک کا ارشاد ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ہ (پ ۳۰) پس تسبیح بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت طلب کر بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ہ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز اللہ تعالٰے کی پاکی بیان کرتی ہے۔

سوائے رضاخانیوں کے تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق اللہ تعالٰے کی تسبیح کرتی ہے اور ہر وقت اللہ تعالٰے کی ثناء کرتی ہے۔

سر خالق کے در پر یا مخلوق کے……؟

؎ یا الٰہی یہ تمنا ہے کہ وقت جان کنی
سر ہو خواجہ کے قدم پر اس پہ پائے غوث پاکؒ

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ ص۲۰)

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب جان میرے جسم سے نکلے تو اس وقت میرا سر حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے قدموں میں ہو کر جن پر شیخ جیلانیؒ کا قدم ہے، یہ عقیدہ رکھنا بالکل صریح شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیں خدا تعالےٰ کی مدد کی ضرورت نہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی مدد کے طلبگار ہیں، بس ہمارے لیے صرف اور صرف حضرت شیخ سیدنا عبد القادر جیلانیؒ کی مدد کافی ہے، شعر ملاحظہ ہو ؎

حسرت کوئی نہ مدد کرے کیا مضائقہ کافی ہیں غوث اعظم جیلاںؒ میرے لیے

(تذکرہ غوث اعظمؒ ص۲۱)

رضا خانی عقیدہ ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کی مدد کے محتاج نہیں بلکہ سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مدد کے محتاج ہیں، لیکن حشر کے دن جب ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہو گی تو اس دن اللہ تعالےٰ کی نصرت کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو گا اور اللہ تعالےٰ ہی اپنے بندوں پر نظر شفقت و رحمت فرمائیں گے اور اللہ تعالےٰ ہی کافی ہو گا اور اللہ تعالےٰ کی مدد ہی کام آئے گی۔

****

مصیبت کے وقت اللہ کو پکارو یا ولی کو؟

دستگیری کا طلب گار ہوں شیئاً للہ
میر بغداد میں ناچار ہوں شیئاً للہ

حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن
آج میں در پئے اظہار ہوں شیئاً للہ

کرم خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی
آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیئاً للہ

کیا کروں میری دعا بھی نہیں ہے قبول
میں کہ اک فردِ گنہگار ہوں شیئاً للہ

غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو ملے گا حسرت
پھر کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ ص ۲۲)

در بدر جاؤں کہاں ٹھوکریں کھانے کیلئے
کوئی غمخوار ہے میرا جو میری عرض سنے
کس کو ہے درد جو مظلوم کی فریاد سنے
آپ ہی کیجئے کہ اب اور کہوں میں کس سے

بستۂ دامن سرکار ہوں شیئاً للہ

جرم ہے تذکرہ حفظ شعار دینی
وجہ الزام ہے اظہار ولائے قومی
میں کہ ہوں تابع فرمان رسولِ عربیﷺ
مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی

غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیئاً للہ

شہِ جیلاںؒ کو یہ بخشی ہے خدا نے قدرت — کہ وہ بر لاتے ہیں حاجت طلبوں کی حاجت
عام ہے ان کا کرم عام ہے ان کی رحمت — غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو گے ملے گا حسرت
پھر کہو حاضر دربار شیئاً للہ

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظمؒ ص۲۲)

قرآنِ کریم کی رُو سے موحد وہ ہے جو صرف ایک ہی قادر المطلق عالم الغیب پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے سوا کسی کو اپنا خالق، مالک، حاکم، دستگیر اور رازق، کفیل، کارساز، ناصر، حافظ، حاجت روا، مشکل کشا، نہ سمجھتا ہو۔

اور رضا خانی سوچیں کہ ہمارا عمل ہمارے عقیدۂ توحید یا ادعا توحید پر گواہی دیتا ہے، ہمیں اپنی زندگی پر غور کرنا چاہیئے اگر ہم اللہ تعالےٰ کے سوا کسی دوسری ہستی سے استمداد یا استعانت طلب کرتے ہیں، اگر ہم غیر اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس سے توقعات رکھتے ہیں، نفع کی امید باندھتے ہیں، اگر ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو مددگار جانتے ہیں، مشکل کشا سمجھتے ہیں، کسی اور کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں، تو یہ یاد رکھیں کہ ہم موحد نہیں بلکہ پکے مشرک ہیں اور اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں جس کا انجام خسرانِ دارین کے علاوہ اور کچھ نہیں، افسوس ہے کہ آج مسلمانوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو زبان سے تو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتے ہیں لیکن عملاً غیر اللہ سے بھی استمداد طلب کرتے ہیں، بظاہر مسلمان ہیں اور مسلمان کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو بھی پکارتے ہیں اور ان سے حاجات طلب کرتے ہیں، لیکن مسلمان کا ہرگز یہ شیوہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر غیروں سے اپنی حاجات طلب کرے، اس کا نام توحید نہیں ہے بلکہ یہ شرک ہے، اور توحید یہ ہے کہ خالقِ کائنات سے سب کچھ ہونے کا یقین رکھو اور مخلوق سے کچھ بھی نہ ہونے کا یقین رکھو، اور یہی عین اسلام ہے۔

خدا تعالےٰ کو کذّاب سمجھو؟

مولوی احمد رضا خاں بریلوی اپنی تصنیف "تمہید الایمان" اور "فتاوٰی افریقہ میں لکھتے ہیں کہ کسی شخص نے زبان سے کلمہ پڑھ لیا تو گویا اس نے خدا کا بیٹا ہونے کا اقرار کر لیا۔ بیٹا اگر گالیاں دے، جوتیاں مارے، جو کچھ بھی کرے وہ بیٹا ہونے سے نہیں نکل سکتا، اور جب بیٹا بن گیا تو بیٹا خدا کو جھوٹا کذّاب سمجھے یا رسولؐ کو گالیاں دے تب بھی اس کا اسلام نہیں بدل سکتا، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"زبان سے لَا اِلٰہَ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ بھی کرے، اُس کا بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا۔"

"جونہی جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ لیا اب خدا کو جھوٹا کذّاب سمجھے چاہے رسول کو ستھری گالیاں دے اُس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔"

(تمہید الایمان ص۲۶، فتاوٰی افریقہ ص۱۲۶)

یہ ہے ماحئ توحید و سُنّت، حامئ شرک و بدعت رسوائے زمانہ احمد رضا خان کا گمراہ کن اور قابلِ نفرت عقیدہ! گویا رضاخانیوں کے خانہ ساز اسلام و ایمان میں اللہ کریم کو گالیاں دینے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کرنے، اولیاء کرام کی سیرتوں کو مسخ کرنے اور بزرگانِ دین کی توہین کا ارتکاب کرنے کی گنجائش موجود ہے، جبکہ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو شخص حق تعالیٰ یا رسولِ پاک صلعم کے بارے میں اس طرح کا عقیدہ رکھے جو توہین پر مبنی ہو تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مُرتد ہے! اب بریلوی عوام کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ احمد رضا خاں کی اُن کے ہاں کیا حیثیت ہے؟

خدا سے مانگیں یا احمد رضا سے

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہم مولوی احمد رضا خاں سے مانگتے ہیں، کیوں کہ احمد رضا خاں مشکل کشا اور حاجت روا ہیں، اس لیے ہمیں خدا تعالےٰ سے مانگتے ہوئے حیا آتی ہے، اشعار ملاحظہ ہوں:۔

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
کون پرساں ہے غریبوں کا بھلا تیرے بعد
شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہے لیکن مولا
زندگی کا نہ رہا مزہ تیرے بعد
تُو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا
خلقت انگشت بدنداں ہے شہا تیرے بعد
لاڈلے غوث کے فریاد ہماری سُن لے
ایک ہنگامۂ محشر ہے بپا تیرے بعد
میں بھکاری ہوں ترا اے میرے غیرت والے
مانگتے غیر سے آتی ہے حیا تیرے بعد

(باغ فردوس صفحہ ۳۰)

نوٹ:۔ جو شخص غیرت والا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے مانگتا ہے اور جو رضاخانیوں کی طرح بے حیا اور بے غیرت ہو وہ اللہ تعالےٰ کا در چھوڑ کر غیروں کے در پر ذلیل ہونا باعثِ فخر سمجھتا ہے، حالانکہ غیروں سے مانگنا ذلت ہے اور خالق کائنات سے مانگنا عزت ہے، اور بندہ جب اپنے خالق سے مانگتا ہے تو اللہ تعالےٰ خوش ہوتے ہیں کہ میرا بندہ مجھ ہی سے مانگتا ہے، اور جب بندہ ربّ ذوالجلال کا در

چھوڑ کر غیروں کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس بندے پر غضب نازل ہوتا ہے کہ وہ خالقِ حقیقی کا در چھوڑ کر غیروں کے پاس جاتا ہے جو خود محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین کی صحیح سمجھ اور صرف اپنے در پر جھکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خدا تعالیٰ دستگیر ہے یا پیر دستگیر

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی دستگیر ہیں اور مصیبت کے وقت حاضر ہو کر اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

طالب جلوہ دیدار ہوں شیئاً للہ — دل سے یا غوث میں لاچار ہوں شیئاً للہ
دستگیری میری فرمائے سلطانِ عراق — استغاثہ کا طلب گار ہوں شیئاً للہ
انقلابِ ستم چرخ نے پیسا ہے مجھے — کشتۂ جور چرخ ستم گار ہوں شیئاً للہ
زندگی تلخ ہے یا حضرت غوث الثقلین — سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ
اب پیکاں کی ہے ہر سمت سے بارش مجھ پر — ہدف ناوک اشرار ہوں شیئاً للہ
لاج رکھنا میرے دامانِ طلب کی یا غوث — آپ کا حاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ
مستحق کرم خاص ہوں ہو خاص نظر — ازلی بندۂ سرکار ہوں شیئاً للہ
ضبط صد آہ نے پیمانِ وفا توڑ دیا — اب میں آمادۂ اظہار ہوں شیئاً للہ
لاتخف کہہ دو کہ ہو خطرۂ اعداء سے نجات — ہوں مریدوں میں خطاکار ہوں شیئاً للہ
سنیئے افسانہ میری خانماں بربادی کا — آوارہ وطن ہوں بیکار ہوں شیئاً للہ
حیلہ اہلِ جفا امتِ مظلوم پہ ہے — اس الم میں میں گرفتار ہوں شیئاً للہ
نگہ لطف غلاموں کی طرف ہو یا غوث — چشم رحمت کا طلب گار ہوں شیئاً للہ

حالتِ دردِ جگر کس سے کہوں کون سُنے
ملجا دین آپ ہیں بیمار ہوں شیئاً للہ

استغاثہ یہ دل افگاروں کا سُنئے سرکار
اس لیے حاضر دربار ہوں شیئاً للہ

آپ سے یا شہِ جیلاں ہوں مدد کا طالب
بے یار و مددگار ہوں شیئاً للہ

ناؤ اُمت کی ہے منجدھار میں طوفاں ہے بپا
کیسے یا غوث میں اب پار ہوں شیئاً للہ

ہاتھ دو کہ ساحل پہ سفینہ پہنچے
دستگیری کا طلب گار ہوں شیئاً للہ

دور فرما دو میرے آئینہ دل سے غبار
خاک بوسِ درِ سرکار ہوں شیئاً للہ

کب سے بیٹھا ہوں لیے تمنائے جمال
منکر حسرت کش دیدار ہوں شیئاً للہ

حسنِ اعمال سے بیکار ہوں لیکن یا غوث
مدح خواں شہِ ابرار ہوں شیئاً للہ

میرے خانہ بغداد نہ رکھ تشنۂ دید
ساقیٔ مست کا میخوار ہوں شیئاً للہ

اپنی اس غیرتِ بلی کی بدولت یا غوث
ہدفِ طعنۂ اغیار ہوں شیئاً للہ

ایک حسرت ہے ضیاء کی یہ امیر کی بغداد
کاش میں حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

(کراماتِ غوثِ پاک ص ۱۶،۱۵)

بریلی شریعت کے ٹھیکیدار ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتلائیں کہ اس قسم کے اشعار بکنے والا شاعر دینِ اسلام کے حوالے سے کس درجے کا انسان ہے۔ سورۂ شعراء کا آخری حصہ جہاں شاعروں کی بے راہ روی کا ذکر ہے اس کا بالکل اختتامی جملہ ایسے لوگوں کو سامنے رکھنا چاہیئے، ارشاد ہوتا ہے:۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝ (سورۃ الشعراء پ ۱۹)

خدا مددگار یا شیخ مددگار

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ مشکل کے وقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پکارا جائے اور وہ تمام کائنات کے مشکل کشا ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ۔

آج حاضر سرور دربار ہوں شیئاً للہ
ایک گدائے درِ سرکار ہوں شیئاً للہ
اب تو میں جان سے بیزار ہوں شیئاً للہ
کس مصیبت میں گرفتار ہوں شیئاً للہ
اے میرے غوث میں لاچار ہوں شیئاً للہ

چارہ سازِ دلِ مجبور پریشاں مدد دے
داروئے دردِ مریضِ غمِ دوراں مدد دے
پیرِ بغداد کرم یا شہِ جیلانی مدد دے
غوثِ اعظم یمن بے سروساماں مدد دے
بے کس و بے بس و لاچار ہوں شیئاً للہ

بے پروبال ہوں اب طاقتِ پرواز نہیں
کیوں رسائی تا جلوہ گہہ ناز نہیں
کیا پہونچی تیرے در تک میری آواز نہیں
کوئی مونس نہیں ہمدم نہیں دم ساز نہیں
میں بے یار و مددگار ہوں شیئاً للہ

چھٹ گیا ہاتھ وہ ہاتھ دوبارہ دینا
پھر مصیبت میں تمہیں میں نے پکارا دینا

غوث اعظم مجھے ذرا اس کا کنارہ دینا
بڑھ کے طوفان حوادث میں سہارا دینا
یہی ساحل ہے کبھی پار ہوں شیئاً للہ

کربلا والوں کا صدقہ ہے امداد آؤ
ناز کے پالوں کا صدقہ ہے امداد آؤ
رات بھر نالوں کا صدقہ ہے امداد آؤ
ان کھلے بالوں کا صدقہ ہے امداد آؤ
مدح خواں در سرکار ہوں شیئاً للہ

کربلا اور نجف میں تیرے گلزاروں میں
مدنی پھولوں کی خوشبو ہے تیرے رخساروں میں
ہے رسائی تیری کونین کے سرداروں میں
تیرا رتبہ ہے بڑا دین کے سرکاروں میں
بھر دے دامن مرا نادار ہوں شیئاً للہ

مجھ کو صدقہ ہو عطا شاہِ امم کا صدقہ
ان کی رحمت کا عنایت کا کرم کا صدقہ
کربلا والوں کے اعزاز و حشم کا صدقہ
رنج و غم کا مصیبت کا الم کا صدقہ
بھیک دے دے سگِ دربار ہوں شیئاً للہ

وقت ہے وقت مسلماں پہ آتا دیکھو
بن گئی مال پہ اور جان پہ آتا دیکھو

حرف آجائے نہ ایمان پہ آقا دیکھو
انگلیاں اُٹھتی ہیں قرآن پہ آقا دیکھو

ایک اشارہ کا طلب گار ہوں شیئاً للہ

وقت کو بن کے بگڑتے نہیں دیکھا جاتا
اب اپنے گھر کو اُجڑتے نہیں دیکھا جاتا
نخلِ اُمید اکھڑتے نہیں دیکھا جاتا
مجھ سے اپنوں کو بچھڑتے نہیں دیکھا جاتا

رحم کر رحم خطاوار ہوں شیئاً للہ

مجھ سے لُٹتی یہ کمائی نہیں دیکھی جاتی
اچھے اچھوں کی برائی نہیں دیکھی جاتی
دل کے ٹکڑوں کی جدائی نہیں دیکھی جاتی
ناخداؤں کی خدائی نہیں دیکھی جاتی

کس قدر جان سے بیزار ہوں شیئاً للہ

شافعِ محشر محمّد کا ثنا گر ہوں مَیں
جس کے دامن میں نہیں کچھ وہ تونگر ہوں مَیں
بے پر و بال مجبور ہوں بیزار ہوں مَیں
میرے آقا وہ گنہگار منور ہوں مَیں

پھر تہہ دامن سرکار ہوں شیئاً للہ

مدد کرے ہیں وقت آفت و رنج و مصیبت میں | ہے میرے حال پر کیسی عنایت غوث الاعظمؓ کی
ہے اس کی دستگیری دستِ رحمت ہے | ہوئی ہے جس کو حاصل نسبت بیعت غوث الاعظمؓ کی

(کراماتِ غوثِ پاک مطبوعہ کراچی ص ۱۷، ۱۸، ۱۹)

اگر مشکل کشائی کا عمل قبض کشائی جیسا ہے پھر تو یہ اشعار کسی درجہ میں صحیح ہو سکتے ہیں، لیکن اگر وہ مشکل کشائی مراد ہے جو کہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور یقیناً ہے تو ایسے غلیظ اشعار بریلی شریف کے گٹر میں پھینکے جانے کے قابل ہیں۔

اللہ تعالیٰ داتا یا پیر داتا

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ شاہ جی اسماعیل حسن میاں مارہری داتا ہیں اور تمام انسان ان کے در سے بھیک مانگتے ہیں، اور وہ عطا کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

سُن لے میری التجا شاہ جی بندہ نواز
حاضرِ در ہے گدا شاہ جی بندہ نواز

ہے یہی اب تو صدا شاہ جی بندہ نواز
بھیک دے بھلا داتا شاہ جی بندہ نواز

حالِ دل سب ہے عیاں تم سے بھلا کیا نہاں
پیشوا و مقتدا شاہ جی بندہ نواز

حافظ قرآن پاک بے خبر روحی فداک
گمرہوں کے رہنما شاہ جی بندہ نواز

حامی دینِ متین گھات میں مشرکین
فتنہ و شر سے بچا شاہ جی بندہ نواز

صاف باطن صاف گو تھا نہ تجھ میں گومگو
صاف منہ پر کہہ دیا شاہ جی بندہ نواز

دھوم مچی چار سُو شور ہے یہ کُو بکُو
قادری دولہا بنا شاہ جی بندہ نواز

ہائے قسمت کا لکھا جلنے کیا کیا ہے بدا
رحم کن بر حالِ ما شاہ جی بندہ نواز

اچھے تو اچھے ہیں وہ سچے تو سچے ہیں وہ
ہم بدوں کو لے نبھا شاہ جی بندہ نواز

جان و دل تم پر نثار جمع ہیں اُمیدوار
یک نظر بہرِ خدا شاہ جی بندہ نواز

حضرتِ خلد آشیاں لو خبر پسماندگاں
مضطرب ہیں سیدا شاہ جی بندہ نواز

بندۂ نادار ہوں حاضرِ دربار ہوں
کھول دے بابِ عطا شاہ جی بندہ نواز

غم زدوں غمگسار بے قراروں کے قرار
سُن مری آہ و بکا شاہ جی بندہ نواز

قادری دربار ہے قادری سرکار ہے
قادری میلہ لگا شاہ جی بندہ نواز

خاطرِ عاطر ملول ہو نہ اولادِ رسولؐ
ہے دُعا یہ دائما شاہ جی بندہ نواز

کون ہے ایوب علی کس کو ہے یہ نے کلی
ہو نہ ہو کلبِ رضا شاہ جی بندہ نواز

(باغِ فردوس ص ۳۵)

قارئینِ کرام! تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدائے ذوالجلال ہی داتا ہیں، اور جو خود خداوند تعالےٰ کے محتاج ہیں اُن کو داتا کہنا خدا تعالےٰ کے ساتھ بغض کی دلیل ہے۔

خدائی دعوےٰ

رضاخانی ملاں حسین بن منصور کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"ایک شخص نے حضرت کو کہا اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، حضرت حسینؒ نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر تو نے میری قدر کم کر دی میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں، تو پیغمبری دعوےٰ کہتا ہے" (فوائد فریدیہ صـ۷۶)

خدا حاجت روا یا حضورؐ؟

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرماتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی مرادیں سب حضورؐ کے اختیار میں ہیں"

(برکات الامداد صـ۱۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کی حاجت میں اپنے حقیقی پروردگار کو پکارا اور خدا تعالےٰ ہی ہر قسم کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔

حقائق

ہمیں رضا خانی خرافات کے درج کرنے کے بعد اُن کی حالت پر یہ نظم خوب نظر آئی ہے
اس لیے اسے آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں! کیسی رہی!

ما لِ ہستیٔ فانی تو دیکھو
بشر کی عجز سامانی تو دیکھو

یہ انساں قادرِ مطلق نہیں ہے
ذرا آیاتِ قرآنی تو دیکھو

کبھی "یا غوثِ اعظم" کہنے والو
پیامِ شیخ جیلانیؒ تو دیکھو

یہ غیب و حاضر و ناظر یہ نعرے
عقائد کی فراوانی تو دیکھو

غنا، نذریں، نیازیں، رقص، جلسے
فتورِ ذہنِ ایرانی تو دیکھو

بھر جلوہ بھٹکتی پھر رہی ہے
نظر کی نامسلمانی تو دیکھو

قبورِ رفتگاں پر جبہ سائی
خرد کی فتنہ سامانی تو دیکھو

"صحابی" "پیر" سے درجے میں کم ہے
غلوئے ضعفِ ایمانی تو دیکھو

کبھی مفہومِ "اہلِ بیت" سمجھو
"حدیثِ آدم ثانی" تو دیکھو

کلامِ پاک پڑھنے میں تامل
کمالِ فاتحہ خوانی تو دیکھو

"ولی مختار ہے اللہ تعالیٰ بے بس"
فسادِ عقلِ انسانی تو دیکھو

نبی بن کر خدا خود آگیا ہے
یہ تاویلاتِ شیطانی تو دیکھو



کیا اللہ تعالیٰ احمد رضا کی مرضی کے پابند ہیں؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی احمد رضا خاں کی مرضی کے مطابق چلتا ہے جیسے احمد رضا خاں کی مرضی ہو ویسے ہی خدا کرتا ہے اور ہر حکم خدا تعالیٰ احمد رضا بریلوی کی مرضی کے مطابق نازل فرماتے ہیں، ناپاک اشعار ملاحظہ ہوں ؎

احمد پہ ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا
اور ہم پہ ہو تیری رضا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلٰحضرت ص۶)

تیری مرضی کیوں نہ ہو مرضی خدائے پاک کی
تو ہے احمد کی رضا احمد رضا خاں قادری

(باغ فردوس ص۵۱)

نوٹ:۔ خدا تعالیٰ حاکم ہیں اور کائنات کے مالک ہیں وہ کیوں عبداللہ ابن سبا یہودی کی اولاد کے حکم پر چلیں اور خدا تعالیٰ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، جو کسی کی مرضی کے مطابق چلے وہ خدا کیسا؟

خدا مشکل کشا یا احمد رضا؟

رضاخانی امت کا عقیدہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی مشکل کشا اور حاجت روا ہیں، رضاخانیوں کے نجس اشعار ملاحظہ ہوں ؎

کس سے کریں فریاد خدائی مالک و مولیٰ تیری دہائی
تیرے سوا ہے کون ہمارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سارے براتی ہیں سرگرداں کون غریبوں کا ہے پرساں
مشکلیں حل کر قادری دولہا حامی سنت اعلیٰ حضرت

بھیک سدا منہ مانگی پائی دیر ہے کیوں اس بار لگائی
میرے کریم سخی ان داتا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کب سے کھڑے ہیں ہاتھ پسارے بندہ نواز گدا بیچارے
اب تو کرم ہو جائے خدارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

روز بروز ہے ابتر حالت حامی دیں ہے وقتِ حمایت
اٹھیے مدد فرمائیے آقا حامی سنت اعلیٰ حضرت

لطف و کرم فرمانے والے کب سے گدا کرتے ہیں نالے
تو نے کبھی نہیں ٹالا بالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

(باغِ فردوس ص۲۲، ۲۳)

مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا — اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے
دردِ فرقت کی دوا کر دیجئے — درد اور دکھ کی دوا کیجئے

اعلیٰ حضرت مورا کھولو کوٹھریاں
غرفہ سے ذرا جھانک کے یہ جلسہ تو دیکھو
عشاق اڑے ہیں کہ نظارہ ہو تمہارا
ہم ایسے گنہگاروں پر غصے کی نظر ہے
جو نیک ہے یا بد ہے وہ بندہ ہے تمہارا

(باغِ فردوس ص۲۲، ۲۳)

کہاں پساریں گے اپنے دامن — کھائیں گے اب کدھر کے ٹکڑے
بھکاریوں کے تو منہ لگے ہیں — تمہارے اس پاک در کے ٹکڑے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

(باغِ فردوس ص۴۲، ۴۳)

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے — اے مرے مشکل کشا احمد رضا خاں قادری

(باغِ فردوس ص۵۱)

جو مانگو گے پاؤ گے اے بینواؤ — سخاوت کا دریا ہمارا رضا
سگِ آستانہ ہے ایوبِ رضوی — کھلاتا پلاتا ہمارا رضا

(باغ فردوس ص۵۸، ۵۹)

اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہیں اور وہ ذات ہی تمام مخلوق کی مشکلات کو حل کرنے والی ہے ؎

میری حالت آپ پر سب ہے عیاں — آپ سے کیا ہے چھپا احمد رضا
ایسے نازک وقت میں ثابت قدم — میرے ایمان کو بچا احمد رضا
لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی — میں تمہارا ہوں گدا احمد رضا
کس کے آگے ہاتھ پھیلائیں گدا — چھوڑ کر در آپ کا احمد رضا
در سے تیرے کب کوئی خالی پھرا — جس نے جو مانگا ملا احمد رضا
بے نوا ہیں آپ کے در کا فقیر — بھر دے جھولی کر عطا احمد رضا
بے نوا بے چارہ منگتا ہے گدا — ہے یہ سب صدقہ ترا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۹)

ملنے میں ہے دیر کیا ہاتھ کرم کے اُٹھا — اے مرے حاجت روا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۰)

مشکلیں مری آسان فرمائیے — میرے مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۱)

ایسا ہے مرشد مرا احمد رضا — سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۵)

گر مصیبت میں کوئی چاہے آقا سے مدد — دفع فرما دیں بلا حضرتِ اعلیٰ حضرت

(مدائح اعلیٰ حضرت ص —)

مانگ لے اب جو کچھ مانگنا ہو محب　　دینے والا ہے اعلیٰ ہے ہمارا رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۷)

دین و دنیا میں مرے بس آپ ہیں　　میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۷،۲۸)

کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا　　جو دیا تم نے دیا احمد رضا

دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا　　ہاں مدد فرما شہا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۸)

آستانہ ترا چھوڑ کر جائیں کہاں　　تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا

مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا　　واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا

کیا غرض در بدر مارے مارے پھریں　　جب ترا در ہے وا شاہ احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۲)

بات ہے ایمان کی حق کی قسم　　آپ سے ایماں ملا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۸)

دل ملا آنکھیں ملیں ایماں ملا　　جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲)

جب جاں کنی کا وقت ہو اور راہزنی شیطاں کرے

حملہ ہے اس کے لئے بچا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۶)

دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا

نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۷)

مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا — اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے
المدد اے شاہِ اقلیم کرم — دافع کرب و بلا دیکھا تجھے
کشتیٔ رنج و مصیبت کا شہا — اہلِ دیں نے ناخدا دیکھا تجھے

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۱۱)

تو نے جو کچھ کہا شاہ احمد رضا — وہ ہوا پھر ہوا شاہ احمد رضا
کشتیٔ عمر گرداب میں ہے پھنسی — اے مرے ناخدا شاہ احمد رضا
کوئی مونس نہ غمخوار واحسرتا — پار بیڑا لگا شاہ احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۴)

کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی — گر کرم ہو ترا احمد رضا
پوچھتے کیا ہو فرشتو ہو حسین عمل — ہے یہاں کیا سوا شاہ احمد رضا
لگ ہے قادری میلہ کھڑے کاسہ لیے منگتا — مُرادیں دے رہا ہے جو دِ عامِ احمد رضا خاں کا
خوفِ محشر اور ایوب رضوی تجھے — آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۵)

تیرے در کا میں ہوں ادنیٰ گدا — بھیک ہو دا تا عطا احمد رضا
تیرے روضہ پہ ہوا حاضر گدا — اب نہ خالی تو پھرا احمد رضا
ہر طرف سے گھیرے ہیں اعدائے دیں — میرے ایماں کو بچا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۶)

رضویوں کو مژدہ کہ روزِ حساب — ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا
رہنما عقدہ کشا حضرتِ اعلیٰحضرت — دافع رنج و بلا حضرتِ اعلیٰحضرت
دردمند نہ ہو بوالہوس ادھر تو آؤ — درد دُکھ کی ہے دوا حضرتِ اعلیٰحضرت
نامراد و چلو مُرشد کے درِ والا پر — سب کو کرتے ہیں عطا حضرتِ اعلیٰحضرت

در پہ حاضر ہیں گدا آس لگی ہے سب کی — اب تو ہو جائے عطا حضرت اعلیٰحضرت

(مدائح اعلیٰحضرت ص۲۷)

بھکاری تیرے در کا بھیک کی جھولی ہے پھیلائے — بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو

(مدائح اعلیٰحضرت ص۳۱)

تم سے دینِ حق جیسا احمد رضا — تم سے کیا وہ دینِ حق سے پھر گیا

جو پھرا تم سے شاہ احمد رضا

کوئی تجھ سا کب ہوا احمد رضا — اس کا ہمسر تحتِ قدرت بھی نہیں

جس کا نائب تو ہوا احمد رضا

(مدائح اعلیٰحضرت ص۴۲)

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا — تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

(مدائح اعلیٰحضرت ص۴۳)

چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں — اے مرے مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعلیٰحضرت ص۴۴)

نائب غوث الوریٰ مشکل کشا — یک نظر سوئے ما احمد رضا

دونوں عالم میں بھلا آپ سے — ہیں مرے حاجت روا احمد رضا

کام سب بن جائیں میرے غیب سے — ہو اشارہ گر ذرا احمد رضا

جھولیاں بھر دے مری داتا مرے — ہوں ترے در کا گدا احمد رضا

خیر داتا کی کوئی ٹکڑا ملے — دین و دنیا کا بھلا احمد رضا

(مدائح اعلیٰحضرت ص۴۵)

بھیک دے داتا بھکاری ہے کھڑا — بٹتا ہے باڑا ترا نور کا

مرے جگ داتا صدا سن لے مری — کر بھلا ہو گا بھلا احمد رضا

میری جھولی آہ یوں خالی رہے — کر عطا کچھ کر عطا احمد رضا
دستگیری کیجئے اس ہاتھ سے — ہاتھ ہے یہ غوث کا احمد رضا
دین و دنیا میں نہ کچھ مشکل پڑے — اے مرے مشکل کشا احمد رضا
میرے داتا بھر دے پیالہ نور کا — نور عرفاں ہو عطا احمد رضا
میری میرے اقربا احباب کی — سب کی ہر حاجت روا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۲۶)

رضویو خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا — نزع و محشر میں حفاظت کرنیوالے ہیں رضا
تم کرو ہم کو عطا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۷)

اپنے دکھ درد کو قیس جا کر کہے — کس سے تیرے سوا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۲۲)

رہنما عقدہ کشا حضرت اعلحضرت — دافع رنج و بلا حضرت اعلحضرت
دردمند و نہ ہو مایوس ادھر تو آؤ — درد و دکھ کی ہے دوا حضرت اعلحضرت
ملتجی کیوں نہ ہو تجھ سے گدا — بے کسوں کا ملتجا دیکھا تجھے

(مدائح اعلحضرت ص۱۱)

کس کے ہو کر رہیں دکھیارے — پھر رہے ہیں ہم مارے مارے
ٹھوکریں کھاتے ہوئے بے چارے — خلق اب کس کو جا کے پکارے
جب تم ٹھہرے کھیون ہارے — نیا کون لگائے کنارے
بگڑی باتیں کون بنائے — کام ادھورے کون سنوارے
منگتے کھڑے ہیں ہاتھ پسارے — قیس کو دے دے میرے پیارے

(مدائح اعلحضرت ص۲۰)

ناؤ منجدھار میں آ کے چکرا گئی ہاتھ دے میں چلا شاہ احمد رضا
اہلِ سنت کا بیڑا کنارے لگا اے مرے ناخدا شاہ احمد رضا
ایک دم میں گدا کو غنی کر دیا وہ ہے تیرا عطا شاہ احمد رضا
(مدائحِ اعلیٰحضرت ص ۲۱)

۶

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے لے میرے مشکل کشا احمد رضا خاں قادری
جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے یوم النشور سر پہ ہو سایہ ترا احمد رضا خاں قادری
(مدائحِ اعلیٰحضرت ص ۲۳)

میری کشتی پڑ گئی منجدھار میں دے سہارا اک ذرا احمد رضا
ڈوبتی کشتی کنارے آ لگے ہاں سہارا دے ذرا احمد رضا
درد دکھ کی دے دوا احمد رضا جان صدقے دل فدا احمد رضا
(مدائحِ اعلیٰحضرت ص ۴۱)

تیری مہر حشر کا کیا خوف میں ہوں زیرِ لوائے آلِ رسول
ٹھوکروں پر نہ ڈال غیروں کی تیرے قدموں میں آئے آلِ رسول
تجھ سے جس کو بلا بلا پیارے تجھ سے جو پائے پائے آلِ رسول
میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ تو ہی بگڑی بنائے آلِ رسول
تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ میں تو ہی دے یا دلائے آلِ رسول
جھولی پھیلائے ہے تیرا منگتا بھر دے داتا برائے آلِ رسول
در سے اپنے نہ کر اسے دُر دُر در دے دڑکر رضائے آلِ رسول
دُور ہو دَور دَورا دُوری کا دَور پھر یہ نہ آئے آلِ رسول
دے دے پھٹکار کر کوئی ٹکڑا سگ در کو رضائے آلِ رسول
بے گھرے دربدر بھٹکتے ہیں دے ٹھکانا برائے آلِ رسول

ہیں رضا غوث کے قدم بقدم ہیں قدم اُن کے پائے آلِ رسول
نور کی چہرے پر نچھاور ہے صدقے ہم سب گدائے آلِ رسول
بیل میری بھی اب منڈھے چڑھ جائے صدقے حامد رضائے آلِ رسول

(مدائح اعلحضرت ص ۳، ۴)

کیوں ڈریں کس سے ڈریں ہیں جو ترے در کے غلام غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا
میرے داتا میرے آقا مجھے ٹکڑا مل جائے دیر سے آس لگائے ہے یہ کتا تیرا
اس عبید رضوی پر بھی کرم کی نظر ہو بد ہی سہی چور ہی ہے تو وہ کتا تیرا

(مدائح اعلحضرت ص ۴، ۵)

بندہ مجھے اپنا بنا یا سیدی احمد رضا دے مال صدقہ نور کا یا سیدی احمد رضا
رکھ لاج اس کی سرورا سیدی احمد رضا دامن اپنے میں لے چھپا یا سیدی احمد رضا
یوں دینا حشر میں ندا لو یا سیدی احمد رضا سبطین حافظ دا اٹھا یا سیدی احمد رضا
تیرا عبید پُر خطا میں گو ہے عبد المصطفیٰ

(مدائح اعلحضرت ص ۶)

ملے صبر و قناعت کا نہ کیوں حصہ تجھے رضوی
کہ تو ایوب ہے بندہ امامِ اہلِ سنت کا

(باغِ فردوس ص ۱۵)

دینِ حق کے رہنما احمد رضا خلق کے حاجت روا احمد رضا
غوث و قطب الاولیا احمد رضا جانشینِ حضرت مولیٰ علی
ہے مرا مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص ۴۷)

ثمر شیطاں سے بچاؤ وقت نزع میرے ایمان کو شہا احمد رضا

قبر و نشر و حشر میں تُو ساتھ دے
ہو مرا مشکل کشا احمد رضا

میں نہ جاؤں تیرے در سے خالی ہاتھ
ہو عطا کچھ، ہو عطا احمد رضا

تو ہے داتا اور میں منگتا ترا
میں ترا ہوں تو مرا احمد رضا

(مدائح اعلٰحضرت ص۲۸)

خوفِ محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا

(باغِ فردوس ص۱۴)

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا کا

(مدائح اعلٰحضرت ص۴۷)

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتُ

قارئین کرام! اب رضا خانیوں کے عقائد واضح ہو گئے کہ بریلوی اُمت مولوی احمد رضا خان کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا مانتی ہے حتیٰ کہ قبر و حشر میں بھی احمد رضا خان ہماری امداد کریں گے اور جو کچھ ملتا ہے سب کا سب احمد رضا خاں دیتا ہے، اور زندہ کرنا، مارنا، رزق دینا، سب کچھ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے قبضۂ قدرت میں ہے، جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں خالی رکھیں۔ حتیٰ کہ بریلوی کتب میں یہ بات بھی مرقوم ہے کہ سب کا خدا احمد رضا ہے، تو رضا خانیوں سے سوال ہے کہ ربّ ذوالجلال کو وہ کیا سمجھتے ہیں؟

خدا حاجت روا یا پیر جماعت علی

تجھے میں تو مشکل کشا ہی کہوں گا
مری تجھ سے مشکل کشائی ہوئی ہے

(رسالہ "انوار صوفیہ" جون ۱۹۳۹ء ص۹)

علی پور والے تو کیا بن کے آیا
تو نورِ ازل کی ضیا بن کے آیا

بظاہر مرقع، بہ باطن مجلّٰے — تو ہم رنگ حرفِ خدا بن کے آیا
خدا تجھ میں دیکھا نبی تجھ میں پایا — تو آئینہ ہر ضیا بن کے آیا
شکستہ دلوں کی دوا تیرے بس میں ہے — تو ہر درد دکھ کی دوا بن کے آیا

تم ہو مختار دو عالم دافع رنج و بلا — دین و دنیا میں شہا ہے بادشاہی آپ کی
تم ہو حل المشکلات اور دافع رنج و بلا — ہے دو عالم میں شہا عقدہ کشائی آپ کی

(رسالہ "انوار صوفیہ" اکتوبر ۱۹۳۱ء)

پیر فریدن خدا؟

ایک پیر پرست فرماتے ہیں :۔

چاچڑ شہر مدینہ دسدا کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

(بحوالہ بریلوی ملاؤں کا ایمان ص۷)

تاکہ رسوائی نہ ہو

ایک رضاخانی چنگاڑ کہتا ہے کہ ؎

پردۂ انسان میں آکر خود دکھانا تھا جمال
رکھ لیا نام محمدؐ تاکہ رسوائی نہ ہو

(بریلوی ملاؤں کا ایمان ص۸)

قارئین کرام! اہل بدعت نے دین اسلام کو عیسائیت کی طرح ایک کھلونا بنا رکھا ہے۔ عشق و محبت کے پردے میں شریعتِ اسلامیہ کو مسخ کرتے ہوئے عیسائیت کو بھی مات کر دیا ہے۔ قبر پرستی کی دعوت دینا، مخلوق کو خالق کا درجہ دینا اور مخلوق کو مافوق الاسباب میں پکارنا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا غلو کرنا کہ آپ کو (نعوذ باللہ) مقام الوہیت تک پہنچانا یہ رضاخانیوں کا محبوب مشغلہ ہے۔ اور اہلِ بدعت کا رنج و مصیبت میں اولیاء اللہ کو اس خیال سے پکارنا کہ یہ ہر جگہ ہماری ندائے دردناک کو سن لیتے ہیں اور ہماری امداد بھی کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے علم و تصرف میں شریک ٹھہرانا ہے، یا قبر کے نزدیک جا کر یہ کہنا کہ آپ میری فریاد سنیئے اور میری فلاں تکلیف دور کیجئے، یہ استغاثہ حاجت طلبی قریب سے ہو یا دور سے صریح شرک ہے۔ تو جب اولیاء کرام اور انبیاء علیہم السلام سے حاجات طلب کرنا اور ان کو دافع رنج و بلا سمجھنا شرک ہے تو مجددِ بدعات سے حاجات طلب کرنا چہ معنی دارد؟ جو اپنے کفر و شرک کی وجہ سے عذاب الیم کی لپیٹ میں ہوگا۔

دنیا اور آخرت میں مالک و مختار صرف اللہ ہی ہے، دنیا میں اگرچہ اللہ کے سوا کئی مالک و مختار ہونے کے مدعی بن گئے اور مشرکین نے بھی اپنے معبودوں کو مالک و مختار سمجھے رکھا، مگر آخرت میں مشرکین کو معلوم ہوگا کہ وہ غلطی پر تھے۔ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی مالک و مختار نہیں، فرعون اور نمرود جیسے سرکش حکمرانوں کو بھی قیامت کے دن یقین آ جائے گا کہ ان کے سب دعوے غلط تھے اور آج وہ بالکل بے بس اور بے یار و مددگار ہیں، ان کے اختیار میں کچھ نہیں اور تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ

يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ، (ترجمہ: "اس دن کوئی جان کسی جان کے لیے اختیار نہیں رکھے گی اور حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا"

اسی طرح قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات ہیں کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مالک و مختارِ کُل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

میرے سُنّی حنفی بھائیو! آپ نے بریلویوں کے گمراہ کن عقائد ملاحظہ فرمائے کہ رضا خانی مولوی احمد رضا خان کو حاجت روا اور مشکل کشا مانتے ہیں اور یہانتک غُلو سے کام لیتے ہیں کہ قبر و حشر میں بھی احمد رضا ہماری مدد فرمائیں گے اور اگر قبر میں نکیرین سوال کریں گے تو ہم احمد رضا خاں کا نام پیش کریں گے اور فرشتے ہمارے لیے جنت کے دروازے کھول دیں گے۔

مولوی حشمت علی بریلوی نے اپنے مریدوں کو ایک شجرہ طریقت عطا کیا، جس میں یہ مرقوم ہے کہ اگر میت کے ساتھ کفن میں اعلحضرت بریلوی کا نام لکھ کر قبر میں رکھ دو تو منکر نکیر سوال بھی نہیں کریں گے اور صرف اعلحضرت بریلوی کا نام دیکھ کر واپس چلے جائیں گے۔ مذکورہ اشعار کے بارے میں مولوی ایوب علی رضوی کہتے ہیں کہ میں نے کمال احتیاط سے ان اشعار کو اعلحضرت کی بیاض سے نقل کیا ہے۔

تو اس کے بعد ایک اور غالی پیر پرست، جو جماعت علی شاہ کے مرید ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جماعت علی خود خدا ہیں اور تمام کائنات کے دافع البلاء ہیں اور دین و دنیا میں آپ کی بادشاہی ہے اور حور و ملائکہ و فلک اور تمام زمین پر بسنے والی مخلوق حتّٰی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسٰی علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام، یہ سب کے سب آپ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور جو آپ حکم دیں گے اس کی تعمیل کریں گے۔

اور کہیں چاچڑ شہر کو مدینہ طیبہ سے بھی زیادہ فوقیت دیتے ہیں کہ چاچڑ شہر مدینہ سے بھی کہیں بہتر ہے، اور کوٹ مٹھن تو بیت اللہ سے زیادہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ دیکھنے میں تو فرید معلوم ہوتا ہے حقیقت میں وہ اللہ ہیں اور تمام مخلوق کے حاجت روا ہیں۔ اس کے بعد ایک اور جھلانگ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو عرش پر تھا وہ مصطفےٰ ہوکر مدینہ میں اتر پڑا ہے اور پردہ انسان میں اپنے جمال کو ظاہر کیا ہے اور محمد نام اس لیے رکھ لیا تاکہ رسوائی نہ ہو۔ (العیاذ باللہ)

علاوہ ازیں یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے خزانے خالی ہیں، اب جو کچھ لینا ہو بس لے لو محمد سے یا پیر جماعت علی یا اعلیٰحضرت بریلوی سے رجوع کریں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس وحدانیت کے سوا کچھ نہیں۔

ایسے تمام عقائد انسان کو جہنم میں لے جانے والے ہیں اور اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوق کو رزق دینے والے ہیں اور تمام مخلوق کے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں اور حشر کے دن بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے جنت میں جائیں گے، اس کے برعکس رضاخانی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر احمد رضا خان اور پیر جماعت علی شاہ کو اپنا دافع رنج و بلا سمجھتے ہیں، یہ عقیدہ سراسر مذہب اسلام کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں سب کو بخش دوں گا لیکن جو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا میں اس کو ہرگز نہیں بخشوں گا، حق تعالیٰ شرک سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ تمام کائنات کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اللہ اپنے بندوں کے ظاہر اور پوشیدہ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔

آج تک ہر زمانہ اور ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کا اعتراف موجود رہا ہے اور اس دنیا کا بنانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہے یہ کائنات خود بخود پیدا نہیں ہوئی بلکہ کوئی ایسی ہستی ضرور ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور اس کارخانہ کو چلا رہی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے انسان کی روحانی تربیت کے لیے ہر ملک اور قوم میں رسول اور نبی بھیجے جنہوں نے انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ دُنیا کا خالق اور مالک وہ خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔

اور انصاف کا بھی یہی تقاضا ہے کہ صرف حق تعالےٰ کی عبادت کرنی چاہئیے اور اسی سے مدد مانگنی چاہئیے جو تمام مخلوق کا مشکل کشا اور حاجت روا ہے اور اسلام سے پہلے بھی جملہ اقوام عالم نے توحید کے اس زرین اصول کو بھلا دیا تھا، بعض اقوام اعلانیہ شرک میں گرفتار تھیں جس طرح کہ اہلِ بدعت بریلوی مُلّاؤں کا رویہ ہے، بعض زبان سے توحید کا اقرار کرتی تھیں لیکن ان کا طرزِ عمل مشرکانہ تھا اس عالمگیر خرابی کی اصلاح کے لیے اللہ تعالےٰ نے سرزمینِ عرب میں (جو شرک و بدعت اور بت پرستی کی جملہ اصناف و اقسام کا مرجع تھی) خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سردارِ دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اور چونکہ آپؐ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کی معرفت دُنیا کو عالمگیر اور دستور العمل عطا فرمایا جسے ہم قرآن مجید کہتے ہیں جس طرح امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب ہدایت نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حکمت بالغہ اور مشیتِ نافذہ نے اپنے دین کو کامل کر دیا، یعنی انسان کو نجات اور فلاح کیلئے جن جن حقائق اور معارف سے آگاہ ہونا ضروری تھا وہ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت قرآن کریم میں بالوضاحت بیان فرما دیئے، تو چونکہ

اب کوئی بات باقی نہیں رہی اور کوئی مزید ہدایت نازل نہیں ہو گی اس لیے قرآنِ مجید خاتم الکتب ہے، اور جب کوئی پیغام بھیجنا نہیں تو پھر آئندہ کسی پیغمبر کی بھی ضرورت نہیں، اور قرآن کریم نے توحیدِ الٰہی کا بیان اس جامعیت اور وضاحت کے ساتھ کیا ہے کہ نہ سابقہ کتب میں اس کی نظیر ملتی ہے اور نہ عقلِ انسانی اس پر کچھ اضافہ کرسکتی ہے، اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ کا اس قدر اعلیٰ اور ارفع تصور پیش کیا ہے کہ اس سے بالاتر تصور عقلِ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور قرآنِ مجید کا پیغام عالمگیر ہی نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے ہے، اور جو اہتمام شرک کو مٹانے اور توحید کو قائم کرنے کے لیے قرآنِ مجید نے کیا ہے تمام دنیا کی کتابیں اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں، اور قرآنِ کریم اعلان فرماتا ہے :۔

لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (پ ۱۷)

(ترجمہ) "یعنی اگر زمین و آسمان میں اللہ تعالےٰ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو اُن (زمین و آسمان) میں فساد برپا ہو جاتا۔"

سورۂ اخلاص میں بھی اسلامی توحید کا جامع اور مانع تصور پیش کیا گیا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

(ترجمہ) "(اے رسول) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اور بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا، اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، اور نہ کوئی ہستی اس کی ہمسری کا دعویٰ کرسکتی ہے۔"

بھاگتے کیوں ہو؟

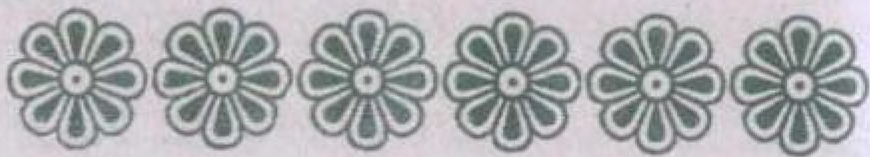
کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ آغا شورش کاشمیری جو فوت ہو گئے ہیں تو اب ہمیں للکارنے والا کوئی نہیں رہا ہم ایک دفعہ پھر آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ہی رضا خانی مولویوں کو للکارتے ہیں اگر ان میں ہمت ہے تو ہمارے سامنے آئیں

بریلی کے بتو! نام خدا سے بھاگتے کیوں ہو
خطا کے بعد انجام خطا سے بھاگتے کیوں ہو
اگر تم پاک داماں ہو تو میدان میں چلے آؤ
مواعظ بیچنے والو وغا سے بھاگتے کیوں ہو
اگر قربانی وایثار کی راہوں سے واقف ہو
تو پھر فرمانِ تسلیم ورضا سے بھاگتے کیوں ہو
گھروں کی چار دیواری میں غُرّانے سے کیا حاصل
قضا اگر رہے گی اب قضا سے بھاگتے کیوں ہو
اسی پر ہے مدارِ انقلابِ کرۂ ارضی
ہم ایسے باغیوں کے نقشِ پا سے بھاگتے کیوں ہو
اُگلنا ہی پڑے گا ظالمو! اب تر نوالوں کو
غریبوں کے غضب کی ابتدا سے بھاگتے کیوں ہو
ادائے انقلابِ مہر ومہ پہچاننا ہو گی؟
ہوائے گردشِ ارض وسما سے بھاگتے کیوں ہو

وفا کی آڑ لے کر جب وفا کی پرورش کی ہے
تو پھر اس جرم پر اپنی سزا سے بھاگتے کیوں ہو

یقیں رکھو قیامت وقت سے پہلے بھی آتی ہے
فقیہو! پرسشِ روزِ جزا سے بھاگتے کیوں ہو

نہ اِس سے حشر اُٹھے گا نہ اس سے برق کوندے گی
ہم ایسے ناتوانوں کی نوا سے بھاگتے کیوں ہو



ہم خدا ہیں

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ بزرگ خدائی دعویٰ کر سکتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :۔

"حضرت احمد نافعی جامعی زندہ فیل نے فرمایا ہم خدائے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں" (فوائد فریدیہ صـ۷۹)

اہلِ سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین سے اس قسم کی باتیں ہرگز منقول نہیں ہیں، اس قسم کی تمام غلط باتیں رضاخانیوں نے بزرگانِ دین کی طرف منسوب کر کے اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ بزرگانِ دین اس قسم کے ابلیسی دعوے نہیں کیا کرتے۔

اللہ تعالیٰ مُشرک ہے

رضاخانیوں کا ربّ ذوالجلال کے بارے میں نجس عقیدہ ملاحظہ فرمائیں کہ :۔

"حقیقی موحد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہٗ ہے" (فوائد فریدیہ صـ۸۲)

قارئینِ کرام! رضاخانیوں نے شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر اور خالقِ کائنات سے بے پرواہ ہو کر کہا ہے کہ خدا تعالیٰ خود مشرک ہے۔ (العیاذ باللہ)

شیطان موحّد ہے

رضاخانی مذہب کے مطابق (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ تو مشرک ہے ہی لیکن شیطان ملعون پکا موحد ہے، چنانچہ رضاخانی ملاں احمد یار گجراتی اپنی تفسیر "نور العرفان" میں لکھتے ہیں :۔

ہے شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحد ہے ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی (حضرت) آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ تحیۃ نہ کیا۔" (نور العرفان صد ۴۱۱)

حضرات! یہ ہے بریلویت کی تعلیم کہ رب ذوالجلال کو مشرک کہو اور شیطان ملعون کو پکا موحد سمجھو، یہ کافرانہ روش نہیں تو اور کیا ہے۔

خدا کے دامن میں کچھ نہیں

رضاخانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے خالی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مانگنا فضول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس سوائے وحدت کے کچھ نہیں، اور سب خزانے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبضے میں ہیں، اسی لیے نبی علیہ السلام سے مانگیں گے اور وہ سب کچھ عطا کرنے کے مکمل اختیارات رکھتے ہیں۔

شعر ملاحظہ ہو ؎

اللہ کے دامن میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ تمہیں لینا ہے لے لو محمدؐ سے!

بحوالہ رضاخانی امت اپنے آئینہ میں صد ۲۰

قارئین کرام! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک کو اس خالق کائنات سے مانگنے کی تعلیم دی کہ جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میں مالک کونین سے مانگتا ہوں اور تم بھی اسی مالک کونین سے مانگو وہی عطا کرنے والا ہے اور سب خزانے خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں ہر وقت اسی سے مانگو۔

اہل سنت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ رب ذوالجلال کے سوا کوئی داتا نہیں

سب مخلوق خدا تعالیٰ کی محتاج ہے خدا تعالےٰ کسی کا محتاج نہیں اور جہاں خدا تعالےٰ کے اختیارات میں حکومت دنیوی دینا یا چھین لینا، فتح یا شکست دینا ثابت ہے وہاں مال و اولاد عطا کرنا یا نہ کرنا، تنگی و فراخی اور رزق دینا بھی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو پھر مخلوق کے آگے دستِ سوال دراز کیوں؟

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب سے مانگتا ہوں اور وہ مجھے عطا فرماتا ہے اور تم بھی خدا تعالےٰ سے مانگو، وہ ہی رازق ہے۔

حق تعالےٰ کا ارشاد ہے :-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o (پ ۳)

(ترجمہ) "تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو دیوے جس کو چاہے سلطنت اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے، تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرے دن کو رات میں اور تو نکالے زندہ کو مُردہ سے اور نکالے مُردہ کو زندہ سے اور تو رزق دے جس کو چاہے بیشمار"

اور پھر ارشاد ہوتا ہے :-

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ (پ ۲۵)

(ترجمہ) "اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے"

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (پ۲۲)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔"

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (پ۲۵)

(ترجمہ) "آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لیے چاہتا) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔"

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (پ۲۵)

(ترجمہ) "اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا اور اپنی رحمت (یعنی بارش) کی برکت کو پھیلا دیتا ہے اور وہ کارساز سزاوارِ تعریف ہے۔"

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۝ (پ۱۲)

(ترجمہ) "اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔"

أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ (پ۲۹)

(ترجمہ) "کون ہے وہ شخص جو تم کو رزق دے گا اگر خدا ہی اپنا رزق

بند کر لیوے۔"

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۔ (پ۲۰)

(ترجمہ) "پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اُسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو۔"

اور اگر اب بھی اہل بدعت کی آنکھیں نہیں کھلیں تو مزید سنیئے! قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے :۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ (پ۲۱)

(ترجمہ) "کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے، بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوگیا کہ جب بھی مانگو تو خدا تعالےٰ سے مانگو وہ تمام مخلوق کو رزق دینے والا ہے اور اپنے بندوں کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے، اور بریلویوں کا عقیدہ شریعتِ محمدیؐ کے خلاف ہے۔

بریلویوں کی حق تعالیٰ سے بغاوت

ایک رضاخانی محمد احمد رضا خاں بریلوی کی مدح میں یوں غُلو سے کام لیتا ہے ؎

نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا کا

(مدائح اعلحضرت ص۲۵)

ایک اور غالی مُرید پیر جماعت علی کی مدح میں یوں فرماتے ہیں ؎

گر ستائیں گے نکیرین لحد میں شاہا
اُن کو دکھلا دوں گا صورت تیری

(از اشتہار شائع کردہ انجمن حزب النعمان لاہور)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغیو! اگر قبر میں تمہارا خدا اور رسول احمد رضا خاں ہوگا تو دنیا کے ایمان کو جھوٹے دعووں سے برباد مت کرو، میرے سُنّی بھائیو! ان ایمان کے لٹیروں کا اندازہ کریں کہ کس طرح سے سادہ لوح مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دھوکہ دیا جارہا ہے، کیا مذکورہ بالا شعر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتے ہوئے اغیار کے سایہ کی پناہ نہیں لی (العیاذ باللہ) حالانکہ نکیرین قبر میں نہایت سختی کے ساتھ سوال کریں گے، پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ دوسرا سوال مَا دِیْنُكَ تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ۔ مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّیَ اللّٰہُ میرا رب اللہ ہے" اور دوسرے سوال کا جواب دے گا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب دے گا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (بہار شریعت ص۲۷، مصنف رضاخانی امجد علی اعظمی)

کیا پہلا سوال جو مذکورہ اشعار میں واقع ہے وہ ان مولوی صاحب کے (جو ان کے ہی ہم مذہب ہیں) کی تصنیف کے مطابق ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں، تو یہ تضاد بیانی کیوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے بغاوت کیوں؟ اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ قبر میں کوئی بھی نسبت کام نہیں دے گی، صرف اور صرف اعمالِ صالحہ کام آئیں گے، اگر اعمال اچھے ہیں تو قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور اگر اعمال بُرے ہیں تو قبر جہنم کے گڑھوں میں سے

ایک گڑھا ہے، اور رضا خانی عقیدہ ہے کہ قبر میں احمد رضا خاں اور پیر جماعت علی اپنے اپنے متبعین کو عذاب سے چھڑالیں گے۔ ایسا نجس عقیدہ رکھنے والے کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور رضا خانی جن کو قبر میں اپنا شافع مانتے ہیں وہ انشاءاللہ خود عذاب الیم کی لپیٹ میں ہوں گے، اور یہ بھی یاد رہے کہ جو عذاب الیم کا مستحق ہوگا اس کی خوراک خون اور پیپ ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مشرکانہ عقائد سے بچا کر شریعت اسلامیہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ حضرت علیؓ کے روپ میں

رضا خانی زری محمد یار گڑھی والا اپنی تصنیف "دیوانِ محمدی" میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین پر حضرت علیؓ کے روپ میں ظاہر ہوا، شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

نورِ خدا بگشت عیاں صورتِ علیؓ

بے اختلاط آب و گِل یا علی مدد

(دیوان محمدی ص۷۰)

اس شعر سے ثابت ہوا کہ بریلوی امت حضرت علیؓ کی صورت میں حق تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے قائل ہیں اور حضرت علیؓ کے اختلاط آب و گل سے پیدا شدہ سے منکر ہیں اس لیے انہیں حاجت روا اور مشکل کشا اور دافع رنج و بلا مانتے ہوئے مصیبت کے وقت پکارتے ہیں۔

حضرت علیؓ دافع رنج و بلا

اے فخر ہر نبی و ولی یا علی مدد علام ہر خفی و جلی یا علی مدد

ہر مشکل کہ حل نہ شود از تو حل شود
حلالِ مشکلاتِ کُلی یا علیؓ مدد

در ظلِّ لطیفِ عام تو عالم پناہ یافت
ظلِّ خدائے بے بدلی یا علی مدد

اے منتہائے جملہ سلاسل چہ گو ئمت
دانائے راز جز و کُلی یا علی مدد

امداد یا علی مدد اے مرتضےٰ علی
اے یا علی علی ولی یا علی مدد

فریاد و زار بیم نگر دلطفِ کُن شہا
من بلبلم تو پاک گلی یا علی مدد

(دیوانِ محمدی ص۱۵)

تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بغیر کوئی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں اور نہ ہی حق تعالےٰ کے سوا کوئی سجدے کے لائق ہے اور نہ ہی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی علاّم الغیوب ہے اور مخلوق کو مافوق الاسباب میں پکارنا اور مدد طلب کرنا شرک ہے، اور حق تعالےٰ کا فیصلہ ہے کہ میں مُشرک کو کبھی بھی نہیں بخشوں گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں شرک سے بچائے اور سنتِ رسولؐ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خدا تعالیٰ کوٹ مٹھن کی گلیوں میں

خرام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا
محمد مصطفےٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے
تو بے رنگی میں اصورت رہتا مٹھن کی گلیوں میں

احد احمد ہے لیکن میم کے پردے میں آیا ہے
پہن کر یا کا پردہ فرو پھرتا مٹھن کی گلیوں میں

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو پھر عریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

بھلا کیوں کوٹ مٹھن کو میں ہر دم یاد رکھتا ہوں
کہ میرا میٹھا میٹھا یار پھرتا مٹھن کی گلیوں میں

مجھے گر یاد کرنا ہو تو یونہی یاد کر لینا
ہمارا اک محمد یار رہتا مٹھن کی گلیوں میں

(دیوانِ محمدی ص ۱۶۴، ۱۶۵)

مذکورہ بالا اشعار کا مطلب بالکل واضح ہے اور یہ بھی کوئی عقیدہ ہے کہ یہ کہنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں خدا تعالیٰ کوٹ مٹھن کی گلیوں میں گھوم رہا تھا اور کبھی یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے عریاں پھر رہا تھا، کوٹ مٹھن کی گلیوں میں اور فاراں کی چوٹیوں پر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہوا، پھر یہ کہتے ہیں کہ

حقیقت میں وہ خدا تھا جو کوٹ مٹھن کی گلیوں میں محمد یار گڑھی والے کی شکل میں چکر لگا رہا تھا۔ تو اس میں سراسر رب ذوالجلال کی توہین ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی ناپاک جسارت سے بچائے۔ آمین

محمد یار گڑھی والا خدا کے عرش پر

رضاخانی ملاں محمد یار گڑھی والا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب میں خدا تعالیٰ کے عرش پر مستوی ہوں، شعر ملاحظہ ہو ؎

بدرگاہ شہ اجمیر جائے کردہ ام پیدا
کہ بر عرش خدا من استوائے کردہ ام پیدا
(دیوان محمدی ص ۲۹)

لیکن حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ (پ ۱۶)

(ترجمہ)۔ (یعنی خدا نے) رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔

اللہ والوں کی سجدہ گاہ

ہر نقش پائے فرو ما مسجود مردان خدا
جز سجدہ ایں پاک در ہرگز نہ شد تسکین ما
(دیوان محمدی ص ۳۲، ۳۳)

مذہب اسلام کا اصول ہے اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی شخص کے لیے یا کسی فقیر کی چوکھٹ یا قبر پر سجدہ نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز

ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔

علاوہ ازیں بریلوی امت کا یہ عقیدہ کہ ہمارے پیر صاحب کا ہر نقش پا اللہ والوں کی سجدہ گاہ ہے اور اس پاک در کا سجدہ کیے بغیر ہماری تسکین نہیں ہوتی، اور یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور دین اسلام میں غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں، سجدہ کے لائق صرف حق تعالیٰ کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ مختارِ کل نہیں

رضا خانی مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ مختارِ کل نہیں کیونکہ وہ مختارِ کل اس وقت ہو سکتا تھا جب رضا خانیوں کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا بنا دیتا اور خود کسی خانقاہ شریف میں چھپ کر کنارہ کش ہو جاتا، چنانچہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ :-

(۱) "اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرما دیتا۔"
(الملفوظات احمد رضا جلد ۲ صفحہ ۴۳)

(۲) "حضور علیہ السلام کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں، ہو ہی نہیں سکتا۔" (ملفوظات جلد ۲ ص ۶۶)

(۳) "الوہیت ہی وہ کمال ہے جو زیر قدرت ربانی نہیں۔"
(ملفوظات جلد ۲ ص ۴۳)

(۴) خدا کرتا جو تحت مشیت   خدا ہو کے آتا یہ بندہ خدا کا
(بحوالہ مذکور)

قارئین کرام! یہ ہیں رضاخانی کہ رب ذوالجلال کو مختار کل نہیں مانتے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام کو مختار کل مانتے ہیں، حالانکہ مخلوق کے بارے میں مختار کل کا عقیدہ رکھنا سراسر جہالت ہے۔

رضاخانیوں کا عقیدۂ توحید

رضاخانی مذہب کے پیر دکار محمد یار گڑھی والے کا توحید باری تعالیٰ کے متعلق ناپاک عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:۔

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغاباز نہیں

(دیوان محمدی ص۱۹)

مذکورہ بالا شعر میں لفظ محمد دو مرتبہ آیا ہے، تو شعر میں پہلے محمد سے مراد محمد یار گڑھی والا اور دوسرے محمد سے مراد امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ تو شعر کا مطلب واضح ہے کہ اگر محمد یار نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مان لیا تو سمجھو پکا سچا مسلمان ہے ورنہ دغاباز لوگوں میں شمار ہوگا، یہ ہے رضاخانی مذہب کی توحید خالص کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہا کرو۔ (العیاذ باللہ)

اس غلط عقیدے کی تصدیق رضاخانی مُلاں احمد سعید کاظمی نے کی کہ یہ عقیدہ بالکل درست ہے اور ایسا شخص عاشق رسول ہے۔ لیکن اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قطعاً یہ نہیں فرمایا کہ مجھے خدا کہا کرو یا مجھے خدا تعالیٰ کے مقام پر پہنچا دو بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انسان ہوں، جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے:۔

عن ابی ہریرۃؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حتی تنتفخ قدماہ فان فقیل لہ تفعل ھذا وقد جاءک ان اللہ تعالیٰ قد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ (شمائل ترمذی ص۱۹)

تو اس حدیث پاک میں یہ الفاظ قابلِ غور ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا افلا اکون عبدًا شکورًا، کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

تو معلوم ہوگیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہیں، اور یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ اہلِ بدعت امام الانبیاء سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول کہنے کی بجائے علی الاعلان خدا کہتے ہیں لیکن اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ جس طرح ربِ ذوالجلال اپنی خدائی میں لاشریک ہے تو اسی طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مصطفائی میں وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ ہیں، لیکن بریلویوں کا عقیدہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔

مصطفیٰ یا خدا

ـه خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے
جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے

(دیوانِ محمدی ص۱۲۵)

ہر مسلمان کلمہ شہادت میں یہ پڑھتا ہے وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ "یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور اُس کے رسول ہیں"...... لیکن بریلویوں کا اس شہادت پر ایمان نہیں ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ خدا کے بندے نہیں بلکہ خود خدا ہیں۔

حمدُ اللہ

> **نوٹ:-** رضاخانیوں کا عقیدہ آپ نے پڑھ لیا، اب لگے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے بارے میں علماء حق کا عقیدہ بھی پڑھتے جائیں۔

یا الٰہی! خالقِ ہر دو سرا تو ہی تو ہے — پاسبان و حافظِ مَا فِیہا تو ہی تو ہے

ظاہر و باطن ہے تو ہی اوّل و آخر ہے تو — عدل گستر داورِ روزِ جزا تو ہی تو ہے

مورِ بے مایہ سے لے کر تا سلیمانِ زماں — ساری مخلوقات کا حاجت روا تو ہی تو ہے

یَا رَحِیْمُ، یَا کَرِیْمُ، یَا عَلِیْمُ، یَا حَکِیْمُ — لائقِ ہر حمد و ہر مدح و ثنا تو ہی تو ہے

شافیٔ درد و الم ہے رافعِ ہر رنج و غم — دافعِ کرب و بلا، قحط و وبا تو ہی تو ہے

ایک تو ہے ذاتِ واحد غوثِ اعظم دستگیر — یا علیٔ یا ولیٔ مشکل کشا تو ہی تو ہے

تو سخی داتا ہے شاہا تو کریم "گنج بخش" — صاحبِ جود و کرم کانِ عطا تو ہی تو ہے

تیرے بندوں کے لیے موزوں نہیں تیری صفات — بندے حاجتمند ہیں حاجت روا تو ہی تو ہے

لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ سُبْحٰنَکَ اَللّٰہُ اَحَد

سب شریکوں سے مبرا اے خدا تو ہی تو ہے



لہٰذا اہلِ بدعت کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کی عقل کا جنازہ نکال دیا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی اور خدائی اختیارات

؎ اے مرے بغداد والے غوثِ پاک — اے مرے گھر کے اُجالے غوثِ پاک
ہم بدوں کو بھی نبھالے غوثِ پاک — اپنے دامن میں چھپالے غوثِ پاک
نامرادوں کو مرادیں دیجئے — کر رہے ہیں آہ و نالے غوثِ پاک
دستگیرا عیب پوشِ بندگاں — بندہ در کو نبھالے غوثِ پاک
ٹھوکریں کھاتے رہیں گے کب تک یہاں — آستانہ پر بُلالے غوثِ پاک
گلشنِ بغداد ہو اور یہ گدا — حسرتیں دل کی نکالے غوثِ پاک
مجھ نکمے کے عمل پیرانِ پیر — سب تمہارے ہیں حوالے غوثِ پاک
بیکسوں کا کون ہے پُرسانِ حال — تو ہی پالے یا نہ پالے غوثِ پاک
ہیں چلا کشتی بھنور میں آگئی — ناخدا۔ بہر خدا لے غوثِ پاک
اولیاء، ابدال، اقطاب جہاں — تجھ سے پلتے ہیں قُبالے غوثِ پاک
کیا مشیت ہے فنا ہوتا نہیں — کیسے بیڑا اس نے ڈالے غوثِ پاک
چور کو ابدال تم نے کر دیا — ہر تر والے را کملے غوثِ پاک
بارِ عصیاں کو اُٹھالے غوثِ پاک

(باغِ فردوس ص ۳۸، ۳۹)

؎ شاہِ جود و سخا غریب نواز — میرے مشکل کشا غریب نواز
اس طرف بھی ذرا کرم کی نظر — ہے لگا آسرا غریب نواز
ہر گھڑی فیضِ عام ہے تیرا — واہ کیا ہے عطا غریب نواز

در بدر کیوں تکیں کسی کا منہ — جب ترا در ہے وا غریب نواز
ہم تو مانگیں گے مانگے جائیں گے — جم گیا بسترا غریب نواز
بھیک خواجہ ملے بھکاری کو — منتظر ہے گدا غریب نواز
تیرے در سے بھلا پھروں خالی — جب نہ کوئی پھرا غریب نواز
والیٔ ہند یا معین الدین — المدد سیدا غریب نواز
تیری چوکھٹ پہ سر جھکاتے ہیں — اُونچے اُونچے سدا غریب نواز

دردمندوں کی چارہ سازی کو
وا ہے دارالشفا غریب نواز

(باغ فردوس ص ۳۳، ۳۴)

مرا حامی مرا مشکل کشا بغداد کا دُولہا
مرا حاجت روا، عقدہ کشا۔ بغداد کا دُولہا
اُسے کیا خوفِ محشر جس کے سر پر سایہ گستر ہوں
جناب آلِ رسول، احمد رضا بغداد کا دُولہا
بھٹکتا پھر رہا ہوں چار سُو مقصود کی خاطر
اُڑا لے جا جہاں ہے اے صبا بغداد کا دُولہا
قیامت میں مجھے وزنِ عمل خوف ہو تو یہ
سر میزاں مدد پر ہے تُلا بغداد کا دُولہا
دلِ مضطر نہ ہو مایوس لا کشکول جلدی سے
لے سُن دے رہا ہے کیا ندا بغداد کا دُولہا

(باغ فردوس ص ۱۲)

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں غوث الاغواث

ڈوبی ناؤ و نکو تِرا دیتے ہیں غوث الاغواث

میرے سرکار کی مٹھی میں ہیں عالم کے قلوب

دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں غوث الاغواث

جس نے یا غوث مصیبت میں پکارا دل سے

کام سب اس کے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث

اولیاء ان کے قدم لیتے ہیں سر پر اپنے

ناز کرتے جو قبا دیتے ہیں غوث الاغواث

لوح محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل

مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث

قہر ایسا کہ جدا چیل کا سر تھا دھڑ سے

مہر ایسا کہ اُڑا دیتے ہیں غوث الاغواث

ٹال دیتے ہیں اجل خواب دکھا کر آقا

اصل کی نقل دکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

یا مغیث الفقراء بھیک ہمیں بھی مل جائے

دیر سے در پر صدا دیتے ہیں غوث الاغواث

نام لیوا لحد میں کوئی گھبراتا ہے

تھپکیاں دے کے سُلا دیتے ہیں غوث الاغواث

قادریوں سے نکیرین بھلا کیا پوچھیں

کلمہ پاک سکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

(باغ فردوس صفحہ ۲۵، ۲۶)

کروں وصف کیا میں رقم غوثِ اعظم — قلم ہے ندامت سے خم غوثِ اعظم

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں — عیاں تم پر سب بیش و کم غوثِ اعظم

بچانا ہمیشہ بُری خصلتوں سے — مجھے اے جمیل الشیم غوثِ اعظم

بھکاری کھڑے آسرا تک رہے ہیں — ملے بھیک عالی ہمم غوثِ اعظم

یہی کیمیا ہے کہ ہو پاس جس کے — تری خاک پاکِ قدم غوثِ اعظم

مُرادوں کے بر لانے والے دوہائی — نہیں تاب رنج و الم غوثِ اعظم

گدائی ملے تیرے در کی تو جانوں — کہ رکھتا ہوں جاہ و حشم غوثِ اعظم

مجھے قیامت میں تیرا سہارا — رہے لاج رکھنا بھرم غوثِ اعظم

ترا نام لے کر جو نعرہ لگایا — مُہم سر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم

تری شان کیوں نہ ہو ارفع و اعلیٰ — ہے سر سربلندوں کا خم غوثِ اعظم

نہ جلائے گا دوزخ میں بندہ تمہارا — یقیں ہے خدا کی قسم غوثِ اعظم

عمل تو نہ جیسے رضا کا ہوں بندہ — بس یہی ہے وجہ اتم غوثِ اعظم

مری لاش کو ڈال دو رہگزر میں — کہ پڑ جائے خاکِ قدم غوثِ اعظم

لرزتا ہے خورشید ہیبت سے تیری — ہے محتاج مہر و کرم غوثِ اعظم

سلامی کو آتے ہیں ڈرتے جھجکتے — مہ و مہر دونوں بہم غوثِ اعظم

محبت نہ ہو دل میں تیری تو بیشک — ہے یکساں وجود و عدم غوثِ اعظم

ملا حکم اچھوں کو جنت میں جائیں — تو عاصی پکارے کہ ہم غوثِ اعظم

عدد نامِ اقدس کے دو تو ملائے — ہوئی گیارھویں لاجرم غوثِ اعظم

کہ یوں بارھویں گیارھویں ہو رہی ہے — کیا آٹھ کو کالعدم غوثِ اعظم

فنا قلب سے جب ہوئے سارے نقطے — صدا دل رضا نے منم غوثِ اعظم

حضر میں سفر اس لیے ہے رضا کا — رہے قرب خیر الامم غوثِ اعظم

محرم صفر پھر مبارک مہینہ   ہوئے خوب یکجا باہم غوث اعظم

مبارک ہو رضوی تمہیں بزم رضوی
طفیل شفیع اُمم غوث اعظم

(باغ فردوس ص ۴۰، ۴۱)

اہل سنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حق تعالےٰ کے سوا کوئی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اللہ تعالےٰ کے سوا مدد گار ہے" اور نہ ہی کوئی مشکل کشا اور حاجت روا ہو سکتا ہے، قرآن کریم کا ارشاد ملاحظہ ہو:۔

(۱) وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (پ۷)

(ترجمہ) "اور اگر خدا تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت (اور راحت) عطا کرے تو (کوئی اس کو روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے"

ارشاد ہوتا ہے:۔

(۲) وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۝ (پ۲۱)

(ترجمہ) "اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں سے اپنے پروردگار سے شرک کرنے لگتا ہے"

(۳) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ (پ۱۴)

(ترجمہ) اور خدا کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (کسی اور طرح کا) مقدور رکھتے ہیں۔

رضاخانیوں کا عقیدہ قرآن کریم کے ساتھ متصادم ہونے کی وجہ سے مردود ہے، کیونکہ رضاخانی حق تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کو مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں، اور خالق کائنات کا در چھوڑ کر مخلوق سے مانگنا حماقت ہے۔

اللہ تعالیٰ امداد کرتا ہے یا غوث؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہر جگہ حاضر ہو کر اپنے عقیدتمندوں کی امداد کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں:۔

غوثِ اعظم بمنِ بے سروساماں مددے ۔۔۔ عرض ہر ایک کئے جائے گا بردا تیرا

(مدائح اعلحضرت ص۲۸)

سگِ ناکارہ ہوں مجرم ہوں سیہ کار مگر ۔۔۔ دستگیری کو مری سید جیلاں ہو گا

(باغ فردوس ص۸)

خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر غیروں سے امداد مانگنا بہت بڑی رسوائی ہے۔

رضاخانی مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں

(۱) اگر تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی مشکلات حل کر سکتی ہے تو بتایئے کہ سائل اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میلوں کے فاصلے پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے؟

(۲) بالفرض اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلے پر آواز سن سکتا ہے تو

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دُنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں؟ مثلاً اسرائیکی والا سرائیکی میں مشکل حل کرے گا، اسی طرح جرمن جرمنی زبان میں، انگریز انگریزی زبان میں اور پٹھان پشتو میں آواز دے گا، اور پردا ہی زبان بولنے والے پردہی میں پکاریں گے، اور بلوچی زبان بولنے والے اپنی زبان میں اپنی حاجت پیش کریں گے، وغیرہ وغیرہ

(۳) اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ ہستی ہر زبان سے واقف ہے، تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں گے، تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سن اور سمجھ لے گا یا اس کے لیے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی۔

(۴) کیا اس ہستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے، اگر کبھی نیند آتی ہے تو ہمارے پاس ایک لسٹ ہونی چاہیئے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں بھی سنتا ہے؟

(۵) ایک شخص بولنے سے قاصر ہے، وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے، تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟

(۶) انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالےٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر (وہ ہستی) ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ تعالےٰ کی کیا حاجت؟

(۷) اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں تو ہو سکتا ہے کہ کچھ

مشکلات حل کرنے کا ذمہ خدا نے اٹھایا ہو اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں، ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہیئے کہ کون کون سی مشکلات خدا تعالےٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کون سی مشکلات غیر اللہ حل کرسکتا ہے تاکہ سائل اپنی مشکل اُسی کے سامنے پیش کرسکے جو اُس کے حل کرنے پر قادر ہو۔

(۸) کیا خدا کے سوا جو، ہی مشکلات سے نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کرسکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے؟

(۹) بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات میں ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا ہے۔ بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر تو دونوں میں سے کون سی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے گی؟

(۱۰) کسی بھی برگزیدہ یا گنہگار ہستی کا جنازہ پڑھنا ہو تو اس کی بخشش کے لیے اللہ تعالےٰ کو آواز دی جائے یا مشکل کشا کو؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ



ذکرِ فرید ذکرِ خدا ہے

رضاخانی ملّاؤں کا عقیدہ ہے کہ پیر فرید کا ذکر کرنا حقیقت میں خدا تعالےٰ کا ذکر کرنا ہے، مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں :-

اُمّ الکتاب ہے رُخِ زیبا فرید کا
کیا خوب فاتحہ ہے کتابِ مجید کا
تختِ فرید تخت ہے ربِّ فرید کا
نقشہ کھچا ہُوا ہے یہ عرشِ مجید کا
سُنتے ہیں دیکھتے ہیں سمیعؒ و بصیر ہیں
مُنکر کو ہے وعید عذابِ شدید کا
ذکرِ فرید ذکرِ خُدا ہے خُدا گواہ
ہے فَاذْکُرُوا میں تذکرہ ذکرِ جدید کا
اَبْعَدُ بعید سب کہیں یَا اَیُّھَا الفرید
ہاں فرق اُٹھ چکا ہے قریب و بعید کا
میخانۂ فرید میں مستوں کی دھوم ہے
مستانہ ہو رہا ہے زمانہ فرید کا
بس یا فرید کہتے ہی جنت ملی ہمیں
اللہ ڈھونڈتا ہے بہانہ فرید کا
آیات بیّنات ہیں مکھڑا فرید کا
دیدارِ کردگار ہے چہرا فرید کا

انور ہے آفتاب سے ذرہ فرید کا
کھلتا نہیں کسی سے معمّا فرید کا

تفسیر والضحٰی ہے تجلّی فرید کا
تصویرِ مصطفٰے ہے نظارا فرید کا

جب تک سکون و گردشِ ارض و فلک رہے
بجتا رہے الٰہی نقّارا فرید کا

دریائے بے کنار ہے قطرہ فرید کا
ملتا نہیں کسی کو کنارا فرید کا

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

غیروں کے در پر جانے کی حاجت نہیں رہی
کافی ہے ہم کو ایک سہارا فرید کا

(دیوان محمدی ص ۱۲۳، ۱۲۴)

خدا کا ذکر ہو یا پیر کا؟

رضاخانی امت کا عقیدہ ہے کہ ہر وقت خدا تعالےٰ کا ذکر کرنے کی بجائے ہر وقت پیر فرید کا ذکر کرنا چاہیئے کیونکہ اسی میں دونوں جہان کی کامیابی ہے اور اسی کا نام حقیقت میں اسم اعظم ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

اسم اعظم پاک یا فرید   کیمیا بود و عیانے می کنم
یا فرید و یا فرید و یا فرید   ہر زماں وردِ زبانے می کنم

(دیوانِ محمدی، ص ۲۷)

قارئینِ کرام! قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، جیسا کہ حق تعالیٰ نے فَاذْكُرُونِي فرمایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ گرامی سے بھی یہی تعلیم ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں مجنون سمجھنے لگیں۔ سب سے پہلے ہم قرآنِ پاک کی آیات پیش کرتے ہیں کہ جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہر وقت اور ہر لمحہ خالقِ کائنات کا ذکر کرنا چاہیئے، حق تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

(۱) وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي۔ (ترجمہ) میرے ذکر میں کمی نہ کرو۔

(۲) وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ۔

(ترجمہ) اور یاد کر اپنے رب کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب بھڑ و کسی (کافر) فوج سے تو (مقابلہ میں) ڈٹے رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مراد پاؤ۔

(۴) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔

(ترجمہ) اور اپنے رب کا نام لیتا رہ اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جا۔

(۵) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ٥

(ترجمہ) اور صبح شام اپنے پروردگار کا نام لیتا رہ۔

(۶) وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥

(ترجمہ) اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

(۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ٥ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ٥

(ترجمہ) تُو تسبیح بیان کر اپنے رب کی اور بن جا سجدہ کرنے والوں میں سے، اور عبادت کیے جا اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھ کو موت آ جائے۔

(۸) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط

(ترجمہ) اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے۔

(۹) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ٥

(ترجمہ) اور (یوں) کہو کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار ہے اس کی بڑائی بیان کر بڑا جان کر۔

اور نصِ قطعی سے یہ ثابت ہے کہ جو اللہ تعالٰی کے ذکر سے منہ موڑے اُس کے لیے عذاب شدید ہے۔

ذکرِ خدا نہ کرنے والے کیلئے عذابِ شدید ہے

وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ط

(ترجمہ) اور جو کوئی منہ موڑے اپنے رب کی یاد سے وہ ڈال دے گا اُس کو چڑھتے عذاب میں۔

قرآنِ کریم کا انتباہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ

ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! نہ غافل کردیں تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے اور جس نے ایسا کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوا) تو یہ لوگ ٹوٹے ہوئے ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(ترجمہ) ان پر قابو پالیا ہے شیطان نے سو بھلادی اُن کو خدا کی یاد یہ لوگ شیطان کی جماعت کے لوگ ہیں، خبردار! شیطان کی جماعت والے ٹوٹا (خسارہ) بھگتنے والے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ آیت منافقین کے بارے میں اتری ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ یادِ خدا کو بھولے ہوئے ہیں وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔

اب رضاخانی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ ان کا شمار کن لوگوں میں سے ہے۔

غیر اللہ کے سامنے سجدہ جائز ہے

رضاخانی مذہب کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا غیروں کے دروازے پر پیشانی رگڑنا جائز ہے، شعر ملاحظہ ہو:۔

کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے
ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ اجمیری کے در کے

(دیوانِ محمدی ص ۱۳۶)

مذکورہ شعر میں رضاخانی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو کو سجدہ نہیں کریں

گے، کیونکہ رضاخانی شریعت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ کرنا جائز نہیں، لہٰذا ہمیں خواجہ اجمیر شریف کے در پر سجدہ کرنا کافی ہے اور جب سب مرادیں اجمیر شریف کے در سے پوری ہوتی ہیں تو ہم کیونکر اللہ تعالیٰ کے آگے اپنی عزت والی پیشانی رگڑیں، اور اس کے ساتھ ساتھ رضاخانی عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام مختارِ کل ہیں جو چاہیں کریں اور ہر جگہ حاضر ہو کر اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں، لیکن مذہب اسلام اس باطل عقیدے کی مذمت کرتا ہے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں، سجدہ عبادت ہے اور عبادت حق تعالیٰ کے سوا کسی کی جائز نہیں، پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ "اے اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا تھا" تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے ثابت ہوا کہ مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو علمِ غیب دیا ہے

رضاخانی مُلّاں مفتیٔ اعظم احمد یار گجراتی خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے ابلیس کے علمِ غیب کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ:۔

"معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علمِ غیب دیا ہے کہ اُس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے، جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیئے، نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری" (تفسیر نور العرفان ص۱۵۳)

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ رضاخانی ابلیسی آئین کے پیروکار ہیں تب ہی تو یہ لوگ ابلیس کے علمِ غیب کا کھلم کھلا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ

رضاخانیوں کی چالوں سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آمین

خدا کن کو اور کہاں ملتا ہے؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ملاحظہ کریں کہ خدا کسی کو اُس وقت تک نہیں مل سکتا جبتک وہ بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضر نہ ہو جب بندہ وہاں جائے گا تو اُس کو لازمی طور پر خدا مل جائے گا، وہاں جائے بغیر خدا نہیں مل سکتا۔

اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ خدا کا دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف میں ہی حضورؐ کی نعت بیان فرمادی کہ اللہ کی معرفت سے پہلے الرحمٰن الرحیم کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ ذاتِ باری تعالےٰ کی معرفت بلاواسطہ ووسیلہ ممکن نہیں، اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا کہ میری معرفت میری صفات کے ذریعے سے کرو، تاہم الرحمٰن کی پہچان بھی نہیں ہو سکتی جب تک رحمت کی پہچان حاصل نہ ہو، الرحمٰن والرحیم کی پہچان کا مقصد حاصل کرنے کے لیے رحمت کے دروازے پر گدائی ضروری ہے اور دروازۂ رحمت سے ہی عقدہ کشائی اور مراد حاصل ہو سکتی ہے، بسم اللہ شریف میں اللہ تعالےٰ نے واضح فرمایا کہ مجھ تک رسائی نہیں ہو سکتی سوائے دروازۂ رحمت کے، تو معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خدا کی تلاش ہے تو دروازۂ رحمت پر حاضری دے اور دست بستہ درود وسلام پیش کر کے کمال عاجزی سے سوال پیش کرے، ساتھ ہی یہ عہد وپیمان کرے کہ ہم ہمیشہ بارگاہِ رحمت سے ہی وابستہ رہیں گے تو پھر تم کبھی اس دروازے سے خالی نہیں لوٹ سکتے آپ کو وہاں لازمی طور پر خدا مل جائے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن، فَوَجَدَ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا، آپ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا

پائیں گے۔

سبحان اللہ! محبوب کی بارگاہ میں سوالی بن کر دونوں جہان کی نعمتیں مل سکتی ہیں، فَوَجَدَ اللّٰہَ، وہاں اللہ ملتا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

خدا کے سب ہیں بندے پر خدا ملتا نہیں اُن کو
خدا ملتا ہی اُن کو ہے جو ہیں بندے محمدؐ کے

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہم گنہگار حاضری دیویں تو ہمیں خدا مل جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں، کوئی دروازہ نہیں، کوئی دوسرا دربار نہیں جہاں سے خدا مل سکتا ہو، اگر محبوب محمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار نہ کی جائے تو خدا نہیں مل سکتا۔" (سید المرسلین ص ۴۵، ۴۶)

رضاخانیوں سے سوال ہے کہ جو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جانے کی طاقت نہیں رکھتے وہ لوگ خدا تعالٰے کو کیسے ملیں اور کیا وہ لوگ مساجد میں جانا چھوڑ دیں، کیونکہ رضاخانی عقائد ہیں کہ خدا تعالٰی کہیں نہیں ملتا صرف اور صرف روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دینے سے ملتا ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہر جگہ ملتا ہے جہاں بھی اس کو پکارا جائے وہ اپنے بندوں کی امداد کرتا ہے، اور جو بندہ اپنے خالقِ حقیقی کو جب بھی مصیبت کے وقت پکارتا ہے، خدا تعالٰے اپنے بندے کی مصیبت کو دور کرتا ہے، اور جو لوگ اپنے شرکیہ اور نجس عقائد کی بناء پر خدا تعالٰے کو بے بس سمجھنے لگیں تو پھر ایسے لوگوں کو خدا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور جن کو رضاخانی اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ خود خدا تعالٰے کے محتاج ہیں اور وہ خدائے ذوالجلال کے در پر ہی جھکتے ہیں۔

رضاخانی کوڑھ مغزوں سے سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالٰے کو کہاں تلاش کیا؟ جبکہ اس وحی میں جو اللہ کی طرف سے آپ پر اتاری گئی، یہ ارشاد موجود

ہے کہ هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ۔ یعنی جہاں بھی تم ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے..... اس حقیقت کے باوجود اللہ کی تلاش کے لیے روضۂ اطہر کی شرط کیوں؟ تمہارا ایمان یہ ہے کہ روضۂ اطہر کی حاضری ہزاروں سعادتوں کا سرچشمہ ہے اور سفرِ حج پر جا کر وہاں حاضر نہ ہونا پرلے درجے کی محرومی اور بد نصیبی ہے، لیکن رضاخانی سوچ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لاکھوں غریب اُمتی جو اس مقدس مقام تک عدمِ وسائل کے سبب نہیں پہنچ سکتے، اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تلاش سے محروم رہتے ہیں۔ احمد رضا خاں اور اس کے چیلوں کو ربِّ محمد کے قہر اور جلال سے ڈرنا چاہیئے اور اس قسم کی بد عقیدگیوں اور بے راہ رویوں سے اجتناب کرنا چاہیئے ورنہ جہنم کے دہکتے انگارے غریبوں کے نذرانوں پر پلنے والے گداز جسموں کو اس طرح بھسم کر دیں گے کہ توبہ بھلی۔

اللہ تعالیٰ کا کلام یا مخلوق کا

رضاخانی ملاں نے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ:۔

——"امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہے کہ میں قرآن کو جتنی بار پڑھتا ہوں قرآن کو اپنا کلام سمجھتا ہوں۔" (فوائد فریدیہ ص۲۷)

حضرات! یہ تو ایک باہوش آدمی بھی جانتا ہے کہ قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے۔ یہ رضاخانیوں نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ پر غلط الزام دھر دیا۔

مولوی حشمت علی بریلوی کا عقیدۂ توحید

رضاخانی مُلاں کے توحیدِ باری تعالیٰ کے متعلق الفاظ ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) ہم خدا کی بندگی کے لیے نہیں پیدا کیے گئے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

(۲) جو رسول کا بندہ نہیں وہ شیطان کا بندہ ہے۔

(۳) اگر خدا کے بندے بنو گے تو دوزخ کا کھٹکا رہے گا کیونکہ اُس کے پاس دوزخ جنّت دونوں ہیں اور اگر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے بنو گے تو دوزخ کا کھٹکا نہیں کیونکہ اُن کے پاس صرف جنّت ہے۔

(۴) ابوجہل اور ابولہب خدا کے بندے بنے مگر دوزخ میں گئے اور ابوبکرؓ و عمرؓ رسولؐ کے بندے بنے اس لیے جنت میں گئے۔

(۵) نماز اس طرح پڑھو کہ منہ ہو قبلہ کی طرف اور دل جھکا ہو مدینہ کی طرف اور از اوّل تا آخر نماز میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تصور ہو۔

(بحوالہ مقامع الحدید علیٰ کذاب العنید ص ۱۴)

قارئینِ کرام! قرآنِ پاک کا ارشاد ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥

(ترجمہ) "اور اللہ تعالےٰ نے انسانوں اور جنّوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا۔"

تو جس کی عبادت ہو گی تو بندے بھی اُسی کے ہوں گے کیونکہ وہ خالق کائنات ہے، ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ٥

(ترجمہ) "عبادت کرو اپنے رب کی اور نہ شریک ٹھہراؤ اسکے ساتھ کسی کو۔"

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ٥

(ترجمہ) "اور جب ہم نے وعدہ لیا بنی اسرائیل سے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ تعالےٰ کی۔"

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ (سورۃ الفاتحہ)

(ترجمہ) "تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں"

امام الانبیاء حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

اعبدوا ربکم ...... "اپنے رب کی عبادت کرو"

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرہ)

(ترجمہ) "اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا"

رضاخانی ملاؤں کا عقیدہ بھی قرآن کریم کے خلاف ہے۔

(۲) رضاخانی عقیدہ کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے نہیں وہ شیطان کے بندے ہیں ...... تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حق تعالےٰ کا بندہ ہوں ...... اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں؟ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مخلوق کو حق تعالےٰ کا بندہ ہونے کی تعلیم دی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا تعالےٰ کے بندے ہیں اشہادت میں عبدہٗ ورسولہٗ ہی کافی ہے۔

(۳) رضاخانیوں کا یہ عقیدہ کہ جو اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں وہ جنت میں جائیں گے......

یہ عقیدہ جہالت پر مبنی ہے کیونکہ جنت یا دوزخ میں جانے کا دارومدار انسان کے اعمال ہیں، اور یہ لغو دلیل پیش کرتا کہ ابوجہل وابولہب اللہ کے بندے ہیں اس لیے وہ دوزخ میں جائیں گے اور ابوبکرؓ وعمرؓ تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں وہ جنت میں جائیں گے ...... حقیقت یہ ہے کہ ابوجہل وابولہب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے سچے نبی ہیں، اس لیے کافر ہوئے اور دوزخ میں جائیں گے اور حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ نے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی کہ آپ اللہ تعالےٰ کے سچے نبی ہیں اور اطاعت کی، اس لیے جنت میں جائیں گے...... رضاخانی جب بھی کوئی بات کریں گے وہ جہالت پر مبنی ہوگی۔

رضاخانیوں سے سوال ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کس کے بندے ہیں؟ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کے بندے ہیں تو پھر تمام مخلوق حق تعالےٰ کی پیدا کردہ ہے اور تمام مخلوق کو حکم ہے کہ وہ اپنے خدا وحدہٗ لاشریک کی عبادت کریں۔ قرآنِ کریم کا ارشاد ہے :۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط (پ۳)

(ترجمہ) "کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اُسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ"

تو معلوم ہوا کہ جب ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ لائق نہیں کہ وہ کہے کہ میرے بندے بن جاؤ، تو رضاخانی مُلّاں مکفّر المسلمین یہودی الاصل والنسل مولوی حشمت علی بریلوی کو کیسے جرأت ہوئی کہ وہ کہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں اور انہی کی بندگی کریں گے اور جو خدا کے بندے ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں وہ جنت میں جائیں گے، یہ عقیدہ قرآن مجید سے متصادم ہے۔

اور مخلوق کی عبادت کرنا صریح شرک ہے اور شرک کے بارے میں قرآنِ پاک کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں :۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ٥ (سورۃ النساء)

(ترجمہ) "اللہ تو اس کو بے شک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک کیا

جائے لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو بھی چاہے گا بخش دے گا اور جو کوئی کسی کو اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہراتا ہے اُس نے یقیناً ایک بڑا گناہ سمیٹا۔"

قیامت کے دن ہر ایک گناہ کے معاف ہو جانے کی اُمید ہے خواہ کتنا ہی کبیرہ کیوں نہ ہو، لیکن اللہ تعالےٰ کی پناہ شرک تو ایسی بلا ہے کہ اس کے معاف ہونے کی کوئی بھی صورت نہیں، ایسے مجرم کا ٹھکانہ دائمی جہنم ہے۔

(۲) إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ (سورۃ النسآء)

(ترجمہ) "یقیناً اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک کیا جائے اور اس کے سوا اور گناہوں کو بخش دے گا جس کے لیے منظور ہو گا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرتا ہے وہ یقیناً بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔"

(۳) مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ (سورۃ التوبۃ)

(ترجمہ) "مشرکین اس لائق نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی مسجدوں کو بنائیں درانحالیکہ وہ خود اپنے کفر کی گواہی دے رہے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سب اعمال اکارت جا چکے اور دوزخ میں ہمیشہ وہی پڑے رہیں گے۔"

ہر فاسق و فاجر کو مساجد اللہ کی تعمیر میں حصہ لینا جائز ہے لیکن مشرک کے لیے کسی صورت میں اس کارِ خیر میں شرکت کی اجازت نہیں ہے بلکہ مشرکین میں اپنے عقائدِ شرکیہ کے ساتھ عمل آبادی مساجد کی اہلیت ہی مفقود ہے اور اگر آبادی مساجد یا تعمیرِ مساجد کریں بھی تو اس سے انہیں کچھ نفع حاصل نہ ہو گا، کیونکہ مشرکین کے اعمالِ حسنہ سب کے سب اکارت ہو جاتے ہیں۔

امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی کافر مشرک کسی مسجد کا متولی یا بانی یا خادم ہونے کے لائق نہیں ہے۔

(۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ

(ترجمہ) "مشرکین تو بڑے ناپاک ہیں، سو اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ آنے پائیں۔"

شرک ایسی نجاست (گندگی) ہے کہ مشرک کا مسجد حرام کے قریب آنا بھی (اللہ تعالٰے کو) نہیں بھاتا، داخل ہونا تو بجائے خود۔

(۵) اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ (سورۃ المائدہ)

(ترجمہ) "جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا سو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے اور مشرکوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔"

اللہ پاک نے جو حکم مشرک کے بارہ میں فرمایا ہے قرآن مجید میں کہیں بھی کسی دوسرے جرم کے لیے نہیں فرمایا، اس آیت میں دو حکم دیئے: اوّل یہ کہ مشرک کا جنت میں داخلہ حرام ہے ناممکن ہے، دُوسرا یہ کہ جو مشرک یہ خیالِ باطل جمائے ہوئے ہیں کہ ہمیں ہمارے شفعاء اور ناصروں نے امداد کرنی ہے اور چھڑا لینا ہے، یہ سب غلط ہے مشرک کو قیامت کے دن کوئی رشتہ و تعلق کام نہ آئے گا، یہ سب ٹوٹ جائیں گے کسی نبی، ولی، فرشتہ، جن، پیر، مرشد کی دعا مشرک کے بارہ میں اس کو کام نہیں آئے گی۔

<u>قارئینِ کرام!</u> قرآن کریم کے ارشاد سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جب

بھی کوئی شخص توحید باری تعالٰے کو چھوڑ کر شرک جیسی خبیث مرض کا شکار ہو جاتا ہے، اس کی مثال بیان فرمائی کہ اس شخص کی مانند ہے جو آسمان سے گر پڑے اور جو آسمان میں چیل اور کوے اس کو ملخ (ٹڈی) کی طرح شکار کر لیں یا اس کو ہوا ایک ایسی جگہ جا پھینکے کہ اس کی فریاد بھی کوئی نہ سن سکے، تو پھر اس کی فریاد رسی کی کسی کو کیا امید ہو سکتی ہے۔ اسی طرح مشرک جب توحید باری تعالٰے کو چھوڑ دیتا ہے اور مخلوق کی عبادت کرنے کو ذریعۂ نجات سمجھتا ہے تو پھر شیاطین اس بدبخت مشرک کو نوچ لیتے ہیں، ایمان کی کوئی جز سالم نہیں رہنے دیتے یا وہ مشرک ضلالت کے اس درجہ کو پا لیتا ہے جہاں کسی مبلغ توحید کی آواز اس کو نفع نہیں دے سکتی۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا عقیدۂ توحید

حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے بوقت مرض الموت اپنے بیٹے عبد الوہاب کو وصیت فرمائی کہ :-

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَطَاعَتِهٖ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا وَّلَا تَرْجُهٗ وَكِلِ الْحَوَائِجَ كُلَّهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاطْلُبْهَا مِنْهُ وَلَا تَثِقْ بِاَحَدٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ اَلتَّوْحِيْدُ اَلتَّوْحِيْدُ وَجِمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِيْدُ - (تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص۲۹ مطبوعہ لاہور)

(ترجمہ) یعنی اللہ کے تقویٰ اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنا اور کسی سے نہ ڈر اور نہ امید رکھ تمام حاجتیں بزرگ و برتر اللہ کے سپرد کر اور اسی سے مانگ، سوائے اللہ تعالٰے کے کسی اور پر بھروسہ نہ کر اور نہ اعتماد کر پاک ہے وہ ذات، توحید کو لازم پکڑ، توحید کو لازم پکڑ، تمام چیزوں کا مجموعہ توحید ہے۔"

حزبُ اللّٰہ کے نام

نوٹ: ہم پھر توحید کے متوالوں اور شمعِ رسالت کے پروانوں کے ایمان میں ولولہ و جوش پیدا کرنے کے لیے آغا شورش مرحوم کا ایک پیغام درج کر دیتے ہیں یہ ہر اُس شخص کے نام ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے دین کا ایک سپاہی سمجھتا ہو۔

حق بات بہر طور، بہر گام کیے جا
اس شان سے اے زادۂ توحید جیئے جا
توحید سے بڑھ کر نہیں دُنیا میں کوئی چیز
قرآن جو کہتا اُسے عام کیے جا
سجدہ ہے فقط خالقِ کونین کو جائز
کونین کے سینہ پہ اسے نقش کیے جا
سرمست تھے جس بادۂ عرفاں سے صحابہؓ
اس بادۂ عرفاں کو شب و روز پیئے جا
اللہ کی توحید، پیمبرؐ کی اطاعت
دارین کی دولت ہے، اِسے عام کیے جا
اے رہروِ اسلام! یہ کیا سوچ رہا ہے
جینے کی تمنا ہے تو اِس طرح جیئے جا

ہر گز نہ جھکے خواجہ کونین کا پرچم
توحید کا پیغام زمانے کو دیئے جا
غیروں کے لیے خلق پیمبر کی ہو تصویر
اپنوں کے لیے دستِ دعا بن کے بچھے جا
اسلام کے سینے میں کئی چاک پڑے ہیں
فطرت کا تقاضا ہے کہ یہ چاک سیئے جا
شورش سے بریلی کی زمیں کانپ رہی ہے
اس نظم دلآویز کو اب عام کیئے جا



اب رضا خانیوں کو چاہیئے کہ یا تو شیخ عبد القادر جیلانی رح کے اقوال پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو جائیں یا پھر شیخ جیلانی رح کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں۔

اور یہ وہ گروہ ہے کہ جو شیخ جیلانی رح کا نام لے کر گیارہویں شریف کی آڑ میں لاکھوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور اپنے زعم فاسد کی بناء پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے قوم کو بیوقوف بنایا ہوا ہے، لیکن رضا خانی یہ یاد رکھیں کہ وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے ہاں جواب دینا ہوگا۔

نہ رب ہو؟

"حضرت علی ہجویری رح لاہوری نے فرمایا کہ فقیر میرے نزدیک وہ ہے نہ جس کا دل ہو اور نہ رب ہو۔" (فوائد فریدیہ ص ۷۹)

قارئینِ کرام! رضا خانیوں کی عقل کا جنازہ نکل چکا ہے، تب ہی تو یہ لوگ اس قسم کی غلط باتیں اولیاء کرام کی طرف منسوب کر کے اپنے کاروبار کو چمکا رہے ہیں۔ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین سے اس قسم کی کوئی بات جو خلافِ شرع ہو، ہرگز ثابت نہیں، یہ صرف اور صرف رضا خانیوں نے اولیاء کرام کی توہین کو اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔

رضا خانی فقیر اللہ تعالیٰ کا محتاج نہیں

رضا خانی فقیر کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ..... فقیر وہ ہوتا ہے جو خالق کائنات سے کچھ نہ مانگے اور بے نیاز ہو۔

اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَلَا اِلٰی رَبِّہٖ..... فقیر وہ ہے کہ نہ اپنے نفس کا محتاج ہو نہ رب کا۔ یعنی دوئی موجود کا وہم مرتفع

ہو جائے۔ (تذکرہ غوثیہ ص۱۵۰)

حالانکہ مذہبِ اسلام اس غلط عقیدے کی تردید کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے بیزاری کیوں

رضا خانی ابوبکر واسطیؒ کی طرف منسوب کر کے یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"حضرت ابوبکر واسطیؒ کا قول ہے میں اُس خدا سے بیزار ہوں جو میری طاعت کے سبب مجھ سے خوش ہو اور میرے گناہ کے باعث مجھ سے ناراض بھلا وہ خدا کا ہے کو ہُوا جو ایسا میرے بس میں ہو کہ اس کو جیسا چاہوں بنا لوں" (تذکرہ غوثیہ ص۱۵)

حضرات! یہ قول بزرگ مذکور سے ہرگز ثابت نہیں، یہ رضا خانیوں کے پیٹ کی پیداوار ہے۔

خدا تعالیٰ متصرّف یا ولی؟

"اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہٗ تعالےٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرّف رہتا ہے" (مہر چشتیہ ص۱۸۷)

مذہبِ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی بھی متصرّف نہیں ہو سکتا تمام کائنات پر حق تعالےٰ کا تصرّف جاری ہے اور ہر چیز اُسی کے حکم کے تحت چلتی ہے اور وہی ذاتِ اقدس کارخانۂ دنیا کو چلا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ مالک یا شیخ جیلانیؒ

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر چیز کے مالک

ہیں اور تمام نعمتیں وہی عطا کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

؎ پیشِ نظر ہیں پیر مرے دستگیر کے
جلوے ہیں یہ مرے پیران پیر کے
تو ضیعف تھی رفیق جو ایسے نفوس پاک
خود واسطہ بنے مرے مافی الضمیر کے
لائے ہیں قعر نکبت عصیاں سے کھینچ کر
ہیں میرے حق میں ہاتھ یہی دستگیر کے
پھیلا ہے فیضِ عام اسی ذاتِ پاک کا
یہ رہنمائے وقت ہیں برنا و پیر کے
ہاتھ آئی ہیں انہیں سے زمانے کی نعمتیں
حاجت روا ہیں فضلِ خدا سے فقیر کے
بے قدر ہیں ہم آپ سے ذی اقتدار کے
جو مقتدر ہیں قادر عبد القدیر کے
فردِ عمل میں طول ہو یا اختصار ہو
مالک ہیں آج کل یہ طویل و قصیر کے
جس راہ پہ چلائیں گے اس راہ پہ جائیں گے
اے صاحبو فقیر ہیں ہم ملکبر کے
اندھیر کر رہی ہیں سیہ قلبیاں مری
بھر دیجئے کچھ تو نور میرے دل کو پھیر کے
یارب سودا قلب سیاہی سے پاک ہو
صدقے میں ایسے مرشد روشن ضمیر کے

جو جانتا ہوں جان رہا ہوں انہیں مذاق

خوف دیا ہے دل کو دکھاؤں جو جیر کے

(مدائح اعلیحضرت صـ۱۲،۱۱)

خدا تعالیٰ کا قبضہ یا احمد رضا کا؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ انسانوں کے دلوں پر احمد رضا خان بریلوی کا قبضہ ہے، شعر ملاحظہ ہو ؎

دل پر قبضہ ترا احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت صـ۹)

لیکن مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ تمام انسانوں کے دلوں پر حق تعالےٰ کا قبضہ ہے

خدا تعالیٰ معاف کرتا ہے یا احمد رضا؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان خطاؤں کو معاف کرنے والے اور سب کچھ عطا کرنے والے ہیں، چند شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

جان و دلِ اولیاء حضرتِ احمد رضا

نائب غوث الوریٰ حضرتِ احمد رضا

محو خطائیں کرو ہم پہ عطائیں کرو

اب تو حجاب اٹھ گیا حضرتِ احمد رضا

ہو مرا حصہ عطا حضرتِ احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت صـ۲۰)

مرادیں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے یا احمد رضا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام مرادیں احمد رضا خان پوری کرتے ہیں اور ہر مراد دربار بریلی سے پوری ہوتی ہے اشعر ملاحظہ فرمائیں ؎

ہو مرا حصہ عطا حضرتِ احمد رضا
یہ تو ہمیشہ ہوا میں نے جو کچھ بھی کہا
آپ نے پورا کیا حضرت احمد رضا
کام وہ تم نے کیا نام وہ تم نے دیا
مرحبا صد مرحبا حضرتِ احمد رضا
قسمتیں سب کی کھلیں دل کی مرادیں ملیں
گر ہو کرم آپ کا حضرتِ احمد رضا
یہ تو ہے مجھ کو یقیں دوسرا تم سا نہیں
ہو تو بتا دو ذرا حضرت احمد رضا
کام بنا دو مرے رب تمہیں راضی کرے
قیس ہو تم پر فدا حضرت احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت ص ۲۱،۲۰)



احمد رضا اور خدائی اختیار

ایک رضا خانی مُلاں مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مدح سرائی کرتے ہوئے خان بریلوی کو یوں خدائی مسند پر بٹھاتے ہیں کہ :۔

ع اندھوں کو بینا کر دیا بہروں کو شنوا کر دیا
دینِ نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلیٰحضرت ص۵)

ع سینکڑوں اندھے دلوں کو نورِ حق
دے کے بینا کر دیا احمد رضا

(مدائح اعلیٰحضرت ص۸)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ احمد رضا بریلوی اندھوں کو بینا کرتے تھے اور بہروں کو شنوا، تو پھر رضا خانیوں سے سوال ہے کہ احمد رضا خاں کے کئی ایسے مُرید اور عقیدتمند جو احمد رضا کے دور میں موجود تھے، تو احمد رضا نے ان پر کیوں نظرِ شفقت فرمائی کہ اُن کو اندھے سے بینا کرتے اور بہروں کو شنوا کرتے، حقیقت یہ ہے کہ رضا خانی احمد رضا خان کو خدا مانتے ہیں جس کا ثبوت "مدائح اعلیٰحضرت" میں موجود ہے کہ

ع یہ دعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

شعر مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ رضا خانی خان صاحب بریلوی کو خدا مانتے ہیں تب ہی تو انہوں نے خان صاحب کو خدائی مسند پر بٹھا دیا، ورنہ عام مسلمان اس قسم کی جسارت نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں شعر کا دوسرا جملہ قابلِ غور ہے کہ دین بھی زندہ کیا حالانکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی ساری زندگی شریعت اسلامیہ کو مسخ کرنے میں گذر گئی اور مذہب اسلام کے صحیح عقائد کے مقابلے میں مشرکانہ عقائد کی

نشر و اشاعت کرتے رہے اور آج رضاخانی بھی اپنے گُرو جی کے مشن کو پورا کرتے ہوئے توحید و سنت کے خلاف شرک و بدعت کو دین سمجھتے ہیں۔

خُدا کا سایہ یا احمد رضا کا؟

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انسانوں پر مولوی احمد رضا خان بریلوی کا سایہ ہے، شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

جب سر شمشیر پر چلنا پڑے یوم النشور
سر پر سایہ ہو ترا احمد رضا خاں قادری

(باغ فردوس ص۱۸)

احمد کا سایہ غوث پر اور تجھ پر سایہ غوث کا
اور ہم پر سایہ ترا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت ص۶)

؎ غوثِ اعظم کا ہے سایہ آپ پر ہم پہ آپ کا احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت ص۷)

؎ مصطفیٰ ہیں ظلِّ حق نورِ خُدا تم ہو ظلِّ مصطفیٰ احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت ص۸)

؎ سایہ مصطفوی حضرت غوث الثقلین سایہ غوث وُرہی سایہ والا تیرا

(مدائح اعلیحضرت ص۱۳)

تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ پوری کائنات پر ربِّ ذوالجلال کا سایہ ہے اور خان صاحب بریلوی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ تمام انسانوں پر احمد رضا کا سایہ ہے یہ ایسے ہوا گویا کہ احمد رضا خاں کو خدا سمجھا ہے۔

خدا دیتا ہے یا احمد رضا؟

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ ہمیں ہر نعمت احمد رضا خاں بریلوی کے دربار سے ملتی ہے، چند شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

نامرادو چلو مرشد کے درِ والا پر ۔۔۔ سب کو کرتے ہیں عطا حضرتِ اعلیٰحضرت
در پہ حاضر ہیں گدا آس لگی ہے سب کی ۔۔۔ اب تو ہو جائے عطا حضرت اعلیٰحضرت

(مدائح اعلیٰحضرت صـ۲۷)

رضویوں کو مژدہ کہ روزِ حساب ۔۔۔ ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا
مانگ لے اب جو کچھ مانگنا ہو محب ۔۔۔ دینے والا ہے اعلیٰ ہمارا رضا

(مدائح اعلیٰحضرت صـ۲۷)

نوٹ:۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیں تمام نعمتیں حق تعالےٰ ہی عطا کرنے والے ہیں۔

خدا تصرف کرتا ہے یا پیر؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین ہر وقت تصرف کرتے ہیں، چند شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

تھامے دامانِ پیرِ طریقت اور بھی ۔۔۔ دانت سے دابیں گے سب انگشتِ حیرت اور بھی
ان بزرگوں کا تصرف کم نہیں ہوتا کبھی ۔۔۔ ہے تجرد میں سوا روحانی قوت اور بھی
پیر کا دامن ہے اک بخشش کی صورت اور بھی

(مدائح اعلیٰحضرت صـ۱۴)

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کائنات میں حق تعالیٰ کا تصرف ہے، اولیاء کرام

کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ معین یا اچھے میاں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ اچھے میاں بریلی والے لوگوں کے معین ہیں اور بگڑی بناتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو ؎

حضرت اچھے میاں کی ہے عنایت تجھ پر
کیا معین اور مددگار ہے اچھا تیرا

(مدائح اعلحضرت ص ۲۸)

لیکن تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے معین اور مددگار ہیں، حق تعالیٰ کی بجائے "اچھے میاں" کو معین اور مددگار سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔

اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے یا احمد رضا؟

رضا خانی اُمت کا عقیدہ ہے کہ احمد رضا خاں بیماروں کو شفا دیتے ہیں اور لاعلاج مریضوں کے لیے خوشخبری ہے کہ وہ بریلی شریف کا رُخ کریں، اشعار ملاحظہ ہوں ؎

امراضِ روحانی و نفسانی امت کے لیے
در ہے ترا دار الشفاء یا سیدی احمد رضا
دی مریضوں کی دوا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص ۵)

آپ کی تُربت مریضوں کے لیے
بن گئی دار الشفاء احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص ۹)

ہر مرض کی شفا شاہ احمد رضا
درد اور دُکھ کی دوا دیکھا تجھے

(مدائح اعلحضرت ص ۲۱)

ے درد فرقت کی داد دیجئے!
درد اور دکھ کی دوا دیکھا تجھے

(مدائح اعلحضرت ص۱۱)

دردمند و نہ ہو مایوس ادھر آؤ درد دکھ کی دوا ہے حضرت اعلحضرت

(مدائح اعلحضرت ص۲۷)

درد کی کچھ کر دوا احمد رضا میرے دل کو دے شفا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۲۴)

اہلِ اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ ہی شفا دینے والے ہیں اور خدا کے سوا بریلی کے احمد رضا کو شافع سمجھنا گمراہی ہے۔

خدا تعالیٰ دستگیر یا احمد رضا

رضاخانی امت کا عقیدہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی دستگیر ہیں ع
اے دستگیر و رہنما یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۵)

رضاخانیوں کا احمد رضا خاں بریلوی کے بارے میں دستگیری کا عقیدہ رکھنا اُن کی جہالت و گمراہی کی واضح دلیل ہے۔

خدا تعالیٰ داتا یا احمد رضا؟

رضاخانی امت کا عقیدہ ہے کہ احمد رضا خاں داتا ہیں اور ہمیں سب کچھ دربارِ رضا سے ملتا ہے، اشعار ملاحظہ ہوں ے

تیرے در کا میں بھی ہوں ادنیٰ گداگر بھیک ہو داتا عطا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۲۶)

کر قادری صدقہ عطا یا سیدی احمد رضا داتا تر انوری بھلا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلحضرت ص۶)

بگڑی میری بنا دو آقا بھیک ملے داتا کا بھلا ہو

(مدائح اعلحضرت ص۱۹،۲۰)

مولوی احمد رضا خان بریلوی کو داتا کہنا بہت بڑی بدبختی ہے اور پھر رضاخانی خدا کو سمجھتے ہی کیا ہیں؟

خدا تعالیٰ کو پکارو یا غوث کو؟

رضاخانی مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ مصیبت کے وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو پکارو، شعر ملاحظہ ہوں ؎

کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کے لیے غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے

اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو غوث اعظم ہیں مددِ پیران کا دامن تھام لو

قادریم نعرہ یا غوث اعظم می زنم

(مدائح اعلحضرت ص۷)

اللہ کا نام لینے والے کو خانقاہ سے نکلوادیا

میاں غلام علی شاہ کے سامنے اگر کوئی کلمہ توحید بلند کرتا تو اس کو اپنی خانقاہ سے نکلوادیا کرتے تھے، اور یہ تو کفارِ مکہ کا رویہ تھا کہ ان کے سامنے اگر کوئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ توحید بلند کرتا تو اس کو مارتے اور تکلیف پہنچاتے تھے کہ جس طرح حضرت ابوذر غفاری رض نے اسلام قبول کیا تو جب حضرت ابوذر غفاری رض نے مسجدِ حرام میں کلمہ توحید بلند کیا تو کفارِ مکہ نے حضرت ابوذر غفاری رض کو مارنا شروع کر دیا اور مسجد سے نکال دیا۔ گویا کہ کلمہ حق بلند کرنے والے کو رضاخانی بھی اپنے آستانوں سے

نکال دیا کرتے ہیں، حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عقیدہ توحید باری تعالیٰ کو پھیلانے کے لیے مبعوث کیے گئے اور لوگوں کو شرک و بدعت کی گندگی سے نکالنے آئے تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"میاں غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو اگر کوئی ذکرِ توحید کرتا تو اُس کو اپنی خانقاہ سے نکلوا دیا کرتے اور فرماتے کہ اس مقام میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے" (تذکرہ غوثیہ ص ۳۰۵)

ایک ایسا شخص جو حقیقی معنی میں مقام ولایت پر فائز ہے اس کے متعلق ایسی بات کا اظہار کہ وہ ذکرِ توحید سے اتنا الرجک تھا کہ ایسے شخص کو اپنی خانقاہ سے نکال دیتا تھا' پرلے درجے کی کمینگی اور شیطنت ہے۔ ولایت نام ہے یادِ الٰہی میں مستغرق ہو جانے کا، اور جو شخص ذکرِ توحید سُن نہیں سکتا وہ اللہ کا نہیں شیطان کا ولی ہو سکتا ہے' اور شیطان کے ولی کا مجسّم نمونہ بریلی شریف کے محقق اعظم (مت الحقہ) کی شکل میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مدد لینا حرام ہے

"ایک روز ارشاد ہُوا کہ ہم کو بھی بدن ڈھانپنے اور پیٹ بھرنے کے لیے دو چار روپیہ ماہوار کی حاجت ہوتی ہے سو یہ کام ان لوگوں سے چلتا ہے جو دُنیوی غرض لے کر ہمارے پاس آتے ہیں، اگر وہ ایک روپیہ ہم کو دیتے ہیں تو ہم اُن کا کام دو روپیہ کا کر دیتے ہیں، مگر جس کو نام خدا بتلایا جاتا ہے البتہ اس سے کسی قسم کی خدمت لینا حرام ہے" (تذکرہ غوثیہ ص ۳۹۴)

خود خدا تعالیٰ فرماتے ہیں جب بھی مانگو تو مجھ ہی سے مانگو اور جب بھی مصیبت پڑے تو مجھے پکارو، تمہاری تمام حاجات کو پورا کروں گا۔

جبکہ رضاخانی اپنے باطل عقیدے کی بناء پر خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر غیروں سے

بھیک مانگتے ہیں جو کہ ذلت ہے۔

خدا تعالےٰ زمین پر ہے

"جب حضرت بایزید بسطامیؒ کو فقر میں عروج حاصل ہوا تو عرش پر پہنچے اور عرشیوں سے سوال کیا کہ خدا کہاں ہے، انہوں نے جواب دیا کہ واہ صاحب، ہم تو سنا کرتے تھے کہ خدا زمین پر ہے تعجب ہے کہ آپ یہاں ڈھونڈنے آئے، واہ سبحان اللہ تعالےٰ شانہ عما یصفون۔"

(تذکرہ غوثیہ صـ ۳۲۸)

حالانکہ مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ خدا ہر جگہ واجب الوجود ہے، اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بزرگ مذکور سے اس قسم کی کوئی بات منقول نہیں ہے، یہ صرف رضاخانیوں کی اپنی اختراع ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے احمد رضا

رضاخانیوں نے مولوی احمد رضا بریلوی کو لوگوں کی نظروں میں عظیم المرتبت ظاہر کرنے کے لیے ایک من گھڑت کہانی کا سہارا لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"آپ اور آپ کے والد صاحب جب سید آل رسول احمدی صاحب رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا آئیے تشریف لائیے، ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں، اور ان دونوں کو بیعت کرکے خلافت سے سرفراز فرمایا، لوگوں نے تعجب کیا کہ آپ تو پہلے بہت مجاہدے اور ریاضتیں اور چلّے کرواتے ہیں اور پھر خلافت دیتے ہیں، آپ نے فرمایا لوگ دل میلا کچیلا لاتے ہیں

اور انہیں مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ شفاف دل لے کر آئے ہیں اور انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی جو بیعت ہوتے ہی قائم ہو گئی اور تم احمد رضا کو کیا جانو، مجھے پہلے اس بات کا فکر رہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ اے آل رسول احمدی میرے پاس کیا لائے ہو؟ تو کیا جواب دوں گا، مگر اب یہ فکر بھی دور ہو گیا، اگر اللہ پوچھے گا تو میں احمد رضا کی ذات پیش کروں گا۔" (عرفان شریعت ص۳)

میرے سُنی حنفی بھائیو! یاد رکھیں قیامت کے دن صرف اور صرف انسان کے نیک اعمال کام آئیں گے، اور انشاء اللہ تعالیٰ خود مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے کفریہ اور شرکیہ عقائد کی بناء پر جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

خدا کو خدا یاد کرتا ہے

"بعض اولیاء نے فرمایا ہے لَا یَذْکُرُوا اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا یَرَ اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی خدا کو خدا ہی یاد کرتا ہے اور خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے۔" (تذکرہ غوثیہ ص۱۵۱)

ہمارا دعویٰ ہے کہ بزرگان دین سے اس قسم کی کوئی بات ثابت نہیں یہ صرف رضاخانی شریعت کی پیداوار ہے۔

یوں بھی بنتے ہیں

"سنت رسول ہو جانے کا نام ہے اور فرض خدا بن جانے کا۔"

(فوائد فریدیہ ص۸۰)

نوٹ: رضاخانی چونکہ مذہبی طور پر یتیم ہیں اسلئے یہ اس قسم کی غلط حرکات کرتے رہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت

رضا خانی ملّاں مفتری اعظم محدّث اعظم آدم نما ابلیس ابولولوا احمد یار گجراتی مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیطان دارالعلوم دیوبند کا فاضل تھا۔

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۔ (پ ۲۳)

(ترجمہ) "(شیطان) بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے (یعنی آدم کو) مٹی سے پیدا کیا"۔

"(ابلیس نے کہا) کیونکہ میں پرانا صوفی، عابد، عالم فاضل دیوبند ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی یعنی آگ خاک سے افضل ہے اور جو افضل سے بنے وہ بھی افضل"۔

(تفسیر نور العرفان جلد نمبر ۹۰۸ صفحہ ۲۳۰)

بدایوں وہ قابلِ فخر زمین ہے کہ جس پر سلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ جیسے اہل اللہ نے جنم لیا لیکن اسی دھرتی پر احمد یار جیسے لوگ بھی پیدا ہوئے، گویا مکہ میں ابوجہل پیدا ہوا یا ابولہب! ابوجہل بہت دانا بینا آدمی تھا ابوالحکم کہلاتا تھا لیکن اسلام، پیغمبرِ اسلام اور اہلِ اسلام کی دشمنی نے اُسے ابوجہل بنا دیا، رضا خانی احمد یار ہو یا کوئی اور سگِ دربارِ رضوی یا خود احمد رضا خان بریلوی چھچھوندرِ ملت، سب کا قلم بے لگام اور سب کی زبانیں حدود و قیود سے آزاد گویا۔

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بھلا شیطان اور صوفی؟ شیطان اور عابد؟ شیطان اور عالم؟ شیطان اور فاضلِ دیوبند؟ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ مولوی احمد یار گجراتی مولوی اور

خطیب نہیں بلکہ کوچوان تھا یا بھٹیارا، یا کوئی یہ کہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کتابیں لکھنے کی بجائے بھاڑ جھونکا کرتے تھے اور بٹیرے یا مرغے لڑایا کرتے تھے۔ یقیناً اعلیحضرت بریلوی کے گماشتوں کو اس قسم کی باتوں سے صدمہ ہوگا تو ضرور، لیکن بقول غالب مرحوم کے ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر آئے نہ کیوں
ہم روئیں گے ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

قانونِ قدرت اٹل ہے، جیسی کرنی ویسی بھرنی، یہ ردِ عمل ہے ان بدزبانیوں کا جو اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور ان کے بے ننگ و بے شرم نام لیواؤں کا شیوہ ہے ورنہ ہمیں یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔



یہ توحیدِ حق ہے چراغِ الٰہی

> یہ نظم بھی رضا خانی عقائد پر ایک تازیانہ ہے اس لیے یہاں موضوع کی مناسبت کی وجہ سے نقل کر رہے ہیں۔

اگر حق پسند ہے اے جنّت کے طالب ۔۔۔ تو دُنیا میں حق کو نہ ہرگز بھلانا
مصیبت میں اُمیدِ امداد لے کر ۔۔۔ مزاروں پہ روضوں پہ ہرگز نہ جانا
یہ بدعت میں لذت یہ سُنّت سے غفلت ۔۔۔ نہ یہ تھی نبی کے پیاروں کی خصلت
بھی ہے اگر تجھ میں عشقِ رسالت ۔۔۔ تو نعرۂ رسالت نہ ہرگز لگانا
مزاروں پہ گنبد کا ہے فائدہ کیا ۔۔۔ نبیؐ نے تو اس کام سے تجھ کو روکا
پسند ہے اگر وہ طریقِ صحابہؓ ۔۔۔ مقابر پہ گنبد نہ ہرگز بنانا
اگر سجدہ کرتا ہے قبروں پہ جا کر ۔۔۔ وہاں سے تو آتا ہے نذریں چڑھا کر
تو کیا مانگتا ہے مساجد میں آ کر ۔۔۔ یہاں آ کے نہ سر کو ہرگز جھکانا
درِ کبریا کی نہ پروا ہو جس کو ۔۔۔ محمدؐ نہ اپنا بنائیں گے اس کو
نبیؐ کے مدینہ میں لے جا کے خود کو ۔۔۔ کبھی بھی نہ ہرگز نصیب آزمانا
محمدؐ کی تعلیم اور پاک سیرت ۔۔۔ بیان کرنے کی ہو نہ عادت نہ ہمت
تو کیا نفع دے گا یہ ذکرِ کرامت ۔۔۔ جہاں کو فسانے نہ ہرگز سنانا
لگاؤ نہ ہو گا جسے ذکرِ حق سے ۔۔۔ وہ محروم ہے سایۂ عرشِ حق سے
ان عرسوں سے غیروں کی صفت و ثنا سے ۔۔۔ نہ مانے گا خالق، نہ ہرگز منانا
غنی وہ ہے بندے ہیں سائل بچارے ۔۔۔ اُسی کی مشیّت کی زد میں ہیں سارے
تو سورج کے آگے چراغوں کو لا کر ۔۔۔ کبھی یوں تماشا نہ ہرگز دکھانا!

نبوت نے جو پائی ہے ذمہ داری سے
قرآن و شریعت سے ظاہر ہے ساری

نصاریٰ کی مانند عقیدت میں بڑھ کر
مقام پیغمبر نہ حد سے بڑھانا

یہی آج ہے انتہا غفلتوں کی
اُدھر بُت کی نذریں اِدھر تُربتوں کی

ہوئی دین کی آج دُنیا میں سُبکی
تم اس طرح قدریں نہ ہرگز گھٹانا

کسی قبر کا یہ دِیا تو نہیں ہے
جو بُجھتا ہے پھونکوں سے یہ وہ نہیں ہے

یہ توحیدِ حق ہے چراغ الٰہی
بُجھانے کو پھونکیں نہ ہرگز لگانا

کیا تھا جو اقرار اس کو نبھاؤ
نہ بندوں کو رب کے برابر بناؤ

یہ مخلوق عاجز وہ خلّاق قادر
کبھی یہ حقیقت نہ ہرگز بھلانا



خدا کے ہاتھ میں مُرید کا ہاتھ

رضاخانی پیر سے کسی نے پوچھا کہ مریدوں کو بیعت کرتے وقت کیا کلمات تلفظ فرماتے ہیں، تو رضاخانی پیر نے جواب دیا کہ کلمات کیا پڑھتے ہیں! بس مُرید کا ہاتھ پکڑا اور سیدھا خدا کے ہاتھ میں دے دیا، یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم جو ظلمت کدوں میں لا کھڑا کرتی ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"سردار گل محمد خان بزاز المعروف بگم شیر نے حضور قطب العالمؒ کی جناب میں عرض کی کہ حضور مریدان کو بیعت کرتے وقت کیا کلمات تلفظ فرماتے ہیں! حضور قطب عالم کی عمر شریف اس وقت دس برس کی ہے حضور قطب عالمؒ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں خان صاحب! کلمات کیا پڑھیں بس مُرید کا ہاتھ پکڑا اور خدا کے ہاتھ میں دے دیا"۔ ع

دست او دستِ خُدا است"۔ (ہفت اقطاب ص۴۱۶)

اللہ تعالیٰ کی بادشاہی یا پیر جماعت علی کی

پیر جماعت علی کا ایک غالی عقیدتمند اپنے پیر صاحب کی مدح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ دونوں جہاں میں آپ کی بادشاہت ہے، شعر ملاحظہ ہو ۔

تم ہو مختارِ دو عالم دافعِ رنج و بلا دین و دُنیا میں شہا بادشاہی آپ کی

(رسالہ انوار صوفیہ بحوالہ بریلوی ملاؤں کا ایمان ص۸)

مذکورہ بالا شعر اول تا آخر غلیظ ہے کیونکہ ہر مسلمان اس بات سے واقف ہے کہ دونوں جہاں میں بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

اللہ سے ناامیدی کیوں؟

"ہر شیخ کامل حدیث پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ کا مصداق ہوتا ہے، حضور سید الکونین محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے مظہر اتم و خلیفۂ اعظم ہیں، اور تمام اولیاء، اقطاب، اغواث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں، تمام امورات ظاہری و باطنی کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے۔" (ہفت اقطاب ص ۱۷۶)

جب رضاخانی مذہب ہی مذہب اسلام کے نظریات کے خلاف ہے تو یہ بیچارے حق تعالےٰ کو متصرف کیسے مان سکتے ہیں۔

ولی عالم الغیب ہوتا ہے

رضاخانی عقیدے کے مطابق وہ شخص بیعت کرے جو اپنے جسم کے بالوں کی تعداد جانتا ہو اور اسی طرح شیخ بھی وہ کامل ہو سکتا ہے جو اپنے مریدین کے تمام حالات سے واقف ہو، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"بیعت وہ شخص کر سکتا ہے جس کو اپنے جسم کے تمام بالوں کی تعداد کا علم ہو جس طرح جس بال کو ایذا پہنچتی ہے فوراً خبر گیری کرتا ہے، اسی طرح شیخ کامل اپنے مریدان کی خبر گیری کرتا ہے۔" (ہفت اقطاب ص ۱۷۶)

نصوص قطعیہ سے یہ بات ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہو سکتا، اور اولیاء کرام کے بارے میں غیب ذاتی کا عقیدہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے اور فقہاء کرام کا فتویٰ ہے کہ جو شخص مخلوق کو عالم الغیب سمجھتا ہے وہ شخص کافر ہے۔

بریلویوں کے عقیدہ خبیثہ کے مطابق تو دنیا میں کوئی پیر مولی کسی شخص کو بیعت نہیں کر سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے بغیر کوئی بھی عالم الغیب نہیں جو اس صفت کا مالک ہو، رضاخانی اس خبیث عقیدے کو اپنا کر سلسلۂ بیعت کو ختم کرنا چاہتے ہیں جو کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آرہا ہے، اس عبارت سے رضاخانیوں کا مطلب یہ ہے کہ کوئی پیر یا ولی نہ تو جسم کے بالوں کی تعداد معلوم کر سکے گا اور نہ ہی بیعت لے سکے گا۔ قرآن وحدیث کی رو سے خدا تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے، قرآن پاک کا ارشاد ہے:۔ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (القرآن) حق تعالیٰ کی بجائے بزرگوں کو عالم الغیب سمجھنا اس میں خدا تعالیٰ کی توہین ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس قسم کی ناپاک جسارت سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آمین ثم آمین

خواجہ معین الدینؒ کا ہوا پر قبضہ!

حضور قاضی الحاجات کا عرس مبارک ہے حضور نازک کریم غریب نواز کی سجادگی کا مبارک زمانہ ہے اور حضور مولا معین غریب نواز بھی بحالت صاحبزادگی عرس کی تقریب میں شامل ہیں، ۶ رجب کو عرس ختم ہوا، کوٹلہ شیر محمد کے لوگ حضور نازک کریم غریب نواز کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے عرض کیا قبلہ ہم سب غلامان کشتی پر سوار ہو کر حضور میں حاضر ہوئے اب دکھن بالکل بند ہے دعا فرماویں دکھن چلے اور بخیر وعافیت گھر پہنچ جائیں حضور نازک کریم غریب نواز دعا فرماتے ہیں اور ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس جاؤ، حضور نازک کریم غریب نواز نے ابھی دعا ختم نہیں فرمائی تھی کہ دکھن کی ہوا چل پڑی، تو اکثر آدمی اپنا سامان اٹھانے کے

کے لیے چلے گئے تاکہ کشتی پہ مناسب جگہ مل جائے، لیکن چند آدمی حسب فرمان حضور نارک کریم حضرت شہنشاہ مولا محمد معین الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور دکھن کی ہوا کے لیے عرض کیا، حضور مولانا معین غریب نواز کو ٹلہ شیر محمد کے چند آدمیوں پر قدرے ناراض تھے، جس وقت ہوا کا عرض کیا گیا حضور مولا معین غریب نواز نے فرمایا جب تک فلاں فلاں آدمی کشتی سے نہ اتریں گے دکھن کی ہوا نہیں چلے گی، چنانچہ یہ آدمی بھی حضور سے رخصت حاصل کر کے کشتی پر پہنچے دکھن کی ہوا زور سے چل رہی ہے، کشتی روانہ ہوئی جس وقت کشتی دربار میں پہنچی دکھن کی ہوا قطعاً بند ہو گئی، پورے چھ دن کشتی کھینچتے رہے ساتویں دن کشتی کوٹلہ شیر محمد پہنچی، جس وقت کشتی سے وہ آدمی اترے جن کے متعلق حضور مولا معین غریب نواز نے فرمایا تھا: عین اسی وقت ہوا چل پڑی!!" (ہفت اقطاب ص۱۷۷)

رضاخانی امت کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ ہوا حضرت خواجہ معین الدین اجمیری کے حکم سے چلتی اور ٹھہرتی ہے حالانکہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہوا رب ذوالجلال کے حکم سے چلتی اور ٹھہرتی ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیئے۔

قرآنِ کریم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:-

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ ---- الخ

(ترجمہ) "اور وہی ہے کہ چلاتا ہے ہوائیں"

مشکل کے وقت پیر امداد کر سکتا ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ مشکل کے وقت اولیاء کرام اپنے مریدوں کی مشکل کو حل کرتے ہیں اور اپنے مریدوں کے تمام ظاہری و باطنی حالات سے واقف ہوتے ہیں، اگرچہ مرید مشرق میں ہو اور پیر مغرب میں، تو پیر وہاں سے اپنے مرید کو مشکل سے نکال دیتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"ملک محمد حسین پتوہاں بارادۂ حج مبارک گھر سے روانہ ہوتا ہے کراچی پہنچ کر جہاز پر سوار ہوتا ہے، قدرے تکلیف ہوتی ہے، ملک محمد حسین اپنے پیر و مرشد مولائے معین غریب نواز کو امداد کے لیے پکارتا ہے ملک محمد حسین کو نیم خوابی کی حالت میں حضور اپنا حق نما جلوہ دکھاتے ہیں، تسکین دیتے ہیں حتیٰ کہ سارے سفر میں، مکہ مکرمہ میں، مدینہ منورہ میں، راستہ کی منازل میں ہر جگہ حضور خبر گیری فرماتے ہیں!!

(ہفت اقطاب ص ۱۸۸)

بریلویوں کا مذکورہ عقیدہ شریعتِ محمدیؐ کے خلاف ہے کیونکہ غیر اللہ کو مصیبت کے وقت مافوق الاسباب میں پکارنا شرک ہے، اور اولیاء کرام نہ کسی انسان کی مشکل کو حل کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے اختیار میں ہے بلکہ اولیاء کرام بھی مصیبت کے

وقت اپنے پروردگار کو ہی پکارتے تھے۔ اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب ہی مصیبت کے وقت پکارا تو اپنے حقیقی پروردگار کو پکارا اور جب ہی مشکل کے وقت امداد طلب کی تو اپنے حاجت روا اور مشکل کشا حق تعالےٰ سے طلب کی، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی تعلیم ہے کہ مصیبت کے وقت اپنے خدا تعالےٰ سے امداد طلب کرو، اور ہر مسلمان کو یہی عقیدہ رکھنا چاہیئے جو کہ شریعتِ محمدی کی اطاعت کرنا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رضاخانی مالک کائنات کو چھوڑ کر غیروں کے دَر پر پڑے ذلیل ہوتے ہیں اور غیروں سے بھیک مانگنے کو دین سمجھتے ہیں لیکن ان عقل کے اندھوں کو اتنا بھی شعور نہیں کہ جن سے جا کر ہم اپنی حاجات طلب کرتے ہیں یا جن کو ہم اپنا حامی وناصر مانتے ہیں وہ خود تمام زندگی کس ذات سے بھیک مانگتے رہے اور ہم کس دَر کے بھکاری ہیں؟ اگر اتنی بات ہی ان بیچاروں کے ذہن میں بیٹھ جائے تو یہ موحد بن جائیں لیکن جو ہدایت طلب کرتا ہے خدا بھی اسی کو ہدایت دیتا ہے لیکن جو بدبخت خدا کو چھوڑ کر غیروں کو اپنا مشکل کشا سمجھ بیٹھے تو ربّ ذوالجلال اس سے عقلِ سلیم سلب کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس اہلسنّت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں کہ خدا تعالےٰ خالق ہیں ہم مخلوق، خدا مالک ہم مملوک، خدا رازق ہم مرزوق، خدا معبود ہم عابد، خدا غنی ہم محتاج۔ جب اس عقیدہ پر انسان چلے گا تو وہ کبھی بھی شرک وبدعت کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا، دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر مسلمان کو پکا سچا موحد بنائے۔ آمین

حضرت علیؓ کو کلی اختیارات

دلہائے اہلِ دل بسجود تو شاغل اند　　مسجودِ قلبِ اہلِ دلی یا علی مدد

در ظلِ لطفِ عامِ تو عالم پناہ یافت ظلِ خدائے بے بدلی یا علی مدد
لاریب اُمۃً وسطاً ذاتِ پاکِ تو در اعتدال معتدلی یا علی مدد
ابوبکر و ہم عمر شدہ بعد از آں غنی صدق و حیا و ہم عدلی یا علی مدد
ایں مدحِ ناتمام ز حسن تمام تو آورد بادِ منفعلی یا علی مدد
مدحِ تو مدحِ چشم بود نورِ چشمِ ما یعنی کہ دید شانِ علی یا علی مدد
اُمید وارم ارچہ گنہگارم اے کریم در جود عام پئے عملی یا علی مدد
اے منتہائے جملہ سلاسل چہ گو ثمت دانائے رازِ جزو و کلی یا علی مدد
من زشت و فعلِ من ہمہ زشت است یا علی من پُر دغل تُو بے دغلی یا علی مدد
مولائے ما و لائے تو فرض است بر ہمہ جانانِ سیدِ رُسُلی یا علی مدد
امداد یا علی مدد اے مرتضیٰ علی اے یا علی علی ولی یا علی مدد

فریاد و زاریم نگر و لطفِ کن شہا
من بلبلم تو پاک گلی یا علی مدد

(دیوانِ محمدی صفحہ ۱۲۴)

خواجہ غریب نواز دافع ہر بلا ہیں

قبلہ قبلہا غریب نواز کعبہ اولیاء غریب نواز
ہے بدارالشفاء عثمانی مرہم لادوا غریب نواز
منکروں کو لگے ہیں تیغ سے تیز دل سے جب نکلے یا غریب نواز
منکرو کب ندائے غائب ہے دیکھ لو جا بجا غریب نواز
دلبرِ باوفا غریب نواز کانِ جود و حیا غریب نواز
دشمنوں کا بھلا ہوا تم سے دوستوں کا بھلا غریب نواز

کہ رہا ہوں کہ تیرے در پر ہے — میرے دل کی دوا غریب نواز
میری بگڑی کو کہیں نہیں بنتی — تو بنا تو بنا غریب نواز
دل ہے ویراں غریب نواز — گھر ہے اُجڑا ایسا غریب نواز
کر برائے خدا برائے رسول ؐ — میری حاجت روا غریب نواز
میں غریب اور تو غریب نواز — لطف فرماؤ یا غریب نواز
یک نظر از تو تا ابد کا ہے — چشم رحمت کشا غریب نواز
مجھے دار الشفاء بلا تیرا — در ہے دار الشفا غریب نواز
یک نظر از تو کرد مستغنی — از کہ از ماسوا غریب نواز
دافع ہر بلا غریب نواز — دافع رتبہ حا غریب نواز
تو جو چاہے تو دل میں غل نہ رہے — میرا دل کر صفا غریب نواز
مجھے دشمن کی ضرب میں ہر دم — نہ رکھو مبتلا غریب نواز
مار دشمن کو یا سدھار اس کو — دو سے اِک کر دکھا غریب نواز
کیا کہوں مختصر ہی کہنا ہے — دل کا ہو مدعا غریب نواز

بلبلا گر ترانہ خواہی
بشنو از ما کہ یا غریب نواز

(دیوانِ محمدی صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱)

خدا بگڑی بناتا ہے یا خواجہ

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بگڑی بناتے ہیں اور خواجہ ہی فریادوں کو سننے والے ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں :۔

۵ بگڑی میری بنا دے خواجہ | ٹوٹی آس بندھا دے خواجہ
ابرِ کرم کا کوئی چھینٹا | آگ لگی ہے بجھا دے خواجہ
ہند کے والی تیری دوہائی | بخت سیاہ چمکا دے خواجہ
کب تک ہجر کے صدمے جھیلیں | باغِ امید کھلا دے خواجہ
کچھ نہیں بھاتا دل کو میرے | غم کے پہاڑ ہٹا دے خواجہ
خالی جھولی داتا بھر دے | دستِ کرم کو بڑھا دے خواجہ
کان لگے ہیں تیری لبوں پر | دیر ہے کیا فرما دے خواجہ
روضہ پاک سے باہر آ کر | پیلے بول سنا دے خواجہ
صبر کا پھل سنتے ہیں میٹھا | کاش مجھے دلا دے خواجہ
کون ہے جو اس در سے پھرا ہے | خالی ہاتھ بتا دے خواجہ

کلبِ رضا ایوب کی عرض
سن کر صاد بنا دے خواجہ

(باغِ فردوس ص۴۶، ۴۷)

قادیانیت کے امام دنیا جانتی ہے اور خود مشرکین بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی بھی مصیبت کے وقت امداد نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی خدا تعالےٰ کے سوا مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے، اور اہلِ بدعت جن کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں انہوں نے کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھا ہے کہ جن کو ہم مدد کیلئے پکارتے ہیں اُن کی مشکل کو کون حل کرتا ہے اور وہ مصیبت کے وقت کس ہستی کو پکارتے ہیں۔ رضاخانی فرقہ ضالہ ہوش میں آئے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک ٹھہرانے والا نجس عقیدہ چھوڑ دے، کیونکہ قرآنِ کریم کا ارشاد ہے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (ترجمہ) "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے"۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے :-

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ۔ (ترجمہ) "عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ٹھہراؤ ساتھ اس کے کسی چیز کو۔"

اور رضاخانی فرقہ یہ بھی جانتا ہے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنا، رزق دینا، اولاد دینا، بارش برسانا، درخت اگانا بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کا کام نہیں --- جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں جو خلق و تدبیر کر سکے یا کسی چیز کا مستقل اختیار رکھے، تو اس کی الوہیت و معبودیت میں وہ کس طرح شریک ہو جائے گی۔ عبادت انتہائی تذلل کا نام ہے سو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ہونی چاہیئے جو انتہائی درجہ میں کامل اور با اختیار ہے، یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ مخلوق کو معبودیت میں خالق کے برابر کر دینا انتہائی ظلم اور ہٹ دھرمی ہے، ارشادِ قرآنی ہے :-

(۱) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ (پ۲۰)

(ترجمہ) "بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کس نے) تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا (ہم نے) پھر ہم ہی نے اس سے سرسبز باغ اگائے تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اگاتے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں۔"

(۲) اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۲۰)

(ترجمہ) "بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بنائیں اور

اس کے لیے پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے بیچ آوٹ بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے۔"

(۳) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝ (پ۲۰)

(ترجمہ) "بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔"

(۴) اَمَّنْ یَّهْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ (پ۲۰)

(ترجمہ) "بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا ہے اور (کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا (کی شان) اس سے بلند ہے۔"

(۵) اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ (پ۲۰)

(ترجمہ) "بھلا کون خلقت کو پہلی بار پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے

اور (کون) تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) کہہ دو کہ (مشرکو) اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔"

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں کوئی اور با اختیار ہستی ہے جس سے یہ کام بن پڑیں اور اس بناء پر وہ معبود بننے کے لائق ہو؟ جب نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ مشرکین محض جہالت اور ناسمجھی سے شرک و مخلوق پرستی کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالٰے جب چاہے اور مناسب جانے تو بیکس اور بیقرار کی فریاد سُن کر مصیبت دُور کر دیتا ہے، اور جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ اور خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور پیر فرید الدینؒ وغیرہ اپنے مریدوں کی مصیبت کو دُور کرتے ہیں، یہ عقیدہ نجس ہے، اور حق تعالٰے کا ارشاد ہے:۔

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

اور مشرکین کو تنبیہ ہے کہ سخت مصائب اور شدائد کے وقت تو تم بھی مضطر ہو کر اسی کو پکارتے ہو اور دوسرے معبودوں کو بھول جاتے ہو، پھر فطرت اور ضمیر کی اسی شہادت کو امن و اطمینان کے وقت کیوں یاد نہیں رکھتے، اللہ تعالٰے مشرکین کو اپنے عجائبات قدرت ملاحظہ کراتا جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ بتلاؤ اللہ تعالٰے کے سوا یہ کام کس کے ہیں؟

اس کے بعد اللہ تعالٰے کے بہتر اور قادر مطلق وحدہٗ لاشریک ہونے پر چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا پھر اوپر سے پانی برسانا، اس سے عمدہ عمدہ کار آمد باغ اور درخت اگانا یعنی اس نے تمہارے لیے آسمان و زمین کا گھر بنایا اور اس میں تمہارے لیے روزی پیدا کی۔

(۲) زمین کو ٹھہرنے کے لیے بنایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں جو انسان کی راحت کے سامان ہیں اور دریاؤں میں پردہ رکھا۔

(۳) بیقراری کے وقت انسان کی فریادرسی وہی کرتا ہے۔

(۴) تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ وہی بتاتا ہے، جنگل میں درختوں کی تاریکی، پھر رات کی پھر ابر کی، اسی طرح سمندر کے سفر میں جب راستہ بھول جاتے ہیں، وہاں بھی وہی راہنمائی کرتا ہے۔

(۵) بارش کے آنے سے پیشتر خوش آئند ہوائیں وہی چلاتا ہے۔

(۶) وہی ابتدائً پیدا کرتا ہے وہی مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرے گا۔

(۷) آسمان سے پانی کے ذریعہ اور زمین میں نباتات کے واسطہ سے ہم ہی تم کو روزی دیا کرتے ہیں۔

یہ سب کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے یا کوئی اور؟ یعنی اور کوئی معبود نہیں اور مختارِ کُل خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، پھر وہ خدا کے شریک کس بات سے ہو گئے بلکہ جن کو تم اپنا حاجت روا اور مشکل کشا مانتے ہو اُن کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ مر کر کب زندہ ہوں گے، اور جو لوگ شرک جیسی خبیث اور موذی مرض میں مبتلا ہیں انہوں نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ جو دانہ ہم زمین میں ڈالتے ہیں اس کو کون اُگاتا ہے۔

بیت اللہ مجرا کرتا ہے!

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھرتھرا کر گر گیا
(حدائقِ بخشش جلد ا صـ۲۰)

اعلحضرت بریلوی نے بیت اللہ شریف کو کیسے مکروہ انداز میں بتوں کے ساتھ ملا دیا ہے، رسوائے زمانہ احمد رضا خاں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اُس نے عرش الٰہی کے لیے بھی مُجرے کا لفظ استعمال کیا ہے، شعر ملاحظہ ہو :-

جُھکا تھا مُجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
کہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

(حدائق بخشش جلد ا ص۱۱۲)

مولوی احمد رضا خان بریلوی کا تمام کلام گستاخی پر مبنی ہے، آپ جو شعر بھی پڑھیں گے اُس سے گستاخی کی بدبو آئے گی۔

خدا تعالیٰ پر افتراء

رضا خانی اللہ تبارک و تعالیٰ پر افتراء باندھتے ہوئے یوں لکھتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

"اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے اپنی کل صفات (الٰہیہ) جمع کر دیتا ہے" (تسکین الخواطر ص۳۵)

خانہ کعبہ طواف کرتا ہے

رضا خانی جھگا دڑوں کا خانہ کعبہ کے بارے میں نجس عقیدہ ملاحظہ ہو :-

"جو اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں وہ جب اپنے مقام پر ہوتے ہیں تو خانہ کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ ان کے گرد طواف کرے" (ترجمہ فقیر بر آستانہ پیر" شائع کردہ انجمن نقشبندیہ قصور)

بریلوی امت کا حج

—— "میرے پیر کے روضے پر جا کر سات دفعہ طواف کرے حج ہو جائے گا۔" (حوالہ مذکور صـ۳۲)

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں :۔

کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا

(ملفوظات جلد۲ صـ۴۶)

حضرات! یہ ہے رضا خانی مذہب کہ خانہ کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ ولی کے ارد گرد طواف کرے حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اسکے علاوہ تمام انسان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ رضا خانی مذہب میں ولی کا مقام زیادہ ہے اور خانہ کعبہ کا مقام کم ہے۔

قرآن نور یا احمد رضا خاں بریلوی؟

رضا خانی اپنے اعلیحضرت بریلوی کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہیں کہ ہر کتاب کی پیشانی پر احمد رضا کو حضور پُر نور لکھتے ہیں جیسا کہ "وصایا شریف" اور "ملفوظات" پر بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً ہر کتاب پر یہ الفاظ موجود ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو :۔

حضور پر نور اعلیٰ حضرت بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(احکام شریعت)

—— "ملفوظات حضور پر نور اعلیحضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

رضا خانیوں کے اس غلیظ عقیدے کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں، ارشاد ہوتا ہے: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔ (القرآن)

خدا سے مانگ

رضاخانی مُلاؤں کے وہ عقائد جو شرک پر مبنی ہیں انہیں آپ نے پڑھ لیا، اب ہم نصیحت اور جذبہ خیر خواہی کے طور پر آغا شورش مرحوم کی یہ نظم درج کر رہے ہیں شاید بریلویوں کو ہوش آجائے اور وہ اپنے شرکیہ عقائد سے توبہ کر کے اپنی عاقبت بہتر بنا سکیں۔

اس رہنما سے مانگ نہ اس رہنما سے مانگ
شورش جو مانگتا ہے وہ اپنے خدا سے مانگ

ہنگامۂ وغا میں شہیدوں کا بانکپن
مردانِ بالاکوٹ کی آہِ رسا سے مانگ

قبّوں میں کیا دھرا ہے بجز کاروبارِ شرک
تفسیر اس کلام کی رب العلا سے مانگ

مُشکل کشا ہے ذاتِ خداوندِ ذوالجلال
کیا مانگتا ہے غیر سے مشکل کشا سے مانگ

واجب نہیں لطیفہ فروشوں کا اتباع
فہمِ حدیث جادۂ خیر الوریٰ سے مانگ

جو کچھ گذر رہی ہے دلِ ناصبور پر
اُس کی دوا حضورؐ کے دار الشفا سے مانگ

تانے پڑے ہوئے ہیں فقیہوں کے ذہن پر
ضربِ کہن کا زور جہاد و غزا سے مانگ

دونوں جہاں ہیں بندۂ مومن کی کارگاہ
یہ ہمہمہ حکایتِ مہر و وفا سے مانگ

اعلائے حق، قبائے فقیری، شعورِ دیں
شورش یہ ذوق و شوق خُدا سے مانگ



باب دوم

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین

کیا انبیاء علیہم السلام انسان نہیں؟

انبیاء کو بشر کہنا کفار کا دستور ہے

مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی "کنز الایمان" میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا کفارِ مکہ کا دستور ہے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے، اس لیے قرآن پاک میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے"۔ (کنز الایمان ص حاشیہ ۱۲)

بشریت ایک فاسد خیال

سورۂ ہود آیت ۲۷ حاشیہ ۵۳ کے تحت لکھتے ہیں کہ:۔

"اس امت میں بہت سے بدنصیب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے"۔

(کنز الایمان)

ایسا خیال بھی حرام

مولوی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتے ہیں :۔

"بشریت کی ابتداء آدم علیہ السلام سے ہوئی کیونکہ وہی ابو البشر ہیں اور حضور علیہ السلام اس وقت نبی ہیں جب کہ آدم علیہ السلام آب و گِل میں ہیں، خود فرماتے ہیں : کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَ الطِّیْنِ اس وقت حضور نبی ہیں بشر نہیں، سب کچھ صحیح لیکن ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور علیہ السلام کو یا محمد یا کر اے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی، باوا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے۔"

(جاء الحق صـ ۱۷۳)

کفارِ مکہ مکرمہ کا طریقہ

"قرآن کریم نے کفارِ مکہ کا یہ طریقہ بتلایا کہ وہ انبیاء کو بشر کہتے تھے۔" (جاء الحق صـ ۱۷۵)

"بشر یا بھائی کہہ کر پکارنا یا محاورہ میں نبی علیہ السلام کو یہ کہنا حرام ہے۔" (جاء الحق صـ ۱۸۲)

محمد عمر اچھروی کی یاوہ گوئی

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی لکھتے ہیں :۔

"اور احناف کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا کفر ہے کیونکہ یہ کلمہ بشر انبیاء علیہم السلام کو حقارتاً کفار کہا کرتے تھے۔"

(مقیاس حنفیت صـ ۲۳۴)

"وہابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مثل بشر کہتا ہے اور حنفی آپ کو بے مثل نور کہتا ہے، تم سوچو کر کون ہو۔" (مقیاس حنفیت ص۲۳۵)

تحریفِ قرآن کا بدترین مظاہرہ

"کہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ بشر کلام نہیں کر سکتا سوائے ان تین مذکورہ طریقوں کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ ہمکلام ہوئے بغیر پردے کے اور بغیر جبرائیل کے۔" (مقیاسِ حنفیت ص۲۴۹)

فاضل بریلوی کا جاہلانہ عقیدہ

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:۔

"اللہ عزوجل نے بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس نور سے پیدا کیا جو عین ذاتِ الٰہی ہے یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔"

(مجموعہ رسائل حصہ اول ص۴۵، ۴۶)

مفتی گجرات کی کج روی

مولوی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتے ہیں:۔

"اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وغیرہ آیات جو بظاہر شانِ مصطفوی کے خلاف ہیں متشابہات ہیں لہٰذا ان کے ظاہر سے دلیل پکڑنا جہالت ہے۔" (جاء الحق ص۱۷۸)

پاپا ٹے اچھرہ کی جہالت

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی لکھتے ہیں:۔

"مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ نے ثابت کر دیا کہ بشر کی طاقت نہیں کہ اللہ سے کلام کرے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متکلم ہونے سے آپ کے نور ہونے کی دلیل واضح ہو گئی"۔ (مقیاس حنفیت ص ۲۵۰)

نورِ مجسم لباسِ بشریت میں

رضا خانی ملاں محمد بشیر کوٹلی لوہاراں والے لکھتے ہیں :-

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں نور ہیں اور لباس آپ کا بشریت ہے، آپ نور مجسم ہیں اور بشریت کے لباس میں تشریف لائے"۔

(کتاب آنا جانا نور کا ص ۲۱۸)

جعلی غزالی زماں کا جاہلانہ تصور

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں :-

"حضور علیہ السلام کا بدن مبارک بھی نور تھا"۔ (میلاد النبی ص ۱۵)

احمد رضا بریلوی کا لغو خیال

؎ آ رہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا

پڑ گیا ہے طائرِ سدرہ کو چسکا نور کا

(حدائقِ بخشش جلد ۳ ص ۱۸)

قارئین کرام! رضا خانیوں کے ناپاک عزائم آپ نے ملاحظہ فرمائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا کفار کا دستور ہے اور اس لفظ میں نبی علیہ السلام کی حقارت کی جھلک نظر آتی ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے لیے بشریت

ہی کمال ہے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا توہین ہوتا تو جس طرح بعض یہودیوں نے شرارت کے طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اگر لفظ رَاعِنَا سے آپ کو خطاب کرتے تھے جس کے معنی اُن کی عبرانی زبان میں ایک بد دعا کے ہیں اور وہ اسی نیت سے کہتے، مگر عربی زبان میں اس کے معنی ہماری مصلحت کی رعایت فرمائیے کے ہیں، اس لیے عربی دان اس شرارت کو نہ سمجھ سکتے تھے اور اس اچھے معنی کے قصد سے بعض مسلمان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلمہ سے خطاب کرنے لگے اس سے ان شریروں کو اور گنجائش مل گئی اور آپس میں بیٹھ کر ہنستے تھے کہ اب تک تو ہم ان کو خفیہ ہی بُرا کہتے تھے اب اعلانیہ کہنے کی تدبیر ایسی ہاتھ آگئی کہ مسلمان بھی اس میں شریک ہو گئے، حق تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس توہین کو گوارا نہ کیا کہ یہودی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ رَاعِنَا کہہ کر توہین کریں۔ تو اس گنجائش کے قطع کرنے کا مسلمانوں کو حکم دیا کہ اے ایمان والو تم لفظ رَاعِنَا مت کہا کرو اور اس کی جگہ اُنْظُرْنَا کہہ دیا کرو کیونکہ اس لفظ کے معنی اور رَاعِنَا کے معنی عربی زبان میں ایک ہی ہیں، رَاعِنَا کہنے میں یہودیوں کی شرارت چلتی ہے اس لیے اس کو ترک کر کے دوسرا لفظ استعمال کرو۔

تو اسی طرح اگر لفظ بَشَر دمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوتی تو حق تعالیٰ اس لفظ کی جگہ کوئی اور لفظ فرما دیتے کہ یہ کہا کرو، ور لفظ رَاعِنَا میں حق تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو برداشت نہ کیا اور فرمایا: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا۔ یعنی اے ایمان والو! تم نہ کہو رَاعِنَا اور کہو اُنْظُرْنَا۔

تو معلوم نہیں کہ حق تعالیٰ نے لفظ بشر میں (بقول رضا خانیوں کے) اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو کیسے برداشت کر لیا؟ تو بات بے غبار ہو گئی کہ لفظ بَشَر

میں توہین نہیں ہے بلکہ کمال ہے۔ اب رضاخانی اپنے فتوے پر غور کریں کہ اگر بشر کہنا کفار کا دستور ہے تو حق تعالےٰ نے اپنے نبی کو بشر کیوں کہا ہے؟ مخلوق تو کیا خالق کائنات پر بھی فتویٰ لگادیا۔

رضاخانی بڑے شد و مد کے ساتھ اس بات کا چرچا کرتے ہیں کہ انبیاء کرام کو بشر کہنا سخت بے ادبی ہے، جو کہے وہ گستاخ اور کافر ہے۔ تو جب اہلِ بدعت اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کے دلائل سے عاجز آجاتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا غلط سمجھتے ہیں بشریت کا انکار نہیں کرتے۔ اور رضاخانیوں کی عبارات سے تو یہ لازم آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہہ کر پکارنا تو درکنار آپ کو بشر بتلانا بھی جائز نہیں، یہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا کھلم کھلا انکار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کے نور کا ٹکڑا سمجھنے والے اور خدا تعالےٰ کا جزو کہنے والے اہلِ بدعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے بشر مان سکتے ہیں۔ اور بریلوی گستاخی کی انتہاء کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نوری بشر تھے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر سب کچھ نگل گیا، تو بریلویوں نے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ کے ساتھ تشبیہہ دے کر اپنی حقیقت کو واضح کردیا کہ واقعی رضاخانی ٹولہ گستاخِ رسول ہے۔

رضاخانیوں کا اہلسنت والجماعت علماء دیوبند پر یہ بے بنیاد الزام ہے کہ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں، اہلِ سنت کے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے جیسے ہیں وہ شخص بے دین ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، امام الانبیاء ہیں، افضل البشر ہیں، سید البشر ہیں، خیر البشر ہیں، (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی پیدا ہوگا، جس طرح خدا تعالیٰ کی خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو

اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی میں آپ کا کوئی شریک نہیں اور اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر مجسم ہیں اور نورِ صفات ہیں۔ قرآنِ کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عقیدہ ملتا ہے۔

اب ہم رضا خانیوں کو قرآنِ پاک کی آیات پیش کرتے ہیں جن میں خود حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہا ہے۔

حق تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے ہیں سب کے سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے:۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۝ (پ۱۳)

(ترجمہ) "اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے"۔

تمام انبیاء علیہم السلام کا اعلانِ بشریت

چنانچہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بشریت کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۝ (پ۱۳)

(ترجمہ) "پیغمبروں نے اُن سے کہا کہ ہاں ہم تمہارے ہی جیسے آدمی ہیں"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی اُس کے الفاظ قابلِ غور ہیں:۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ۔ (پ ۱)

(ترجمہ) "اے پروردگار ان (لوگوں) میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرما"

مِنْهُمْ کا لفظ غور و فکر کا متقاضی ہے یعنی مکہ مکرمہ کے رہنے والوں میں سے، آلِ ابراہیمؑ سے، اب ایک معمولی عقل و ذہن رکھنے والا شخص بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں خاکی انسان بستے تھے یا فرشتے یا کوئی نوری مخلوق؟ اگر مکہ مکرمہ والے بشر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے تو مِنْهُمْ کا مطلب کیا ہوا؟

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ:-

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ۔ (پ ۱۶)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے"

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا۔ (پ ۱۵)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں"

بشریتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تعجب کی وجہ

انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے تصور سے کفار کے بدکنے کی وجہ یہ تھی کہ انسان اور بشر ان فطری کمزوریوں سے داغدار ہوتا ہے جو ایک حادث شئے کا خاصہ ہو سکتی ہے مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، تعلقاتِ زن و شوہر وغیرہ۔ گویا جس کو اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق ہو اُن کو ان چیزوں سے منزہ ہونا چاہئیے، چنانچہ کفار کہتے تھے:-

وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْأَسْوَاقِ ۝ (پ۱۸)

(ترجمہ) "اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔"

نیز یہ کہ :-

مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ (پ۱۸)

(ترجمہ) کہنے لگے کہ یہ تو تمہارے جیسا آدمی ہے جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی طرح کا یہ بھی کھاتے ہیں اور پانی جو تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتے ہیں اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو گھاٹے میں پڑ گئے۔"

ربِّ ذوالجلال والاکرام جواب دیتے ہیں کہ تم بشریتِ رسول پر تعجب کیوں کرتے ہو!

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ ۝ (پ۱۱)

(ترجمہ) "کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو۔"

حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جتنے رسول مبعوث کیے وہ سب کے سب کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۝ (پ۱۸)

(ترجمہ) "اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے" (یعنی یہ باتیں مانع رسالت نہیں ہیں)

لوگوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے انہی غلط فہمیوں نے باز رکھا تھا۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔ (پ۱۵)

(ترجمہ) "اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کے بھیجا ہے!"

یعنی کفار کا خیال یہ تھا کہ رسالت کے لیے کوئی نورانی مخلوق ہی موزوں ہو سکتی ہے جو بشری عیوب اور کمزوریوں سے منزہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۔ (پ۱۵)

(ترجمہ) (اے نبی!) کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجے (لیکن چونکہ زمین پر انسان آباد ہیں لہٰذا ان کی طرف بشر ہی رسول بنا کر بھیجا گیا ہے)

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ سے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریتِ مطہرہ کا واضح ثبوت ملتا ہے، اور رضاخانیوں کا یہ کہنا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا کفر ہے، یہ فقہاء احناف پر کھلا بہتان ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا جائز ہے۔ اس دنیا میں آپ کو وہ لوگ بھی ملیں گے جو سرے سے وجودِ باری تعالیٰ ہی کے منکر ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین بندوں یعنی حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں بدکلامی اور بدزبانی کو

اپنا دین سمجھتے ہیں، ایسے بدبخت اور شقی بھی ہیں جو افضل الانبیاء، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا انکار کرتے ہیں اور قسم قسم کے اعتراضات سے اپنے دلوں کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں کوئی بھی ایسی حقیقت نہیں جس کے منکر اس دنیا میں موجود نہ ہوں۔ انہی حقائق ثابتہ میں سے ایک حقیقت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت اور عبدیت بھی ہے۔ اور فرقہ ضالہ اہلِ بدعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھنے کے باوجود آپ کی بشریت کے منکر ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفات پر بشریت کے اطلاق کو بے ادبی اور گستاخی کا نام دیتے ہیں، چنانچہ مولوی احمد یار گجراتی اپنی تصنیف "جاء الحق" میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا حرام ہے۔" (جاء الحق ص ۱۸۱)

اور مذکورہ کتاب کے ص ۱۷۶ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) بشر وغیرہ کلمات تم کہہ دو، ہم تو نہ کہیں گے۔"

(جاء الحق ص ۱۷۶)

گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہ کہنا اہلِ بدعت کے نزدیک ادب و احترام ہے۔

دراصل بشریت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بشر ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں، جس طرح کہ ہم نے قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس تک جس دور میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر دعوتِ توحید لے کر قوم کے سامنے آئے تو مخالفین نے ان پر کئی قسم کے اعتراضات کئے تاکہ دعوتِ توحید کی اشاعت میں رکاوٹ ڈالیں۔ انبیاء کرام اپنا فریضۂ رسالت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مشرکین کے

اعتراضات کا دندان شکن جواب دیتے رہے۔ ان اعتراضات اور شکوک میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا۔ "کیا یہ بشر ہمیں سیدھی راہ دکھلانے آگئے ہیں۔" اور یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ مخالفینِ نبوت اور دشمنانِ رسالت کو قبولِ رسالت کی راہ میں جب کبھی ٹھوکر لگی تو وہ بشریت سے لگی، ہر نبی اور رسول کے زمانہ میں لوگ کہا کرتے تھے: اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا، تم تو ہماری طرح بشر ہو۔ کبھی یوں کہتے: مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ اور کبھی آپس میں چہ میگوئیاں کرتے ہوئے ازراہِ تعجب کہتے: اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بناکر بھیج دیا۔

غرض مخالفینِ نبوت اپنے زعم باطل میں یہ خیال کرتے تھے کہ بشریت اور عبدیت نبوت ورسالت کی ضد ہے یعنی جو نبی ہو وہ بشر نہیں ہو سکتا اور جو بشر ہو اس کا نبی ہونا ناممکن ہے۔

اسی عقیدۂ فاسد کی بنا پر مشرکین نے ہر رسول اور ہر نبی کی دعوتِ توحید کو ٹھکرادیا اور صاف الفاظ میں کہا کہ تم چونکہ بشر ہو اس لیے ہم تمہاری نبوت کو تسلیم کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کی مخالف جماعت کو جواب دیتے ہوئے اس عقیدۂ باطلہ کی تردید میں اعلان فرمایا:۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ ۝ (پ۳)

(ترجمہ) کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو دیوے کتاب اور حکمت اور پیغمبر کرے پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر لیکن یوں کہے کہ تم اللہ والے ہو جاؤ۔"

اور اس کے بعد ہر رسول اور ہر نبی کی اپنی زبان سے اعلان کر دایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ کہلوا کر اپنی بشریت و عبدیت کو واضح فرمایا تو کسی نے هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا کہلوا کر حق کا اظہار کرایا، بلکہ قرآن مجید نے تو تمام انبیاء علیہم السلام کے متفقہ اعلان کو بھی نقل فرمایا ہے، جب کفار نے انبیاء علیہم السلام کی بشریت کو نبوت کے منافی سمجھ کر بشریت کی آڑ میں انکارِ نبوت کیا تو جواب ملا: اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، اور سید الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف الفاظ میں فرمایا: اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

ان صریح آیاتِ قرآنی اور ارشاداتِ ربانی کے ہوتے ہوئے بھی بشریت کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرنے کو بے ادبی اور گستاخی خیال کیا جاتا ہے اور رضا خانی ملاں اس کے حرام ہونے کے فتوے صادر فرماتے ہیں، اور بڑے ہی اخلاص کے ساتھ کہتے ہیں کہ خدا اپنے نبی کو بشر کہے، نبی بھی انکساراً اپنی بشریت کا اقرار کریں، مگر ہم اپنے نبی کو بشر کہہ کر گستاخ اور بے ادب کیوں بنیں؟ اسی وجہ سے یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو بشر کہتے ہوئے جھجکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریتِ مطہر کے قائلین کو وہابی وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں، انہوں نے بشریت کا معیار اپنی ذات کو سمجھ رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو بشر کہنا امت کے لیے بے ادبی، گستاخی اور بقول رضا خانی احمد یار گجراتی کے حرام ہوتا تو قرآنِ کریم اور احادیث میں کہیں بھی لفظ بشر کا ذکر نہ ہوتا۔

اگر قرآنِ مجید، کتبِ احادیث، صحابۂ کرامؓ و ائمۂ دین کے ارشادات اور علماءِ سلف کے اقوال کو دیکھا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سید البشر بعد الانبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک صحابۂ کرامؓ، ائمۂ عظام، اولیاء کرام اور علماء حق سب کے خیال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً

سید المرسلین، شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا حرام اور کفر نہیں بلکہ جائز ہے۔

غور فرمائیے کہ کتاب وسنت کی ان صریح نصوص کے ہوتے ہوئے بھی فرقہ ضالہ یعنی کہ اہل بدعت کی طرف سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے، کے دلائل ڈھونڈنا اور ان کے لیے لغو تاویلات کی ایسی پٹاری کھول بیٹھنا کہ جن کا نہ سر ہو نہ پیر، کیا یہ ڈھٹائی کی انتہا نہیں؟ اور اہل بدعت واقعاتِ کاذبہ کے مقابلہ میں قرآن وحدیث کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں، رضاخانی فرقہ یہ نہیں سوچتا کہ قرآن مجید کی واضح نصوص کے الفاظ سے اعراض کر کے انہوں نے کتنی بڑی جسارت کی ہے کہ روزِ حشر اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور انہیں جواب دہ بھی ہونا پڑے گا، کیونکہ جب قرآن وحدیث کے اقوال سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت کا ثبوت ملتا ہے تو اہل بدعت بشریت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کفار کا دستور بتلانا سراسر جہالت اور قرآن وحدیث سے روگردانی کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شکل میں

وہ مدنی محمد معین بن کے آیا
غضب کا جوان حسین بن کے آیا
میری لاکھ جانیں، ہوں قربان اس پر
جو یثرب سے چل چونشیں بن کے آیا
حقیقت نبی کی کھلی اس جوان سے
وہ صلِ علیٰ ماہ جبیں بن کے آیا

(ہفت اقطاب ص ۱۶۸)

احوالِ واقعی

(خانوادۂ عروس العلماء کے نام)

انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں رضا خانی ملاؤں کی گستاخیاں آپ نے ملاحظہ فرمائیں، اب ان پر آغا شورش مرحوم کا حقیقت افروز تجزیہ بھی پڑھتے جایئے۔

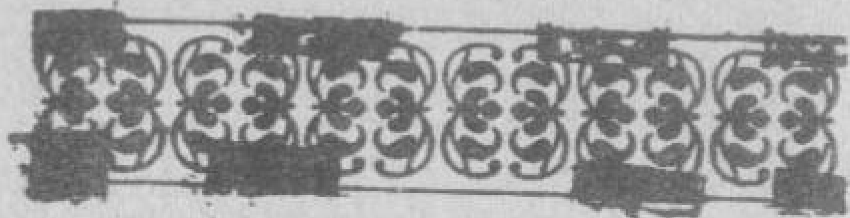
میں نہیں کہتا فلاں ابنِ فلاں گستاخ ہے
اس قبیلے کا ہر اک پیر و جواں گستاخ ہے
شاتم اسلاف ہیں احمد رضا کے جانشیں
بدعت آبادِ بریلی کی زباں گستاخ ہے
ایک کوزہ پشت کی تصنیفِ باطل دیکھ کر
اچھرہ والے بھی پکار اٹھے کہ ہاں گستاخ ہے
کیا کہوں فیض الحسن کی شوخیٔ گفتار پر
لوگ کہتے ہیں کہ وہ جانِ جہاں گستاخ ہے
حیف ابد انجام پٹواری محدث بن گیا
وائے! فتنہ گر کا اندازِ بیاں گستاخ ہے
چھیڑ کر آں گل رخانِ مجلسِ احناف کو
ایک شاعر کی زبانِ نکتہ داں گستاخ ہے

نشہ آور ہے بدایوں کی شرابِ خانہ ساز
مغبچوں کا ذکر کیا پیرِ مغاں گستاخ ہے

وہ جہاں چاہیں جسے چاہیں اُسے رسوا کریں
ہم پہ یہ تہمت کہ طبعِ بیکراں گستاخ ہے

کچھ مقطع چھاروں کو مُغنیانہ روپ میں
یہ شکایت ہے کہ دستِ ناتواں گستاخ ہے

باعثِ رسوائی دینِ حنیفہ ہو گیا
مفتیٔ لاہور آوارہ لطیفہ ہو گیا



نبی معصوم نہیں

رضاخانی مُلّاں احمد یار گجراتی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یُوں گُستاخی کرتے ہیں:۔

"حضرت) آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے مگر خلیفۃ اللہ تھے"۔ (تفسیر نور العرفان ص۳۴۳)

رضاخانیوں کے پاس کون سا ایسا آلہ ہے کہ جس سے معلوم کیا گیا کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدائش سے پہلے بھی متقی نہ تھے؟

نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں

رضاخانی ملّاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے اور نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں"۔ (تفسیر نور العرفان ص۱۶۴)

میرے سُنّی حنفی بھائیو! یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم نہیں ہوتے، اور انگریز کے ٹاؤٹ مولوی احمد رضا خان کو بریلوی تمام لغزشوں سے محفوظ مانتے ہیں حالانکہ احمد رضا خان بریلوی گناہوں کا مجسّمہ تھا۔ اور اس کو تمام لغزشوں سے محفوظ کا تصوّر کرنا اپنے آپ کو جہنّم میں ڈالنا ہے۔ بریلویوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں، اور چونکہ رضاخانی اُمّت احمد رضا کو نبی مانتی ہے اس لیے رضاخانی انبیاء کرام کے مقابلہ میں احمد رضا خاں کو معصوم مانتے ہیں، اسلیے یہ اُن کے گمراہ ہونے کی پختہ دلیل ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی شان میں بریلوی ملّاؤں کی گستاخیاں

حضرت آدم علیہ السلام ذلیل ہو گئے؟

نقل کفر کفر نباشد

رضاخانی ملّاں ابوالحسنات اپنی تصنیف "اوراقِ غم" میں حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:۔

"وہ آدم جو سلطان مملکتِ بہشت تھے، وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکارِ تیرِ مذلت ہیں۔" (اوراقِ غم ص۲ طبع ۱۳۴۸ھ)

رضاخانی ابوالحسنات نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں نہایت گستاخانہ الفاظ کہہ کر گستاخی کی انتہاء کر دی ہے، بندۂ خدا کو ذرہ بھر شرم و حیا نہ آئی کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں کتنا توہین آمیز جملہ کہہ رہا ہوں۔

حضرات! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کا ایک سچا عاشق کہلاتے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا گستاخ تصور کرتے ہیں، رضاخانی ملّاں ابوالحسنات نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز الفاظ کہتے وقت اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھا ہوتا تو ایسے ناپاک جملے کبھی استعمال نہ کرتا۔

جبرائیل علیہ السلام پیر کو سجدہ کیا کریں

ایک رضاخانی پیر صاحب کہتے ہیں کہ میں خود حضرت آدم علیہ السلام ہوں، اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پر فرض ہے کہ وہ مجھے سجدہ کیا کریں، شعر ملاحظہ ہو:-

آدم وقتم نمے دانی مرا　　　سجدہ ام فرض است بر روح الامین

(دیوانِ محمدی ص۹۶)

رضاخانی مُلاں اپنے آپ کو نبی بنا کر مسیلمہ کذاب کے مشن کو پورا کرتے ہوئے جبرائیل علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ وہ مجھے سجدہ کیا کریں، حالانکہ تمام مخلوق رب ذوالجلال کو سجدہ کرتی ہے اور اس کی تسبیح بیان کرتی ہے تو جبرائیل کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ یہودی الاصل والنسل محمد یار گڑھی والے بدطینت شخص کو سجدہ کیا کریں۔

خلیل اللہ و ذبیح اللہ علیہما السلام کی شان میں گستاخی

رضاخانی ابوالحسنات حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شان میں بایں الفاظ گستاخی کرتے ہیں:-

"ارشاد ہوا (اے) خلیل! جو ان (حضرت حسینؓ) کے غم میں روئے گا اُسے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے"　(اوراقِ غم ص۲۲)

اہلِ سُنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ پیغمبروں کے علاوہ کوئی بھی شخص خواہ صحابی، ولی، قطب یا ابدال ہی کیوں نہ ہو اُس کا کوئی بڑے سے بڑا عمل بھی کسی پیغمبر کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کے برابر نہیں ہو سکتا، جبکہ رضاخانی فرقہ ضالہ کا عقیدہ ثابت ہوا کہ جو شخص بھی حضرت حسینؓ کے غم میں روئے گا اُس کو

وہی ثواب ملے گا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا تھا اس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بھی توہین ہے، کیونکہ ان کے عمل کو ایک غیر پیغمبر کے عمل کے برابر کر دیا گیا ہے۔

رضاخانیوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

رضاخانیوں کے مشہور پیر خواجہ محمد یار گڑھی والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں کہ جن بیماروں کا علاج حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں کر سکے تو اُن کی سہولت کے لیے ایک رضاخانی ہسپتال میں نے اجمیر شریف میں بنا دیا ہے اور لاعلاج مریض رضاخانی شفا خانہ کی طرف رجوع کریں، شعر ملاحظہ فرمائیں ؂

برائے لا دوائے حضرتِ عیسےٰ بحمد اللہ
دریں اجمیر یک دار الشفاء کردہ ام پیدا

(دیوان محمدی ص ۲۹)

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کرنا یہ رضاخانی مذہب میں تو فعلِ مستحسن ہو سکتا ہے لیکن مذہبِ اسلام اس غلط حرکت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

پیر فرید ٹھوکر سے مُردے زندہ کرتے تھے!

رضاخانی پیر محمد یار گڑھی والے لکھتے ہیں کہ گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور معجزہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے لیکن پیر فرید نے لاکھوں مُردے پاؤں کی ٹھوکر سے زندہ کیے ہیں، اور یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ پیر فرید کے مارے ہوئے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ نہیں کر سکتے، اس میں سراسر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، رضاخانی مُلّاں نے پیر فرید کی مدح سرائی کرتے ہوئے اس قدر

غلو سے کام لیا کہ ایک ولی کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر کی توہین کر بیٹھے، شعر ملاحظہ ہو ؎

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اُٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

(دیوان محمدی ص۱۲۴)

انبیاء کرام کے گستاخوں کو خدا تعالیٰ عبرتناک سزا دیں گے پھر رضا خانیوں کو معلوم ہوگا کہ ہم دنیا میں کیا حرکات کرتے رہے ہیں، خدا تعالیٰ فرمائیں گے کہ اب مزا چکھو اپنے کئے ہوئے کا۔

حضرت مسیحؑ کی شان میں گستاخی

رضا خانی ملاں ایوب علی رضوی "مداح اعلحضرت" میں لکھتے ہیں کہ مریض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طفیل شفاء پاتے ہیں اور مولوی احمد رضا خان بریلوی پاؤں مار کر مُردہ کو زندہ کرتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو ؎

شفا بیمار پاتے ہیں طفیلِ حضرتِ عیسےٰ
ہے زندہ کر رہا مُردے خرام احمد رضا خاں کا

(مدائح اعلحضرت ص۲۵)

اس شعر میں کون سا تعظیمی پہلو ہے، گستاخی ہی گستاخی ہے، اور لفظ خرام کے معنی ہیں مٹک مٹک کر چلنا، یعنی کہ مولوی احمد رضا خاں کے پاؤں میں اس قدر قوت تھی کہ وہ زبان سے نہیں بولتے تھے بلکہ پاؤں مار کر مُردے کو زندہ کرتے تھے، تو اس میں ایوب علی رضوی نے اپنے روحانی باپ احمد رضا کی اس قدر تعریف کی کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کرنے کو کوئی بوجھ محسوس نہیں کیا۔

حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی شان میں گستاخی

رضاخانی محمد یار گڑھی والے اپنے آپ کو منصب رسالت پر بٹھاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ کنوئیں میں ڈالا جانے والا حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے فراق میں رونے والا حضرت یعقوب علیہ السلام میں ہی ہوں، شعر ملاحظہ ہو:۔

ے یوسفم در چاہ کنعانے منے بدم
نیز یعقوبم کہ گریانے منے بدم

(دیوان محمدی ص۲)

محترم قارئین! آپ نے رضاخانیوں کی گستاخانہ عبارت پڑھ لی ہے، اب آپ خود ہی اندازہ کریں کہ یہ لوگ کتنے بے حیا ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جب تک انبیاء کرام کی شان میں گستاخی نہ کریں تو ان کا کاروبار فیل ہو کر رہ جائے، اور یہی وجہ ہے کہ رضاخانی ایسی ذلیل حرکتیں کرتے ہیں اور ذرہ بھر انہیں شرم و حیا محسوس نہیں ہوتی، کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:۔

اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت

(ترجمہ) بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

کیا انبیاء علیہم السلام پیر جماعت علی کے خادم ہیں؟

پیر جماعت علی کا ایک غالی عقیدتمند مرید اپنے پیر صاحب کی مدح کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی بایں الفاظ توہین کرتا ہے، شعر ملاحظہ ہو ے

حور و ملک فلک پر فرش زمیں پہ سارے
خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

(بحوالہ مقامع الحدید علی کتاب العقید ص۹۱)

غالی مُریدِ پیر جماعت کو سب سے اعلیٰ مقام دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ اے میرے پیر حور و ملک، حتیٰ کہ چاروں کتاب والے یعنی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام یہ سب انبیاءؑ تیرے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور یہ تیرے خادم ہیں۔ اس رضاخانی مرید نے یہ نہ سوچا کہ میں اپنے پیر کو خدائی مسند پر بٹھاتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہوں، اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

انبیاء ایک ولی کی مجلس وعظ میں

"مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء، انبیاء جو زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اور جو زندہ نہ تھے اپنی روحوں کے ساتھ موجود ہوتے تھے، اسی طرح آپ کی تربیت و تائید کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجلی فرماتے، علی ھذا اکثر اوقات حضرت خضر علیہ السلام بھی مجلس میں آتے اور حضرت خضر علیہ السلام کی جس ولی سے بھی ملاقات ہوتی تو آپ کی مجلس میں حاضر باشی کی نصیحت فرماتے"

اخبار الاخیار صہ ۳۹

"شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک ایک عجیب کیفیت آپ پر طاری ہوئی اور آپ وعظ ترک کر کے تمام اہل مجلس کے سامنے ہوا میں پرواز کرنے لگے، دوران پرواز آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی، کچھ دیر یہاں تشریف رکھیے اور اس محمدی کی چند باتیں سن لیجیے، چند لمحات

کے بعد آپ منبر پر تشریف لے آئے اور پھر وعظ میں مشغول ہو گئے، مجلس برخاست ہوئی تو لوگوں نے دورانِ پرواز آپ کے ارشادات کی وضاحت چاہی آپ نے فرمایا حسنِ اتفاق سے آج حضرت خضر علیہ السلام کا گذر اس طرف ہوا میں اُن سے مجلس میں تشریف آوری کے لیے کہہ رہا تھا چنانچہ انہوں نے میری درخواست قبول کرلی اور مجلس میں کچھ دیر میرا کلام سنتے رہے۔" (تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص۱۷۶)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلسِ وعظ سننے کے لیے آتے تھے، اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دینا بہت بڑی حماقت ہے، انبیاءؑ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک ولی کی مجلسِ وعظ میں حاضری دیا کریں؟ اور رضا خانی عقائد گستاخی کی تعلیم دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردے کے پیچھے

رضا خانی مُلاں مولوی احمد رضا خان بریلوی کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نائب ثابت کرنے کے لیے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کو خواب میں حضور غوث پاک کی زیارت ہوئی، میاں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے، اور ارشاد ہوا فرمایا بریلی میں احمد رضا خان بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیحضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے، واپس آکر فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک پردہ کے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور

احمد رضا بولتے ہیں۔" (عرفانِ شریعت ص۳)

حالانکہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ ایک دفعہ بریلی میں مولوی احمد رضا خان کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو جب میاں صاحبؒ مولوی احمد رضا خاں کے پاس بریلی پہنچے تو دیکھا کہ احمد رضا خاں ایک کمرہ میں بیٹھے ہیں اور آگے حدیث اور تفسیر کی کتابیں کھلی پڑی ہیں اور احمد رضا خاں حقہ نوشی کر رہے ہیں، حضرت میاں صاحبؒ احمد رضا خاں کی اس غلط حرکت کو دیکھ کر بغیر کلام کیے واپس تشریف لے آئے۔

جس طرح احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے دینِ خالص میں شرک و بدعت کی ملاوٹ کر کے دین کو مسخ کرنے کی مذموم سعی کی ہے، تو اس کے جرم میں ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن اس کی شفاعت نہ کریں اور فرمائیں گے سُحقًا سُحقًا یعنی دوری ہو دوری۔

پیر کا ہاتھ خضر علیہ السلام کے ہاتھ سے بہتر

"حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں، اُن مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا، حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور اُن کو نکال لیا۔"

(ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۲ ص۵)

مذکورہ بالا عبارت سے رضا خانی فرقہ اولیاء کرام کو ما فوق الاسباب میں پکارنا ثابت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں سے انبیاء کرامؑ کی عزت و عظمت نکالنی مقصود ہے کیونکہ رضا خانیوں کے نزدیک انبیاء کرامؑ کا

مرتبہ اولیاء کرام سے کم ہے' اور لوگوں کے دلوں سے انبیاء کرامؑ کے بارے میں یہ بات نکالنی ضروری سمجھتے ہیں کہ تمام مسلمان انبیاء کرام کے مقام کو تمام مخلوقات سے افضل جانتے ہیں، اب یہ عقیدہ منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ خان صاحب بریلوی کی کتب سے یہ عقیدہ ہمیں نہیں ملتا، اس لیے رضاخانی تعلیم یہ ہے کہ اولیاء کرام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت پر حملہ

مولوی احمد رضا بریلوی رقمطراز ہیں :-

"حضورؐ کی صحبت میں سب لوگ نبی ہو سکتے تھے قریب تھا کہ یہ اُمت ساری کی ساری نبی ہو جائے"... (فتاویٰ افریقہ ص ۱۳۲)

مُسیلمۂ ہندوستان مرزا غلام احمد قادیانی سے جزوی ربطی اشتراک رکھنے والے فاضل بریلوی اسی طرح انگریز سرکار کے خادم تھے جس طرح مرزا قادیانی ـــــ لیکن بریلی کے اس عیار و شاطر انسان نے خود پر سُنیت کا لیبل لگا کر اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کو بدنام کیا جن میں حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند بھی ہیں جن پر رضاخانی چمگادڑوں نے اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھنے کی تہمت لگائی ـــــ ان بے شرم اور بے ننگ نام رضاخانی ہیجڑوں سے کوئی پوچھے کہ "محقق من الحقہ" احمد رضا خان کی یہ عبارت کس کفر کی غماز ہے ـــــ

سچ ہے ع رب نے تم سے عقل کھسے

پیر جماعت علی حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہیں

ایک رضاخانی مُرید اپنے پیر جماعت علی کی مدح سرائی کرتے ہوئے حضرت

یوسف علیہ السلام کی بابت الفاظ توہین کرتے ہیں کہ:۔

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے
یوسفؑ سے تجھ پہ قربان شیریں مقال والے

(انوار علی پور صلا)

مذکورہ بالا شعر میں پیر جماعت علی کا مرید یہ کہنا چاہتا ہے کہ میرے پیر صاحب پر جتنے حسین و جمیل ہیں سب کے سب قربان کیے جا سکتے ہیں حتیٰ کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی میرے پیر پر قربان ہوں، لیکن مذہب اسلام اس غلط حرکت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بغیر تمام مخلوق جمع ہو جائے تو کسی نبی کے برابر تو کجا کسی نبی کے مرتبہ کو بھی نہیں چھو سکتی چہ جائیکہ حامی شرک و بدعت پیر جماعت علی کو حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل مانا جائے۔

اہل سنت علماء دیوبند کا عقیدہ تو یہ ہے کہ کروڑوں پیر جماعت علی ہوں تو حضرت یوسف علیہ السلام کے پیشاب پر قربان کیے جا سکتے ہیں۔

ابلیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سی آواز نکال سکتا ہے

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ رضاخانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ:۔

"شیطان اپنی آواز حضورؐ کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے"۔

(مواعظ نعیمیہ جلد ۲ ص ۱۴۲)

رضاخانی احمد یار گجراتی نے جب یہ عقیدہ پیش کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی خداوندی سنائی اور جب آپؐ نے اس کو اپنی زبان سے ادا فرمایا تو اس میں شیطان کی آواز بھی شامل ہو گئی کیوں کہ

شیطان آپ جیسی آواز بنا سکتا ہے (معاذاللہ) مگر جب مولوی احمد رضا خان بریلوی کی باری آتی ہے تو رضا خانی مُلّاں محمد اشرف کچھوچھوی کا یہ بیان اپنے اس عجمی گروہ کے بارے میں یوں پیش کرتے ہیں :-

اعلیحضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا۔

احمد رضا تمام لغزشوں سے محفوظ

رضا خانی اپنے نام نہاد مجدد یہودی الاصل والنسل ماحی توحید وسنت، حامی شرک و بدعت کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی بھی انبیاء علیہم السلام کی طرح ہر قسم کی لغزشوں سے محفوظ تھے حالانکہ تمام لغزشوں سے محفوظ رہنا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ گروہ انبیاء کرام کی شان ہے، مولوی احمد رضا بریلوی کے معصوم عن الخطاء کے بارے میں عبارت ملاحظہ ہو۔

"اعلیحضرت قدس سرہٗ العزیز کی یہ کرامت بھی بہت بڑی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح اپنی حفاظت میں لے لیا کہ آپ کا قول، فعل اور تحریر لغزش سے محفوظ رہے، اہل علم حضرات پر روشن ہے کہ علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدی سے چلے آ رہے ہیں مگر قول و فعل کی لغزش سے محفوظ رہنا نسبتاً کم پایا گیا ہے اور قلم کی لغزش سے تو شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہوگا، زورِ قلم میں بکثرت تفرد پسندی میں آ گئے اور بعض تجدد پسندی کا شکار ہو گئے، ان کی تصانیف میں خود رائیاں بھی دیکھی جاتی ہیں اور لفظوں کے استعمال میں بے احتیاطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں اور حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت کی جاتی ہے

محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں کہ ہمیں اور ہمارے ساتھ سارے علماء عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور یا محقق اعظم بحرالعلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی اور یا پھر اعلیحضرت بریلوی کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولائے تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور اعلیحضرت قدس سرہ کی زبان مبارک اور قلم شریف نقطہ برابر خطا کرے خدا تعالیٰ نے اسے ناممکن بنا دیا۔" (الشاہ احمد رضا ص۱۷۹)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی جیسے یہودی الاصل والنسل کو رضاخانی گناہوں سے معصوم سمجھتے ہیں، حالانکہ معصوم عن الخطا ہونا تو صرف اور صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے۔

اور یہاں رضاخانیوں نے خان صاحب بریلوی کے بارے میں معصوم کا عقیدہ تسلیم کر کے احمد رضا کے لیے منصب نبوت کا کھلم کھلا اقرار نہیں کر دیا؟

حضور کا دہن مبارک رائفل کی طرح تھا

نقل کفر کفر نباشد

رضاخانی احمد یار گجراتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین میں اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کے لیے ایک توہین آمیز تشبیہ ایجاد کی، رضاخانی ملاں لکھتے ہیں:۔

"قُل میں حضورؐ کی زبان شریف کی طرف اشارہ ہے یعنی اے میرے محبوب دعا ہماری بتائی ہو اور زبان تمہاری ہو، کارتوس رائفل سے پوری مار کرتا ہے۔" (نور العرفان ص۸۵۵)

رضاخانی ملاں نے مذکورہ بالا عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو رائفل کہا ہے، کیا یہ گستاخی نہیں؟ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک

کا درجہ رائفل کا ہی ہے؟ کیا آپؐ کی زبان اقدس رائفل تھی؟

قارئین کرام! ذرا سوچیں اور غور فرمائیں کہ رائفل کسے کہا جاتا ہے، کچھ تو سوچیں کہ وہ زبانِ اقدس جس نے کبھی دشمن کو بھی گالی نہ دی، کبھی کسی کا دل نہ دکھایا ہو، اُسے کسی درجے میں رائفل کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ہر عضو بے مثال ہے کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس لیے آپؐ کے جسم اطہر کے ساتھ کسی حقیر چیز کو تشبیہہ دینا اور وہ بھی کفار و مشرکین کے ہاتھوں ایجاد کی ہوئی اشیاء کو، ہرگز ہرگز مناسب نہیں، ایسا کرنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین اور سراسر بے ادبی ہے اور راہ عمل رحمتِ خداوندی سے محرومی کا سامان ہے ع

بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

رضاخانیوں نے توہین انبیاء کرام اور خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ایسا مکروہ دھندا شروع کیا ہوا ہے جو کہ رضاخانی پوپ احمد رضا خاں بریلوی سے لے کر اب تک جاری ہے، اور ان رضاخانیوں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخیاں کرنا اپنا شعار بنا لیا ہے۔

حضرات! گستاخیوں میں ان سے بڑھ کر نہ پاؤ گے!

رہی یہ بات کہ دعا کو کارتوس کے ساتھ تشبیہ دینا یہ بھی ملحدانہ رویہ ہے اور رضاخانی ملاں نے ساتھ عبارت میں اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعا کو کارتوس کے ساتھ تشبیہ دی ہے حالانکہ دعا خدا تعالیٰ کے حضور کی جاتی ہے اور کارتوس دشمن کی طرف مارا جاتا ہے۔ رضاخانیو! اگر تم خدا تعالیٰ کو اپنا دشمن ہی سمجھتے ہو تو کیا تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ تمہارا کارتوس خدا تعالیٰ کو ہرگز بیکار نہیں کر سکتا۔

(۱) خدا جیت کرام! رضا خانیوں کی گستاخیاں ملاحظہ کریں کہ ایک ہی عبارت میں اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ السلام اور دعا جیسی متبرک عبادت ہر ایک کو اپنی گستاخی کی لپیٹ میں لے لیا، اب فیصلہ آپ کریں کہ گستاخِ رسول کون ہے؟

اور رضا خانی ملاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص میں اس قدر آگے نکل گئے کہ ابوجہل اور ابولہب نے بھی ایسے ناپاک کلمے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کبھی نہ کہے ہوں گے، گستاخیٔ پیغمبرِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تو رضا خانیوں نے کفار و مشرکین کو بھی مات کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کے حرام کرنے کے لیے کتے، بلے رکھے

رضا خانی مُلاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ خنزیر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا اور کتے بلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ چھوڑے تاکہ وہ اس کو حرام فرماویں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اس کے باقی اجزاء اور پوست، مغز، گردہ، منہ) میرے حبیب حرام فرماویں، جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا باقی کتا، بلا اس کے حبیب نے (حرام کیا)"

(نور العرفان صفحہ ۳۹)

شریعت کے مسائل میں کیا خدا اور رسول ایک دوسرے کے قسیم ہیں؟ جن میں تقسیم کار جاری ہوئی یا اللہ کے رسول اللہ کے ماتحت ہوتے ہیں پھر رضا خانیوں نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے بالمقابل ہی رکھا تھا تو آپ کی کارکردگی کے لیے کیا انہوں نے کتے، بلے ہی منتخب کرنے تھے۔

رضا خانیوں شرم کرو اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ اتنی بے ادبی اور

گستاخیوں کے ساتھ میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے ؟

کیا رضا خانی مُلّاں کو کتّے بلّے کے علاوہ اور کسی چیز کا نام ہی یاد نہ رہا کہ جس کے لیے وہ پیغمبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب کر رہے تھے اور جس انداز سے رضا خانی ملّاں نے حضور ؐ کو ذکر کیا ہے، کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں کھلی گستاخی نہیں؟ کیا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کتّے بلّے حرام فرمانے کے لیے ہی آئے تھے؟ (معاذ اللہ)

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو چیز بھی مومنین کے لیے حلال ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے اور جو چیز بھی حرام ہوئی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی حرام کی ہے، اور اس پر قرآن شاہد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حلال و حرام کے بیان کرنے والے ہیں، تحلیل و تحریم آپؐ کے اپنے اختیار میں نہ تھا مگر رضا خانی مذہب گمراہی کی تعلیم دیتا ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ سے تشبیہ دینا

رضا خانی ملّاں احمد یار گجراتی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انسانیت سے نکالنے کے لیے آپ کو سانپ سے تشبیہ دینا درست سمجھا تاکہ کسی طرح آپؐ کی بشریت کا انکار ہو سکے، لکھتے ہیں :-

"عصائے موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نگل گیا تھا ایسے ہی ہمارے حضور نوری بشر ہیں۔ کھانا پینا، نکاح اس بشریت کے احکام تھے"۔ (مراۃ المناجیح صـ۲۴)

قارئینِ کرام! امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سانپ سے تشبیہ دینا یہ بہت بڑی حماقت اور کافرانہ طرزِ عمل ہے اور اس سے

بڑھ کر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کیا گستاخی ہوگی؟
لیکن جب ہم نے رضاخانیوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ سانپ ہمارے ساتھ محفلِ میلاد میں شامل ہوتا ہے اس لیے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سانپ سے تشبیہ دے دی گئی تو اس میں کیا حرج ہے؟

سانپ کا محفلِ میلاد میں آنے کا ثبوت

مرزا ذاکر بیگ فرماتے ہیں کہ :۔
"مجلس میلاد شریف کی تھی جب خوب مجمع ہوگیا ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے پیچھے بیٹھ گیا جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا سنتا رہا بعد ختم چلا گیا نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے، لوگوں نے بہت چاہا کہ اسے مار دیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے میں ہرگز نہ مارنے دوں گا۔"
(ملفوظات احمد رضا ج ۴ ص ۶۲)

احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مرنے سے قبل اپنے اعزا کو وصیت کی کہ جب میرا جنازہ اٹھاؤ تو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے مجھ پر درود پڑھیں اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔
(۱) جب میرا جنازہ لے کر جاؤ جنازہ کے آگے پڑھیں تم پر کروڑوں درود احمد ذریعہ قادری (یعنی کہ باآواز بلند)۔ (وصایا شریف ص ۹)

احمد رضا بریلوی پر درود پڑھنا جائز؟

(۲) اللّٰھم صل وسلم و بارك على عبد المصطفٰی مولانا احمد رضا

وعلیٰ آلِ احمد رضا۔ (بحوالہ النجمۃ لاہل السنۃ ص ۱۲۷)

(۳) اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ وعلی المولی الھمام امام اھل السنۃ مجدد ملّۃ رسول اللہ وارث علوم رسول اللہ سیدنا اعلحضرت الشیخ عبد المصطفیٰ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(نغمۃ الروح ص ۴۸ مطبوعہ گلستان پریس سرگودھا)

مولوی حشمت علی بریلوی نے جب مریدوں کو شجرۂ طریقت عطا کیا جس میں مذکورہ بالا درود موجود ہے اور وصیت فرمائی کہ:۔

"قبر طاق بنا کر اس میں یہ (درود) رکھ دو، منکر نکیر دیکھ کر واپس چلے جائیں گے اور سوال بھی نہ کریں گے" (نغمۃ الروح ص ۴۸)

تُف ہے ان رضاخانیوں پر جو اس قسم کی لچر، بیہودہ اور واہیات باتیں لکھتے ہیں؛ شجرۂ طریقت قبر میں رکھنے سے منکر نکیر بھاگ جائیں گے؟ کیوں ------ وہ بھی کسی قبر کے مجاور یا کسی چنڈو خانے کے چرسی ہیں جو کسی سرکاری اہلکار کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں گے؟ رضاخانیو! تمہارا باوا احمد رضا خان پٹھان آف بریلی خود مبتلائے عذاب ہے، وہ کہتا ہے ؎

اے شافع محشر بچالو مجھے

بندہ ترا عذاب میں ہے (رسالہ انیس اہلسنت)

اس بے لگام اور زبان دراز بریلی شریف کے لونچڑے کو پہلے عذاب سے بچالو، پھر ایسی باتیں کرنا! اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت دے اور اس امام ضال و مضل خذلہ اللہ تعالےٰ کی جھوٹی محبت سے بچا کر حضور سرکارِ دو عالم محمد عربی فداہ اُمّی واَبی وَاُمّہاتنا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلّم کی اتباع و پیروی اور محبت نصیب فرمائے، آمین

اچھے میاں نبی ہیں؟

رضا خانی مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیر و مرشد اچھے میاں کو نبی تسلیم کرتے ہوئے بایں الفاظ درود پڑھتے ہیں، درود ملاحظہ ہو۔

"اللھم صل وسلم وبارک علیٰ اچھے میاں وعلیٰ آلِ اچھے میاں"۔ (الجنۃ لاہل السنۃ ص ۱۲۷)

نوٹ:۔ انبیاء کرام اور ملائکہ کے علاوہ کسی پر بھی درود پڑھنا جائز نہیں، اچھے میاں ہوں یا بڑے میاں یا احمد رضا خان ہو ان پر درود پڑھنا حرام اور بہت بڑی نامرادی کی دلیل ہے۔

درودِ ابراہیمی نامکمل درود ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ درودِ ابراہیمی نامکمل درود ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ:۔

"درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں، نماز میں درودِ ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التحیات میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے مگر نماز سے باہر وہ درود پڑھو جس میں یہ (صلوٰۃ وسلام) دونوں ہوں، حضورؐ نے جو درود کی تعلیم درودِ ابراہیمی سے فرمائی وہاں نماز کی حالت میں درود مراد ہے، غرضیکہ درودِ ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر (درودِ ابراہیمی) غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں"۔ (تفسیر نور العرفان ص ۶۷۹)

قارئینِ کرام! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ درود و سلام

کا بتلایا ہے وہ بقول رضاخانیوں کے نامکمل ہے لیکن جو ۱۷۸۱ء میں ایجاد ہو وہ مکمل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نیا دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ما انا علیہ واصحابی کے خلاف ہے۔

علاوہ ازیں مولوی احمد رضا خان بریلوی "احکام شریعت" میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اذان کے بعد (یا پہلے) صلوٰۃ وسلام پڑھنا ۱۷۸۱ء میں ایجاد ہوا" (احکام شریعت جلد ا ص ۱۳۴)

ذرا سوچیں کہ جو بد بخت ایسے نامراد ہوں کہ سرکار دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات مقدسہ میں کیڑے نکال کر اپنے من گھڑت اقوال واعمال کو ان کے مقابلہ میں لائیں، ان کا ایمان واسلام کہاں ہے؟ اے اللہ! تو ان شیاطین الانس والجن کو ہدایت دے کر اپنے محبوب و معصوم نبی کا سچا عاشق بنا دے اور اگر ان کے مقدر میں یہ سعادت نہیں تو پھر ان کے شر سے امت مسلمہ کو اس طرح محفوظ فرما کہ ان کا بیج اس دھرتی سے ختم کر دے۔

ایک اور بے لگام بریلوی یوں زبان درازی کرتا ہے کہ:۔

درود ابراہیمی پڑھنا مکروہ ہے

رضاخانی ملاں عبدالرشید رضوی قادری جب برطانیہ آئے تو سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے ایک نیا مسئلہ بیان کیا کہ:۔

"نماز کے باہر درود ابراہیمی (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے"

(بحوالہ بریلویوں کی مذہبی خودکشی ص ۳۹)

پیر نازک عین محمدؐ است

رضا خانی اپنے پیر نازک کریم کو نبوت اور رسالت کا تاج پہناتے ہوئے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو ۔

طالب خدا گواہ نازک چشم من
عین محمدؐ است کہ عربی شنیدہ

(ہفت اقطاب ص۱۵۱)

مذکورہ بالا شعر میں رضا خانیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب کرکے اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنا لیا۔

حشر کے دن حضورؐ کے جھنڈے کا سایہ ہوگا یا احمد رضا کے؟

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ ہم حشر کے دن اپنے اعلیحضرت بریلوی کے جھنڈے کے سایہ تلے ہوں گے، شعر ملاحظہ ہوں :۔

عجم میں دھوم ہے کس کی شہ احمد رضا خاں کی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عرب واقف ہوا کس کا امام اہل سنت کا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لواء الحمد کے نیچے جگہ ملے یا رب
کریں دل بھر کے نظارا امام اہل سنت کا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(باغ فردوس ص۱۴)

قارئین کرام! تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہوگا یا پھر پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کا ہوگا، اس کے

علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا جبکہ رضاخانی اپنے اعلیٰحضرت بریلوی کے لواء الحمد کے سایہ کا عقیدہ رکھتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ لواء الحمد یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے اور احمد رضا خان اپنے شرکیہ عقائد کی بناء پر حشر کے دن عرش عظیم کے سایہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کے سایہ سے انشاء اللہ محروم ہوں گے، اور سوائے ذلت ورسوائی کے کچھ پلے نہیں پڑے گا۔

پیر اور پیر زادہ حضرت یعقوبؑ و یوسفؑ کی مثل

رضاخانی حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بایں طور پر توہین کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"حضور (نازک کریم غریب نواز کے فرزند) کی پرورش اپنے ماموں میاں امام بخش کے ہاں ہوئی، رقیبوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر والد اور فرزند کے درمیان حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کی جدائی کا منظر پیدا کر دیا تھا، پورے پندرہ سال اسی فرقت میں گذرے، ایک دن جذبہ شفقتِ پدری جوش میں آتا ہے، حضور نازک کریم غریب نواز اپنے خاص خادم میاں رحیم بخش کو حکم فرماتے ہیں کہ صاحبزادے کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میاں رحیم بخش حضور صاحبزادہ صاحب کو حضور نازک کریم غریب نواز کی خدمت میں لے آتے ہیں، چاند سے چہرہ پر جب حضور کی نظر پڑتی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں بغلگیر ہوتے ہیں فَکَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کا پورا رنگ نظر آجاتا ہے میاں رحیم بخش کو بھی باہر ٹھہرنے کا حکم دیا جاتا ہے، گویا یوں کہیئے ؎

جو در مکتب بے نشانے رسید　　چہ گویم کر آنجا چہ دید و شنید

یعقوبؑ اور یوسفؑ کی ملاقات تھی اسی خاص وقت میں فیوضات و برکات سے نوازا اور بیعت فرمایا جاتا ہے۔"

(ہفت اقطاب ص ۵۲، ۵۳)

مذکورہ بالا عبارت میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السّلام کی توہین کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ (معاذاللہ)

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وزیر اعظم ہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے وزیر اعظم ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"مگر اس کلمۂ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے۔۔۔۔۔

جس سے معلوم ہُوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم ہیں۔"

(شان حبیب الرحمٰن ص ۱۱)

قادئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ گستاخیٔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے رضا خانیوں کی عقل ایسی سلب کی ہے کہ اس قسم کی بیہودہ اور ناشائستہ حرکات اکثر ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔



بُت خانۂ بدعت کے عزّیٰ

نوٹ: ذہنی طور پر جو لوگ کتوں اور بلوں اور سانپوں وغیرہ کی سطح پر سوچتے ہیں اُن کو گفتگو کے دوران بھی چیزیں اچھی طرح بیان کرنا آتی ہیں اور وہ یہ بھی نہیں سوچا کرتے کہ انبیاء کرام کی ذواتِ مقدسہ کتنی بلند ہیں، اُن کے بارے میں اس طرح کی زبان استعمال کرنے سے جہنم واجب ہو جاتی ہے، یہ کس قدر عقل کے اندھے ہیں۔ آغا شورش مرحوم نے ان کا نقشہ خوب کھینچا ہے۔

چہرے پہ ہے شکن تو زباں پر خروش ہے
منبر پہ لازماً کوئی بدعت فروش ہے

کیا پوچھتے ہو دیدہ و دل کے معاملات
ہر شخص اس دیار میں خانہ بدوش ہے

سوچا بھی ہے کہ آپ ہیں کس سمت گامزن
اے تاجرانِ دین! تمہیں عقل و ہوش ہے؟

بے ربط گفتگو کو بنا کر اساسِ فکر
لوگوں سے کہہ رہے ہو نوائے سروش ہے

کس بانکپن سے رندِ خرابات نے کہا
یہ ذکر و وعظ سلسلۂ نائے و نوش ہے

نانوتوی پہ کفر کا الزام الاماں!
نانوتوی حضورؐ کا حلقہ بگوش ہے

سوداگرانِ دین کے زعمِ خودی کی خیر
شورش کی شاعرانہ طبیعت میں جوش ہے

(یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء)

احمد رضا خان بریلوی کی رسالت

جب مولوی احمد رضا خان بریلوی نے دعویٰ نبوت عام کر دیا اور رضا خانی مولوی ایوب علی رضوی نے پوری جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے اس منصب کو تسلیم کر لیا تو تقاضا ہوا کہ چونکہ نبی ہمیشہ لغزشوں اور خطاؤں سے محفوظ ہوتے ہیں تو مولوی احمد رضا خان میں یہ وصف موعود ثابت کیا جائے۔

جب یہ سوال اٹھا تو رضا خانیوں کے محدث اعظم مولوی محمد اشرف کچھوچھوی نے ایک خطبہ صدارت دیا اور اس میں مولوی احمد رضا خان کے لغزشوں سے محفوظ ہوتے کا عنوان قائم کیا اور اس کو پورے رضا خانی سربراہوں کی تصدیق کے بعد محدث اعظم کے صاحبزادے مدنی میاں نے اپنے رسالہ ماہنامہ "المیزان" کے امام احمد رضا نمبر میں اسے شائع کیا چنانچہ اس ماہنامہ میں مولوی محمد اشرف کچھوچھوی کے خطبہ صدارت پر یہ سرخی لگائی گئی:

امام بریلوی کا لغزشوں سے محفوظ رہنا

اس میں آپ نے اس بات کو واضح کر دیا کہ رضا خانیوں کے عقیدے میں مولوی احمد رضا خان تمام لغزشوں سے محفوظ رہے، ویسے تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے تمام لغزشوں سے محفوظ رکھے، لیکن اس کلی حفاظت کا عمومی دعویٰ سوائے پیغمبروں کے اور کس کے لیے ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ائمہ اربعہ میں سے کسی نے کسی صحابی کے لیے بھی اس کلی حفاظت کا عمومی دعویٰ نہیں کیا، اور تمام لغزشوں سے محفوظ رہنا یہ تو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے کیونکہ ہر نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے، اور یہ سوچیں کہ جو شان انبیاء کرام کی ہو سکتی ہے اس کو رضا خانیوں نے کس طرح مولوی احمد رضا خان کے لیے تجویز کر دیا تاکہ پیغمبر عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس طرح تمام لغزشوں سے محفوظ رہے ہیں اسی طرح عجمی پیغمبر (مولوی احمد رضا خان) بھی تمام

لغزشوں سے محفوظ تسلیم کیا جائے بلکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے وصیت کی کہ میرے دین و مذہب پر چلو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے ۱۰؎ اور کیا یہ گستاخی نہیں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفتِ کاملہ کو مولوی احمد رضا خان کے ساتھ ملا دیا جائے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

ناظرین کرام! ذرا سوچیں، غور کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ گستاخ رسول کون ہے؟ اور یہ بھی سوچیں کہ بچپن میں بازاری عورتوں کو ستر کا دکھانا اور پھر اس پر متنبہ کرنے والا کہ ستر کا مزاج کیسے بگڑتا ہے کس طرح لغزشوں سے محفوظ رہ سکتا ہے؟ رضا خانیوں کی جسارت دیکھئے کہ ان لوگوں کو اس پر بھی اطمینان نہ ہوا اس سے بھی آگے بڑھے اور مولوی احمد رضا خان کے لیے خدائی صفات اور پیغمبرانہ صفات کا ایہام ان لفظوں میں ترتیب دیا۔

الحمد للہ الاحد رضا سیدنا احمد و اصلی و اسلم سیدنا احمد رضا اللہ الواحد الصمد و علی جمیع من رضی اللہ عنہم و رضو عنہ احمد الرضا من الازل الی الابد۔

ان آخری لفظوں پر غور کریں، احمد الرضا من الازل الی الابد۔ میں کس طرح مولوی احمد رضا خان کے لیے ازلی ابدی، ہونے کا ابہام پیدا کیا جا رہا ہے؟ سو جو لوگ ایک عام آدمی کے لیے خدائی صفات کا ابہام پیدا کرنا اور اس کے لیے اُسے سرمایۂ فخر جانتے ہوں، ان کے لیے اب پیغمبر کس صف اور کس شمار میں، ہوں گے؟

مولوی احمد رضا خاں پیغمبر ہیں

مولوی ایوب علی رضوی کا عقیدہ تھا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی دعوت اہل عجم کے لیے ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت صرف اہلِ عرب کیلئے تھی، نبی علیہ السلام

کے ساتھ یہ تقابل نبوت کے سوا اور کس بات میں ہو سکتا ہے، مندرجہ ذیل شعر سُنکر آپ خود فیصلہ کریں ؎

؎ عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صورت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

یعنی جب میں عرب میں گیا تھا اور اس آنکھ سے جس صورتِ کریمہ کو دیکھا وہ تو صرف عرب تک محدود تھی لیکن یعنی بلادِ مشرق کے واسطے اے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی آپ قبلہ نما ہیں۔

؎ حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ
جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

(مدائح اعلحضرت ص۳)

دیکھئے رضاخانی کس گستاخی سے مولوی احمد رضا خاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل لے آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اور صرف عرب کے لیے تھے، اور یہودی الاصل والنسل احمد رضا خان بریلوی عجم کے لیے ہیں، کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی نہیں؟ کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عرب و عجم پر سرداری کا انکار نہیں؟ رضاخانی مُلاؤں کی عجم سے اس وابستگی کا نتیجہ ہے کہ رضاخانی اب تک عربوں کے خلاف ہیں۔ بلادِ عربیہ حجاز (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) جا کر بھی وہاں کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کہ ہمارا گرو گھنٹال تو عجمی تھا، اور ہم عربی پیغمبر کے علاقے میں کیوں باجماعت نماز پڑھیں، یہاں تو عربی پیغمبر کے امتی ہی نماز پڑھیں ہم کیوں عربی امام کے پیچھے نماز پڑھیں، ہم نے تو اپنے گرو گھنٹال کی پیروی کا حلف اٹھایا ہے اور جو بھی ہمارے عجمی قبلہ نما کا قائل ہو گا ہم اس کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

؎ باز آجاؤ ظالمو اب بھی جفا و جور سے
کر لو کچھ اپنی حفاظت آنے والے دَور سے

حقیقت یہ ہے کہ رضاخانیوں کو خدا تعالیٰ اپنے گھر میں داخل ہی نہیں ہونے دیتا کیونکہ حق تعالیٰ ان پر ناراض ہیں، اور صاحبِ مکان جس پر ناراض ہو اُس کو اپنے گھر میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ اسی لیے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام ؕ

مولوی احمد رضا خان بریلوی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا سمجھتے ہوئے ایک رضاخانی خلیفہ لکھتے ہیں:-

ولاھل السنۃ من اللہ احمد رضا خان

یعنی اہل سنت (بریلویوں) کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے احمد رضا خان صاحب ہیں۔ (رماح القہار علی کفر الکفار ص۲ مطبوعہ بریلی)

کسی کا نام لے کر اُسے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا بتلانا یہ وہ نص ہے جو صرف پیغمبروں کی نشاندہی کرتی ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا دین و مذہب کہاں کہاں کے لیے ہے، آپ کن کن ملکوں کے لیے مبعوث ہوئے تھے؟

غور کا مقام ہے کہ رضاخانیوں نے احمد رضا خاں کی نبوت کا اقرار نہیں کیا؟

تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت مشرق و مغرب الشمال و جنوب کے بسنے والے سب انسانوں کے لیے ہے، یہ نہیں کہ آپ کی رسالت صرف عرب کے لیے ہو، عجم والوں کے لیے نہ ہو، آپؐ کی نبوت عرب میں تو ہو مگر مشرق میں نہ ہو (معاذ اللہ) ایسا نہیں ہے بلکہ آپؐ کی رسالت تو ہر خطہ ارضی کو حاوی ہے۔

فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور عورتوں سے ہمبستری بھی کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ عورتوں سے صحبت بھی کر سکتے تھے"۔ (مرآۃ المناجیح ص۲۴)

قارئین کرام! تمام اہلِ اسلام اس بات سے واقف ہیں کہ ملائکہ چونکہ نوری مخلوق ہیں اور نوری مخلوق نفسانی خواہشات سے پاک ہوتی ہے۔ اور ملائکہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا کیسی گستاخی ہے۔ غالب گمان ہے کہ ایسا غلط عقیدہ کسی باطل مذہب سے بھی ثابت نہ ہو، چہ جائیکہ بریلویوں نے ایسی حماقت کا مظاہرہ کرکے اپنے آپ کو دشمنانِ اسلام ثابت نہیں کر دیا؟

اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ ابولولو احمد یار گجراتی کے گھر میں اس قسم کے متعدد واقعات پیش آئے ہوں گے تو اس لیے رضاخانی نے اپنی معلومات اور تجربہ کی بناء پر اس کو دین سمجھ کر لکھ دیا ہے۔ بریلویوں کی گستاخانہ اور ذلیل عبارات پڑھ کر ایک صحیح العقیدہ مسلمان یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ اس بازار کی پیداوار ہیں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

رضاخانی ابوالحسنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں یوں توہین آمیز الفاظ لکھتے ہیں:۔

"اس آیت (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ) میں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) داعیٔ اجل کو لبیک یعنی انتقال پایا اس لیے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے۔" (اوراقِ غم صلا)

سہ چوں آفتاب بہ نصف النہار یافت کمال
مقرر است کہ رو مے نہد بسوئے زوال
(اوراقِ غم)

اہل سنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ہر لمحہ اور ہر آن امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات ومراتب میں ترقی ہوتی رہتی ہے، اس کے برعکس بریلوی امت کا عقیدہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ ان کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زوال ہوئے تقریباً چودہ سو سال گذر چکے ہیں (معاذ اللہ) اور جب بھی فرقہ ضالہ نے کوئی بات کی تو اس سے گستاخی کی ہی بو آئی۔

ذرا غور کیجئے اور رضاخانی گستاخوں کو دادِ ستم دیجئے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ آخرت کو آپ کا زوال کہہ رہے ہیں۔ انصاف کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تو حضور کو بشارت دیں کہ بعد میں آنے والی ہر گھڑی آپ کے لیے پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی۔ اور مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ رضاخانی ابوالحسنات کہیں کہ نہیں بعد میں زوال ہی ہوگا، وہ اگر قرآن کریم ہی دیکھ لیتے تو انہیں یہ آیت ضرور مل جاتی:۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ٥ (سورۃ والضحیٰ پ ۳۰)

اور البتہ ہر بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہوگی۔

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی روشنی میں کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو آپ کا زوال نہیں کہہ سکتا، اور جب رضاخانی گستاخی اور بے ادبی پر ہی تل جائیں تو پھر بے ادب قرآن سے بھی سبق نہیں سیکھتا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان

کو قرآن سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

رضاخانی پیر رحمۃ للعالمین ہیں

رضاخانی محمد یار گڑھی والا اپنے بارے میں یوں دعویٰ کرتے ہیں کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں، شعر ملاحظہ ہو :-

فردم از اغیار و یارِ ہر کسم زانکہ ہستم رحمۃً للعالمین

(دیوان محمدی صہ۴۶)

یعنی کہ میں غیروں سے علیحدہ بھی رہتا ہوں اور ہر شخص کا یار بھی ہوں کیونکہ میں خود رحمۃً للعالمین ہوں۔ (العیاذ باللہ)

رضاخانی ملاں کا یہ دعویٰ نص قطعی کے خلاف ہے کیونکہ رب ذوالجلال اپنے محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے، جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۱۷)

اور (اے محمد) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی رحمۃ للعالمین ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی بھی رحمۃ للعالمین نہیں بن سکتا اور رضاخانی پیر کا عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شکل میں

رضاخانی ملاں محمد یار گڑھی والے لکھتے ہیں کہ پیر صدر دین کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ملتان تشریف لائے۔ (العیاذ باللہ)

شعر ملاحظہ ہو ؎

برائے چشمِ بینا از مدینہ بر سرِ ملتان
بشکلِ صدر دین خود رحمۃ للعالمین آمد

(دیوانِ محمدی ص۵۱م)

مطلب یہ ہے کہ چشمِ بینا کے لیے مدینہ منورہ سے ملتان میں صدر دین کی شکل میں خود رحمۃ للعالمین یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں کارڈ تھا

رضاخانی ملاں کتاب "ہفت اقطاب" کے مؤلف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بایں الفاظ توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"مؤلف کتاب ھذا فقیر غلام جہانیاں معینی قریشی کی عمر ابھی نو سال کی تھی، بیعت ہونے کا ارادہ ہوا، چشتیہ سلسلہ کے ایک بزرگ تشریف لائے ہم سبق طلباء نے بے حد اصرار کیا کہ یہ صاحب بڑے بزرگ ہیں ان سے بیعت کر لو، ان کے بار بار کہنے پر کچھ ارادہ ہو گیا، رات کو خواب میں حضور سراپا نور سید الکونین ختم المرسلین محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور ذات پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک کارڈ تھا جس کے وسط میں لکھا تھا "حضور خواجہ معین الدین"،
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا یہ پیر ہے اس کے بعد آنکھ کھل گئی، یہ حضور محمد معین الدین کا زمانہ سجادگی تھی، میں نے سمجھ لیا کہ یہ میرے آقا و مولا سے بیعت ہونے کا مجھے حکم دیا جا رہا ہے، از اں صبح کو اس بزرگ سے جس کے متعلق طلباء اصرار کر رہے تھے، بیعت ہونے کا

ارادہ ملتوی کر دیا، دوسری رات پھر خواب دیکھا کہ شہر سے باہر خیمے نصب کیے ہوئے ہیں اور اعلان ہو رہا ہے کہ محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، یہ غلام بھی دوڑا ہوا وہاں پہنچتا ہے حضورؐ نے چہرۂ انور پر نقاب ڈالا ہوا ہے اس غلام نے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کیا اور اپنے گھر لے آیا جس وقت حضور پلنگ پر تشریف فرما ہوئے، نقاب کھولا تو عین حضور معین الدین کا چہرہ مبارک تھا۔" (ہفت اقطاب ص ۱۸۸، ۱۸۹)

رضاخانیوں نے خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے اس من گھڑت واقعہ کا سہارا لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا ذرہ بھر خیال نہ کیا کہ ہم ایک ولی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو بلند مقام دے کر پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اب رضاخانی ذرا سوچیں کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حشر کے دن کیا انجام ہوگا؟ انشاء اللہ سوائے رسوائی اور ذلت کے کچھ بھی پلے نہیں پڑے گا اور پھر رضاخانی پشیمان ہوں گے کہ کاش ہم اپنی غلط حرکات سے باز رہتے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ گروہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں توہین کا پہلو اختیار نہ کرتے۔

روضۂ رسول میں روز خالی رہا

رضاخانی، مولوی احمد رضا خان بریلوی کی شان بیان کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یوں طریقہ توہین کرتے ہیں:-

"ایک عورت عالم خواب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئی وہاں اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ

حضور اقدسؐ بریلی شریف مولانا احمد رضا خان صاحب کی مہمانی میں تین روز کے لیے تشریف لے گئے ہیں، جب سرکارؐ واپس ہوئے تو اس نے مدعا عرض کیا، ارشاد کریم فرمایا کہ بریلی جا کر احمد رضا کے مزار پر عرضِ حاجت کر، آنکھ کھلی تو بیداری میں بریلی شریف حاضری دی اور منزل مقصود کو پہنچی۔" (بحوالہ مقامع الحدید علیٰ کذاب العنید ص۸۱)

خدا تعالیٰ مشرکین کو ہدایت دے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ کس قدر الزام ہے کہ آپؐ خود تو حق تعالیٰ سے مانگیں اور دوسروں کو مولوی احمد رضا خان کے مزار پر جانے کی تلقین کریں۔

احمد رضا خان بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست

"ایک شخص عرصہ دراز سے بیعت کا ارادہ کرتا تھا مگر ہوتا نہ تھا ایک روز اس نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ بریلی جا کر ہمارے دوست احمد رضا سے بیعت کر لو پھر وہ بیعت ہو گیا۔" (بحوالہ مقامع الحدید علیٰ کذاب العنید ص۸۸)

سبحان اللہ! رسوائے زمانہ مکفر الصحابہ والمسلمین احمد رضا بریلوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوست ہیں؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امتی کی شکل میں؟

رضا خانی ملاں حضرت خواجہ معین الدین کی افضلیت ثابت کرنے کے لیے پیغمبرِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں طور توہین کرتے ہیں، من گھڑت واقعہ ملاحظہ فرمائیں :-

"میاں جمعہ دربان روضۂ مبارک کی عورت بقضائے الٰہی فوت ہو گئی جس کے باعث میاں جمعہ سخت پریشان و اداس رہتا تھا، اس کی عورت کے فوت ہو جانے کے بعد تیسرے دن ایک مجذوب میاں جمعہ کے گھر آیا۔ اُسے فاتحہ خوانی کی پھر اس مجذوب نے میاں جمعہ سے کہا باہر آ کر میری بات علیحدہ ہو کر سُن لے، جس وقت دونوں علیحدہ ہوئے تو مجذوب صاحب نے میاں جمعہ سے کہا کہ حضرت خواجہ محبوب الٰہی مولانا خدا بخش صاحب کی تیرے ساتھ کمال مہربانی و عنایت تھی لیکن وہ اب تم پر ناراض ہیں، تو کوٹ مٹھن شریف سے باہر نکل جا، میاں جمعہ نے کہا کہاں نکل جاؤں، اس مجذوب نے کہا عرب شریف چلے جاؤ مدینہ منورہ جا کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اپنی معافی کی درخواست دو تمہارا قصور معاف ہو جائے گا اور حضور محبوب الٰہی خواجہ خدا بخش تم پر راضی ہو جائیں گے"، ازاں بعد میاں جمعہ دربان کوٹ مٹھن شریف سے روانہ ہو کر چاچڑاں شریف پہنچا، فقیر محمد یعقوب خادم حضور کی معرفت حضور شہنشاہ مولانا محمد معین صاحب کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا، حضور نے میاں جمعہ کو بلایا، دریافت فرمایا میاں جمعہ نے تمام سرگذشت حضور میں پیش کی اور ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ قبلہ میرے پاس پیسہ بھی نہیں، حضور نے فرمایا روہڑی جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی زیارت کر لے، چنانچہ میاں جمعہ روہڑی پہنچا بال مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کیا دل میں ارادہ رکھتا تھا کہ اگر کہیں سے خرچ مل جائے تو عرب شریف پہنچوں اور اپنے شیخ کو راضی کر دوں، رات کو خواب میں میاں جمعہ کو محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے لیکن حضور نے اپنے چہرۂ انور پہ نقاب ڈالا ہوا ہے جس وقت میاں جمعہ قدم بوس ہوتا ہے اور حضور پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھاتے ہیں تو علین شہنشاہ مولانا معین الدین صاحب کا چہرہ سامنے آ جاتا ہے چنانچہ صبح بیدار ہوتے ہی میاں جمعہ واپس چاچڑاں تشریف آتا ہے، حضور غریب نواز

فخریہ محل رونق افروز ہیں، اپنے خواب کا نقشہ میاں جمعہ کے پیش نظر ہے، قدموں پر گرتا ہے زار زار روتا ہے، حضور بغلگیر فرماتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بشارت فرماتے ہیں کہ تیرے گناہ بخش دیئے گئے"!

چونکہ ذاتِ پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

(ہفت اقطاب ص ۱۹۰، ۱۹۱)

اللہ تعالےٰ کی لعنت و پھٹکار ہو رضاخانیو تم پر ـــــــ کچھ تو فرق مراتب کا لحاظ کرتے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہاولپور آیا کرتے ہیں؟

ایک رضاخانی مُلّاں امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ چکر لگاتے پھرتے ہیں (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

ـــــــ "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی رنج والم میں مبتلا آپ کا غلام یاد کرے تو آپ اپنی پوری شانِ کریمی سے لبیک لبیک پکارتے ہوئے اس کے پاس خود تشریف لے جاتے ہیں اور اسے کمال آسودگی سے بہرہ ور فرماتے ہیں، کوئی کسی بے آب و گیاہ جنگل میں کیوں نہ ہو، دھوپ میں جلتے ہوئے ریگزاروں میں ہو، ہنگامہ خیز میلوں لمبے چوڑے شہروں میں ہو، جونہی کسی نے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا آپ فوراً اس کے سرہانے تشریف لائے، اگر کوئی منہ سے پکارنے کی ہمت و طاقت سے عاری بھی ہو، بستر علالت پہ ایڑیاں رگڑ رہا ہو اور دل ہی دل میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد چاہے اور دستِ رحمت کا متمنی ہو تو آپ اس کے دل کی

پکار فوراً سنتے ہیں اور ریل سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہوائی جہاز سے زیادہ قوتِ پرواز کے ساتھ بلکہ وہم و گمان سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے پکارنے والے کے پاس پہنچ جاتے ہیں، کیا یہ آپؐ کے سراپا رحمت ہونے کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ جس کا کھائیں اس کے گن گائیں یہ حق ہے ؎

بندہ مٹ جائے نہ آقا پر وہ بندہ کیا ہے
خبر نہ ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

یہاں پر اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی کرتے ہوئے کیوں نہ ثبوت کے طور پر آپؐ کے اس دستِ شفقت اور سایۂ رحمت کا ذکر کردوں جو آپؐ نے ایک دفعہ اس اپنے غلام راقم الحروف پر رکھا، جب کہ ایک مدت سے بیمار بہاولپور کے چولستان میں ایک جھونپڑے میں پڑے ہوئے اپنے آقا و مولا کو دل میں پکارا تو آپؐ نے پوری رحمۃ للعالمینی کی شان سے فقیر حقیر کو نہ صرف زیارت بخشی بلکہ آنِ واحد میں اس بندۂ بے دام کی تمام مشکلات حل فرمادیں، موسم گرما کی سخت گرم دوپہر کا وقت تھا، حسبِ استطاعت ڈاکٹروں اور طبیبوں سے علاج کروایا لیکن سب بے سُود، بستر سے اُٹھنے کی بھی طاقت مفقود ہوچکی تھی ہر طرف سے مایوسی ہی مایوسی نظر آرہی تھی، فقیر کی والدۂ محترمہ میرے بستر کے دائیں جانب دوسری چارپائی پر تشریف فرما تھیں اور اللہ تعالیٰ سے میری صحتیابی کی دعائیں اُن کی زبان پر ہر وقت تھیں، غلام رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مایوسی کے عالم میں دل ہی دل میں مدد کیلئے پکارا اور حسرت بھری نگاہِ تصور سے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو فوراً حضور رحمۃ للعالمین بندہ کی بیمار پُرسی کی خاطر تشریف فرما ہوئے، دِل تو چاہتا تھا کہ بآوازِ بلند ہدیۂ درود و سلام پیش کروں لیکن زبان یاری نہیں دیتی تھی، آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سراپا نورانی پیکر نورانی لباس میں ملبوس میرے بستر کے گرد ایک چکر لگایا اور اپنے

سایۂ رحمت سے نوازش فرمائی، چند ہدایات فرمائیں، بیماری کا نام ونشان نہ رہا، بندہ فوری طور پر نہ صرف تندرستی بلکہ کئی دوسری نعمتوں سے مالا مال فرما دیا گیا، سبحان اللہ کیا شانِ رحمۃ للعالمینی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ جیسے حقیر وناچیز فقیر کو بھی نہیں بھولتے ؎

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
خیر جو ہو نہ غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

معلوم ہوا کہ اگر ایسے مقام کو جہاں پر میں تھا ہم مدینہ شریف سے دُور سمجھتے ہیں تو یہ ہماری اپنی فکر نارسا اور نگاہ کوتاہ بین ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ رحمت سے ایک پل بھی اوجھل نہیں، نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کے دلوں کی دھڑکنیں بھی جانتے ہیں کہ اِدھر دل میں پکارا اُدھر سواری آرہی ہے۔"
(سید المرسلین ص ۴۳ تا ۴۵)

اہلِ سنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ تو یہ ہے کہ ؎

جو ہوتا ہے عاشق وہ جاتا ہے در پر
نبی کو وہ در در بلاتا نہیں ہے

لیکن رضاخانیوں کا یہ عجیب شغل ہے کہ جہاں دل چاہے وہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا لیتے ہیں اور تھوڑی سی خیرینی سامنے رکھ کر یا محفل میلاد منعقد کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلانا بریلوی اپنے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھتے ہیں۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو ایسے تمام غلط عقائد ونظریات سے بچائے۔ آمین

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

بھائی ہیں، فرمایا کہ:۔

"اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا احترام و اکرام بجا لاؤ"۔ (الزبدۃ الزکیہ فی تحریم السجود تحیہ ص)

رضا خانی اہلسنت و جماعت علماء دیوبند پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑا بھائی کہتے ہیں حالانکہ یہ اہل بدعت کا اہلسنت پر الزام ہے، حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنی تصنیف مذکور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھائی کہا ہے، اب اہلِ بدعت یہ سوچیں کہ گستاخِ رسول تم ہوئے یا ہم؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نسیان کے مریض تھے

رضا خانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کو بعض آیات کا نسیان ہوا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ۔ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو"۔ (ملفوظات احمد رضا ص، الدولۃ المکیۃ ص ۲۹۵)

اب اہل بدعت ہی سوچیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں کی تو اور کیا ہے؟

بایزید کا جھنڈا نبی علیہ السلام کے جھنڈے سے بڑا ہو گا؟

رضا خانی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے سے حضرت بایزید بسطامیؒ کا جھنڈا بڑا ہو گا اور تمام مخلوق حضرت بایزیدؒ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"کسی نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے کہا کہ قیامت کے دن ہر ایک ایک آدمی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ ہے" (فوائد فریدیہ ص۴۳)

رضاخانیوں کے اس عقیدے (جو کہ سفید جھوٹ اور بہتان ہے) کے برعکس تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اہلِ حق اللہ تعالیٰ کی رحمت تلے ہوں گے اور لوائے حمد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہوگا، باقی کسی کے لیے جھنڈے کا سرے سے ثبوت ہی نہیں، تو (بریلویو!) تم نے یہ جھنڈا کہاں سے گھڑ لیا؟ بے شرمو: شرم کرو!

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا دعوٰی!

رضاخانیوں نے حضرت فضیل بن عیاضؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا میں عرش، کرسی، لوح اور قلم ہوں، میں جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں، میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ہوں!" (فوائد فریدیہ ص۴۲)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے باخدا انسان پر بریلویوں، رضاخانیوں کا بہتان عظیم ہے۔ سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ۔

ذہول طاری ہوا

رضاخانی مولوی احمد سعید کاظمی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان لکھتے ہیں کہ :-

(۱) حضورؐ کے علم میں زیادتی ذہول نسیان جائز ہے۔

(۲) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر ذہول طاری نہ ہوتا تو زہر کا ایک لقمہ حضورؐ کیسے تناول فرماتے۔ (تقریر منیر ص ۳۴)

نوٹ:۔ رضاخانی ملاں احمد سعید کاظمی کی عبارت سے مسئلہ علم غیب کی نفی ہو گئی، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام علم غیب جانتے تو زہر کا لقمہ تناول کیوں فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جلسہ کی طرف بلاتے تھے!

رضاخانی ملاں بدنام زمانہ منظور احمد فیضی اپنی دستار بندی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب "مقام رسول" میں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بایں الفاظ توہین کرتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"ماہ شوال ۱۳۷۸ھ کا واقعہ ہے جس سال اس فقیر کی دستار بندی ہوئی۔ رازیٔ دوراں شیخ الحدیث حضرت قبلہ علامہ سیدی و استاذی سید احمد سعید شاہ کاظمی مدظلہ العالی کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا، حضرت مرشد کریم قبلہ شاہجمالی رحیم کے بعض مریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد حضور سرور کائنات کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ لانگے خاں کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے مبارک ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو جلسہ کی شمولیت کے لیے بلاتے تھے۔ فللہ الحمد کاتب الحروف فقیر منظور احمد فیضی ابن مولوی محمد ظریف صاحب"

(مقام رسول جلد ۲ ص ۵۶۴)

قارئین کرام! رضاخانی ملاں مدرسہ اندھیر العلوم (انوار العلوم ملتان) کے جلسہ کی عظمت بڑھانے کے لیے کس قدر من گھڑت افسانہ گھڑا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ

مدرسہ انوار العلوم کا اتنا مبارک جلسہ تھا کہ اس جلسے میں خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہوئے۔ ہم رضا خانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ حاضر وناظر کہاں گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں! اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ میں بقول رضا خانیوں کے تشریف لے جانا یہ مسئلہ حاضر وناظر کی نفی کرتا ہے، کیونکہ جو حاضر وناظر ہوتا ہے اس کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں اور جو جایا کرتا ہے وہ حاضر وناظر نہیں ہوتا، تو طرفہ تماشا دیکھئے کہ رضا خانی ملاں کہتا ہے کہ مدرسہ انوار العلوم کی مسجد میں میرے مرشد شاہ جمالی کے مریدوں نے نماز پڑھتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ خود بھی جلسہ گاہ میں جا رہے تھے اور لوگوں کو بھی جلسہ گاہ کی طرف بلا رہے تھے..... یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ رضا خانی مریدوں نے نماز کی حالت میں کیسے دیکھ لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر جلسہ گاہ کی طرف لوگوں کو جانے کی دعوت دے رہے ہیں؟ یہ بالکل جھوٹ ہے صرف مدرسہ اندھیر العلوم (انوار العلوم) ملتان کی عظمت لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کی خاطر یہ توہین آمیز افسانہ گھڑا ہے۔ لیکن فرقہ ملانہ اہل بدعت پر افسوس ہے کہ مولوی احمد سعید کاظمی کے مدرسہ کے جلسہ کی شان بیان کرتے ہوئے اس قدر حماقت کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ واقعہ لکھتے وقت اس نے عالم آخرت کو فراموش کر دیا۔ اور یہ ہیں اپنے آپ کو محب رسول کہنے والے قدم قدم پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور پھر بھی عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس قسم کی ناپاک حرکت کوئی عام شخص بھی تحریر کرنا تو درکنار سوچ بھی نہیں سکتا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو خصوصاً رضا خانیوں کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین ثم آمین

عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہونا شرط نہیں

رضاخانی ملاں محمد یار گڑھی والے یوں رقمطراز ہیں ؎

کچھ عشقِ محمدؐ میں نہیں شرطِ مسلمان
ہے کوثری ہندو بھی طلب گارِ محمد

(ہفت اقطاب ص ۱۲۳)

بریلوی اُمت کا سلام

رضاخانی اپنے نام نہاد نبی پر بایں الفاظ سلام پڑھتے ہیں۔ آپ بھی وہ سلام ملاحظہ فرمائیں ؎

امام برحق احمد رضا سلام علیک
جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک

کبھی جو تیرا گزر ہو رضا کے روضہ پر
تو عرض کرنا میرا بھی صبا سلام علیک

غلام تیرے ہیں جو اُن کو ہے نہیں کچھ غم
تو اُن کا حامی ہے احمد رضا سلام علیک

جو نجدیوں نے نہ دیکھا ترا جمال و کمال
تو کعبہ والوں نے دیکھا تھا سلام علیک

جو انکے ہاتھ میں ہے ہاتھ ہے وہ تیرے ساتھ
کہ ہاتھ تیرے ہیں پیارے رضا سلام علیک

ترا ہی جلوہ زیبا ہے ان کے چہروں میں
ترے جمال کے ہیں آئینہ سلام علیک

دُعا محب کی ہے یارب رضائے احمد سے
کہ وقتِ مرگ ہو لب پر رضا سلام علیک

(مدائح اعلحضرت ص ۲۶)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مسلمان کو اس قسم کی غلط حرکات سے بچائے کیونکہ رضاخانیوں کا مولوی احمد رضا بریلوی پر سلام پڑھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بریلوی انگریز

کے ٹاؤٹ کو نبی مانتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بدن پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی

رضاخانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی۔" (العیاذ باللہ)

(کراماتِ غوثیہ ص ۲۵)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی ذات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قیاس کرنا پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی علامت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرنے سے محفوظ فرمائے اور آپؐ کا ایک سچا غلام و محب بنائے۔ آمین ثم آمین

کیا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا پسینہ خوشبودار تھا؟

رضاخانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بدن کا پسینہ اس قدر خوشبودار تھا کہ جس طرح حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پسینہ مبارک معطر تھا، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"آنحضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی) رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک کا پسینہ معطر و خوشبودار تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کا تھا۔" (العیاذ باللہ)

(کراماتِ غوثیہ ص ۲۵)

قارئینِ کرام! ذخیرۂ احادیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینہ مبارک کا تذکرہ تو ملتا ہے کہ خوشبودار تھا لیکن امت میں سے کسی کے بارے میں بھی یہ تذکرہ احادیث میں نہیں ملتا کہ کسی صحابی یا ولی کا پسینہ پیغمبر خدا کے پسینہ کی طرح خوشبودار تھا۔ اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پسینہ کو قیاس کرنا یہ پیغمبر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی علامت ہے، کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تو ایک امتی ہیں اور سید الاولیاء ہیں ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ و مقام کے برابر سمجھنا بہت بڑی بدبختی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ دنیا کی کوئی خوشبو آپؐ کے جسم اطہر کی خوشبو سے ہمسری نہ کر سکتی تھی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہر ایک خوشبو خواہ مشک ہو یا عنبر، سونگھی ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوئے اطہر سے زیادہ کوئی نہ تھی۔ اور ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سلمی بیان کرتی ہیں کہ ہم چار عورتیں عتبہؓ کی زوجیت میں تھیں اور ہم میں سے ہر ایک یہی کوشش کرتی کہ زیادہ سے زیادہ خوشبو میں بس کر عتبہؓ کے قریب جائیں۔ ہم سب اس کوشش میں خوب خوشبو کا استعمال کرتے۔ لیکن ہم میں سے کسی کی خوشبو عتبہؓ کی خوشبو تک نہ پہنچتی تھی، حالانکہ عتبہؓ خوشبو کو بھی اسی حد تک استعمال کرتے تھے کہ روغن کو اپنے ہاتھوں سے چھواتے اور اسے اپنی داڑھی پر ملتے مگر اس کی خوشبو ہم سب پر غالب رہتی، اور جب عتبہؓ باہر جاتے تو لوگ کہتے کہ ہم خوشبو استعمال کرتے ہیں لیکن کوئی خوشبو عتبہؓ کی خوشبو سے زیادہ تیز نہیں ہے، ام عاصم کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن عتبہؓ سے کہا ہم سب خوشبو کے استعمال میں خوب کوشش کرتے ہیں لیکن تمہاری خوشبو تک ہماری خوشبو نہیں پہنچتی، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

میں مجھے ایک مرتبہ "شری" یعنی گرمی دانے جیسے پت کہتے ہیں نکل آئے تھے، (اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سارے بدن میں چنگاریاں لگا ہوئی ہیں) تو میں نے حضورؐ کی خدمت میں جاکر اپنے اس مرض کی شکایت کی تاکہ علاج فرمادیں، اس پر حضورؐ نے فرمایا اپنے بدن سے کپڑے اتار دو، تو میں کپڑے اتار کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر آپؐ نے اپنا دستِ مبارک ملا اور میری پشت و شکم پر اس وقت سے یہ خوشبو مجھ میں پیدا ہوگئی ہے، اسے طبرانی نے معجمہ صغیر میں روایت کیا۔

ایک شخص نے اپنی لڑکی کو اس کے شوہر کے گھر بھیجنے کے لیے خوشبو کی جستجو کی مگر اُسے نہ مل سکی تو اُس نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس لیے عرض حال کیا کہ حضورؐ کوئی خوشبو عطا فرمادیں مگر کوئی خوشبو موجود نہ تھی تو حضورؐ نے شیشی طلب فرمائی تاکہ اس میں خوشبو ڈال دی جائے، پھر آپؐ نے اپنے جسمِ اقدس سے پسینہ لے کر اس شیشی میں بھر دیا اور فرمایا جاکر اسے اپنی لڑکی کے جسم پر مل دو، جب اُسے ملا گیا تو سارا مدینہ اس کی خوشبو سے مہک گیا تھا اور اس گھر کا نام ہی "بیت المطیبین" خوشبو کا گھر رکھ دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور دوپہر کے وقت قیلولہ فرمایا، چونکہ حضورؐ کو خواب میں بہت پسینہ آیا کرتا تھا، تو میری والدہ نے جن کا نام "ام سلیم" ہے شیشی لے کر آپؐ کا پسینہ مبارک اس میں جمع کرنے لگیں، حضورؐ کی آنکھ کھل گئی، فرمایا اے ام سلیمؓ کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ آپؐ کا پسینہ مبارک جمع کر رہی ہوں تاکہ میں بطور خوشبو استعمال کروں کیوں کہ اس کی خوشبو سب سے زیادہ بہتر ہے۔ (رواہ مسلم)

اور حضرت انسؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ جب کوئی صحابی بقصد حضوری آپؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور آپؐ کو کاشانۂ اقدس میں نہ پاتا تو وہ راہ میں آپؐ کی اس خوشبو

کو سونگھتے جو آپؐ کی گزرگاہ ہونے کے سبب راہ میں پھیلی ہوئی تھی، مدینہ منورہ کے جس جس کوچے میں وہ خوشبو محسوس کرتے چلتے جاتے تھے کہ حضور اکرمؐ اس راہ سے گزرے ہیں۔

آج بھی مدینہ منورہ کے در و دیوار سے آپؐ کی خوشبوئے جانفزا کی لپٹیں آرہی ہیں جس سے محبوں کے دماغ محبت معطر ہو جاتے ہیں، شاید کہ ایک شمہ اس خوشبو کا بعض غریب و مشتاق اور مفلس و نادار مسافروں کے شامۂ ذوق کو بھی میسر ہو،

ابو عبداللہ عطار مدینہ طیبہ کی مدح میں کہتے ہیں ؎

بطيب رسول الله طاب نسيمها

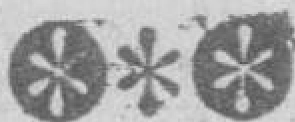
فما المسك والكافور والمندل الرطب

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے مدینہ طیبہ کی فضا مہک رہی ہے، مشک و کافور کیا ہے ان کی مانند تو وہاں کھجوروں میں خوشبو ہے۔

حضرت شبلیؒ جو علمائے صاحب وجدان میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں قطعاً نہیں اور فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایسی خوشبو کا ہونا عجائب و غرائب میں سے ہے ؎

دراں زمیں کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست — چہ جائے دم زدن نافہائے تاتاریست

بروایت ابو نعیم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ کے چہرۂ انور پر پسینہ مبارک موتی کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہوتی تھی۔



کیسے جارہے ہیں

:۔ پیر جماعت علی شاہ کا ایک غالی مرید اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے فرشتوں کے بارے میں یوں ہذیان کا مرتکب ہوتا ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:۔

ے فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر کیسے جارہے ہیں جماعت علی شاہ

(بحوالہ بریلوی ملاؤں کا ایمان ص۳)

ایک نام نہاد پیر کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق کے بارے میں یوں بدزبانی کرنا شریف انسان کا شیوہ نہیں۔

نبی پیر کی صورت میں

بریلوی ملاؤں کا غلیظ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:۔

ے بیا در کوٹ مٹھن تا رُخِ خیر الوریٰ بینی
کہ در شکل فرید آمد شہنشاہِ حجاز ایں جا

(ترجمہ) "کوٹ مٹھن میں آ تاکہ خیر الوریٰ کا چہرہ دیکھ لے کیونکہ (پیر) فرید کی صورت میں شہنشاہِ حجاز یہاں آگئے ہیں۔ (العیاذ باللہ) (دیوانِ محمدی ص۱۵۱)

رضاخانی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ خود گستاخ ہیں یا اہلسنت والجماعت علماء دیوبند؟

رحمۃ للعالمین پیر صدر دین کی تشکل میں

بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ پیر صدر دین کی تشکل میں خود حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ملتان شہر کی سرزمین پر آئے، شعر ملاحظہ ہو:۔

برائے چشمِ بینا از مدینہ بر سرِ ملتان
بشکل صدر دین خود رحمۃ للعالمین آمد

(دیوانِ محمدی ص۵)

(ترجمہ) دیکھنے والی آنکھ کے لیے تو مدینہ سے ملتان کی سرزمین پر صدر دین کی شکل میں خود (امام الانبیاء) رحمۃ للعالمین آئے ہیں۔

اصل وطن بریلی ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصلی وطن بریلی شریف ہے، جہاں ابو لولو احمد رضا بریلوی کی پیدائش ہوئی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضور علیہ السلام کا وطن بریلی ہے"۔

(تمہید الایمان بحوالہ تحفۃ الموحدین ص۱)

حضرات! ہر باہوش انسان اس بات سے واقف کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصلی وطن مکہ مکرمہ ہے، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن اصلی مکہ مکرمہ کی بجائے بریلی کے شرک کے اڈے کو قرار دینا یاوہ گوئی نہیں تو اور کیا ہے؟

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بغض کی دلیل

مولوی احمد رضا بریلوی کی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں کہ:۔

"اس نیت سے درود شریف نہ پڑھو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو"۔ (وظیفہ کریمہ ص۱۷)

تمام مسلمان درود پاک کو اس نیت سے پڑھتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو اور پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہزار سعادتوں سے بہتر ہے اور رضاخانی فرقہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو سعادت نہیں سمجھتا، تو کیا مذکورہ بالا عبارت سے بریلویوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بغض و عداوت کی ایک عظیم مثال قائم نہیں کر دی۔

میں وہ ہوں

رضاخانی ایک ولی کی طرف غلط عبارت منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"سعید الدین حمری نے فرمایا کہ میں وہ ہوں کہ دنیا ڈبہ کی مانند میرے ہاتھ میں ہے، یہ اللہ کی طاقت میری پیٹھ کی طاقت سے ہے یہ کون و مکان اور وہ کچھ جو اس دنیا میں ہے میری دو انگلیوں کے قبضہ میں ہے۔"

(فوائد فریدیہ صـ۸۲)

اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ولی مذکور سے اس قسم کی عبارت ہرگز منقول نہیں ہوگی یہ رضاخانیوں کی بزرگ مذکور پر بہتان و الزام تراشی ہے۔

ابوالحسین کا دعویٰ

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ ابوالحسین خضری کے حکم کے بغیر سورج طلوع نہیں کرتا جب تک اجازت نہ مل جائے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"ابوالحسین خضری نے فرمایا کہ سورج میرے حکم کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔" (فوائد فریدیہ صـ۸۲)

تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہر چیز خدا تعالیٰ کے حکم سے چلتی اور ٹھہرتی ہے

اور ہر چیز پر خدا تعالیٰ کا قبضہ ہے، جیسا کہ قرآنِ پاک کا ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ (القرآن)

نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا

بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے اور ادب سکھلانے کے لیے نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا، (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"مولا کو شایان ہے کہ اپنے محبوب نبی علیہ السلام کو جس عبارت سے (چاہے) تعبیر فرمائے، یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمرو کو اس کی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے، ادب دینے کے لیے مثلاً نالائق، احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صـ ۲۳۳)

بریلوی سے لو بچڑے اہلسنت وجماعت علماءِ دیوبند کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں کہ یہ گستاخِ رسول ہیں، اب بریلویوں کو خود اپنی تحریروں کے آئینہ میں سوچنا چاہیے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟ رضاخانیوں کا اہلسنت محدثین پر حرفِ الزام ہے، حقیقت یہ ہے کہ محدثین دیوبند ہی صحیح معنوں میں محبِ رسول ہیں۔

شفاعت کی حاجت نہیں

مولوی احمد رضا بریلوی کا عقیدہ ہے کہ یوم النشور پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی کیا ضرورت ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"وہ کہ محتاج ہی منشا شفاعت ہے جہاں محتاج نہ ہو خود اپنے

حکم ہے جو چاہے کر دیا جائے تو شفاعت کی کیا حاجت ہو"

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۸)

اب رضاخانی سوچیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا کون منکر ہوا ؟ اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیں گے :- اشفع تشفع سل تعطعه۔

مذکورہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پرویزیت کی طرح، بریلویت بھی قرآن وحدیث کی منکر ہے۔

مدینۃ الرسول کی توہین

مولوی احمد رضا خان، بریلوی مدینہ طیبہ جیسے مقدس شہر کی یاں الفاظ توہین کرتے ہیں عبارت ملاحظہ ہو :-

"مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے آئمہ کے نزدیک مکروہ ہے"

(احکام شریعت جلد ۲ ص ۸۴)

نوٹ! اس سے بڑھ کر خاں صاحب بریلوی کو مدینہ طیبہ کے ساتھ کیا بغض ہو گا۔

پیران پیر کی شکل نبی علیہ السلام سے ملتی ہے

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیران پیر کی شکل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی ہے، شعر ملاحظہ ہو :-

نقشہ شاہِ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

(ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۳ ص ۵۱)

آستانہ علی پور مدینہ منورہ کی طرح مقدس ہے

پیر جماعت علی کا ایک غالی عقیدتمند اپنے پیر کے آستانے کی مدح کرتے ہوئے مدینہ منورہ کی بایں الفاظ توہین کرتا ہے، شعر ملاحظہ ہو:۔

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
اِدھر جائیں تو اچھا ہے اُدھر جائیں تو اچھا ہے

(رسالہ انوار صوفیہ ستمبر ۱۹۳۰ء)

آستانہ خبیثہ علی پور کو کسی اعتبار سے بھی مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر جیسا سمجھنا بہت بڑی کمینگی ہے، خدارا ذرا سوچئے تو سہی آستانہ علی پور کو مدینہ منورہ سے کیا نسبت؟ کہاں مدینہ منورہ اور کہاں آستانہ علی پور شرک کا اڈا، جہاں دن رات توحید و سنت کو پسِ پُشت ڈال کر شرک و بدعت پر عمل ہوتا ہے۔

پیر جماعت علی شاہ مدینہ ہیں

پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں کا اپنے پیر کے بارے میں عقیدۂ خبیثہ ملاحظہ فرمائیں:۔

سرکار علی پور بھی ہیں شاہِ مدینہ
پروانہ سا وہ عشقِ محمدؐ میں فنا ہیں

(رسالہ انوار صوفیہ نومبر ردسمبر ۱۹۲۴ء)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پاک بیویوں اور اپنی آل واطہار

کے لیے یہ جائز قرار دیا کہ وہ بحالتِ حیض و جنابت مسجد میں بیٹھیں "۔

(مقامِ رسولؐ جلد ۲ صـ ۴۴۷)

مذکورہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہرگز منقول نہیں، اس قسم کی تمام لغویات رضاخانیوں ہی کی زبانِ بے لگام سے نکلا کرتی ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس میں موجود

امام المضلین حامیٔ شرک و بدعت، ماحیٔ توحید و سنت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مبتدعین کا عقیدہ خبیثہ ملاحظہ فرمائیں ؎

دَم بدم پڑھو درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں یہاں موجود

(نعتِ مقبول صـ ۲۲ مطبوعہ لاہور)

رضاخانی مذہب کے بے لگام نعت خوان مذکورہ بالا شعر برملا پڑھتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر محفلِ میلاد میں اپنے جسم مبارک کے ساتھ شامل ہوتے ہیں، حالانکہ یہ عقیدہ گمراہی پر گامزن کرنے والا ہے۔

گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنا دیں

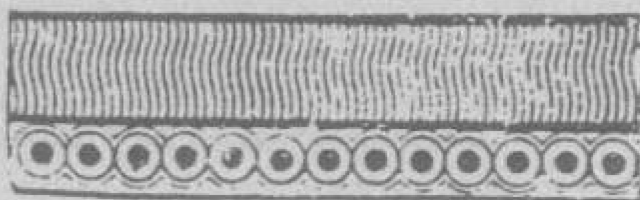
رضاخانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنا دیتے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :۔

"حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے جو چاہیں بنا دیں، اگر چاہیں تو گجرات (شہر) کو مدینہ بنا دیں"۔

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صـ ۵۳۸)

رضاخانیوں کا خیال ہے کہ مدینہ منورہ گجرات شہر میں ہونا چاہیئے

تھا تاکہ یہ لوگ روضہ کے مجاور بن کر خانقاہی کرشمے دکھا سکتے، اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رضاخانی عقیدے کے مطابق (نعوذ باللہ) بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل تو تھے ہی، اگر آپؐ چاہتے تو مدینہ منورہ کو گجرات شہر بنا سکتے تھے۔



عہد

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

قارئینِ کرام! ہم نے گستاخانِ رسولؐ کے مکروہ چہروں سے نقاب نوچ لینے کا عہد کر رکھا ہے، اس سلسلہ میں ہم آغا شورش مرحوم کے الفاظ میں اس عہد کو دہراتے ہیں۔

یہ بات صاف سنوا اے اصاغرِ بدعت
تمہارے شرک کے ایوان ڈھا کے چھوڑوں گا

جو لوگ سنتِ میرِ اُمم سے باغی ہیں
انہیں خدا کے غضب سے ڈرا کے چھوڑوں گا

خدا کی ذات پہ بہتان باندھنے والو!
تمہارے رخ سے نقابیں اٹھا کے چھوڑوں گا

نچا رہے ہو مریدوں کو خانقاہوں میں
یہ راز ہر کہ و مہ کو سنا کے چھوڑوں گا

غریب قوم کی جیبیں تراشنے والو!
تمہیں ضرور ٹھکانے لگا کے چھوڑوں گا

بپھر گئے ہو مزاروں کی روٹیاں کھا کر
تمہارا نام و نشاں تک مٹا کے چھوڑوں گا

زباں دراز فقیہو! یہ بات یاد رہے
تمہاری توند کمر سے ملا کے چھوڑوں گا

دل و دماغ پہ یہ بات نقش کر لینا
اٹھا رہے ہو جو فتنے ہٹا کے چھوڑوں گا

تمہاری کھیپ کی فتوئی فروش نسلوں کو
خدا گواہ! مسلماں بنا کے چھوڑوں گا

کیا ہے عہد رسالتِ مآبؐ سے میں نے
خدا کا خوف دلوں پر بٹھا کے چھوڑوں گا

جو گالیوں میں یگانہ ہیں ان رذیلوں کو!
نبیؐ کے خُلق کا نقشہ دکھا کے چھوڑوں گا

یہ لوگ شیوۂ کافر گری سے باز آئیں
وگرنہ اُن کی دکانیں جلا کے چھوڑوں گا

خدا کے دین کا مفہوم و مدعا کیا ہے
یہ اِک سبق انہیں شورش پڑھا کے چھوڑوں گا



پیشاب پاخانہ زمین نگل جاتی تھی

رضا خانی ملاں لکھتے ہیں کہ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیشاب پاخانہ زمین نگل جاتی تھی، اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا پیشاب پاخانہ بھی زمین نگل جاتی تھی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ کا پیشاب پاخانہ مبارک زمین نگل جاتی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نگل جاتی تھی، حضرت غوث الثقلین سے اس حالت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی یہ وجود میرے نانے پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عبدالقادر کا وجود نہیں" (العیاذ باللہ)

(کراماتِ غوثیہ ص ۱۶، ۲۵، ۲۵۳)

<u>قارئین کرام</u>! بریلویوں کا یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھلم کھلا استہزاء ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے اسی مقام پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو بٹھا رہے ہیں، ایک اُمتی اور ولی کا مقام اپنی جگہ مسلّم ہے اور امام الانبیاء حبیبِ کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اعلیٰ و ارفع ہے، جبکہ مذہب اسلام کا اصول ہے کہ اگر تمام اولیاء کرام مل جائیں تو ایک صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ تو یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ شیخ جیلانیؒ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر سمجھنا اور یہ کہنا کہ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بول و براز زمین نگل جاتی تھی تو اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بھی بول و براز زمین نگل جاتی تھی، اور یہ عقیدہ رکھنا بہت بڑی جہالت ہے اور یہ صرف امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ و مقام ہے کہ آپؐ کے بول و براز کو زمین اپنے اندر سمو لیتی

تھی، اور جس طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ:۔

بوقت قضائے حاجت زمین کا شق ہو جانا

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین میں شگاف پڑ جاتا اور زمین آپ کا بول و براز اپنے اندر سمو لیتی اور اس جگہ ایک خوشبو پھیل جاتی تھی، آپؐ کے براز کو کسی نے بھی نہ دیکھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورؐ استنجا کر کے بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو میں جا کر دیکھتی تو اس جگہ از قسم براز کچھ نہ دیکھتی۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ تم نہیں جانتیں انبیاء کرام سے جو کچھ ان کے بطنِ اطہر سے نکلتا ہے زمین اسے نگل جاتی ہے چنانچہ اُسے دیکھا نہیں جاتا۔

ایک صحابیؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھا، آپؐ قضائے حاجت کے لیے ایک جگہ تشریف لے گئے، جب آپؐ واپس تشریف لائے تو میں اُس جگہ گیا جہاں حضورؐ نے فراغت فرمائی تھی میں نے اس جگہ بول و براز شریف کا کوئی نشان تک نہ دیکھا، البتہ چند ڈھیلے وہاں پڑے ہوئے تھے میں نے انہیں اٹھا لیا تو اس سے نہایت لطیف و پاکیزہ خوشبو آرہی تھی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء میں فرمایا ہے کہ اہلِ علم کی جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "حدثین" یعنی بول یا براز فرمانے کے بعد وضو کرنے کی قائل ہے، اور یہی قول بعض اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ کا ہے۔ (مدارج النبوۃ حصہ اول ص۹۲)

ولی کا مرتبہ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ

انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہے، عبارت ملاحظہ ہو:۔

"میرے سلطان غوث الثقلین رضؓ کو جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے" (کراماتِ غوثیہ صد۱۱ ۲)

"جملہ سلف صالحین کا عقیدہ ہے کہ آپ (شیخ عبدالقادر جیلانی رح) کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے" (کراماتِ غوثیہ ص۲۰)

ناظرین کرام! بریلویوں کا یہ گمراہ کن عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے اور تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ تمام اولیاء کرام جمع ہو جائیں تو تبع تابعین کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اور تمام تبع تابعین جمع ہو جائیں تو ایک تابعی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور تمام تابعین اکٹھے ہو جائیں تو ایک صحابی رضؓ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور تمام صحابہ کرام رضؓ اکٹھے ہو جائیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے اور تمام صحابہ کرام رضؓ مع ابوبکر صدیق رضؓ جمع ہو جائیں تو ایک نبی ع کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور اگر تمام انبیاء کرام ع جمع ہو جائیں تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے، چہ جائیکہ حضرت شیخ جیلانی رح کو تمام انبیاء کرام ع اور صحابہ کرام رضؓ پر فضیلت دینا اور ایک امتی اور ولی کو انبیاء کرام ع اور صحابہ کرام رضؓ کے مقام پر لا کھڑا کرنا یہ رضاخانی مذہب میں تو جائز ہو سکتا ہے لیکن مذہب اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

بریلوی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو اس طرح فضیلت و مقام دیتے ہیں کہ بسا اوقات شبہ ہونے لگتا ہے کہ شاید وہ خدا ہیں اور ان کی ماتحت ایک نہیں، وہ دس محرم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش لکھتے ہیں، بریلوی ۱۲ ربیع الاول کو

کو جلوس میلاد نکالتے ہیں، شیخ صاحب حنبلی المسلک ہیں، موجودہ سعودی حکمران اور علماء بھی حنبلی ہیں لیکن یہ لوگ اپنے کو سکہ بند حنفی کہلاتے ہیں ——— لیکن بریلوی ہیں کہ ان کے نزدیک نہ خدا ہے نہ رسول، بس ایک ہیں تو شیخ عبدالقادر جیلانی رح — گویا کہ اُن کی ماننی ایک نہیں...... یاد رکھیں کسی انسان کے معاملہ میں اس قسم کا غلو پرلے درجہ کی حماقت، بے شرمی، بے غیرتی اور ڈھٹائی ہے، اور رضاخانیت اسی کا نام ہے۔

فخرِ عالم کہنا بے ادبی ہے

مولوی احمد رضا خان بریلوی ایک مسئلہ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فخرِ عالم یا فخرِ جہاں کہنا بے ادبی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

مسئلہ ۵:۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو فخرِ جہاں کہنا کیسا ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب:۔ فخرِ عالم یا فخرِ جہاں کہنا بے معنی (بے ادبی) ہے۔

(عرفانِ شریعت ص ۳۸ ج ۲)

قارئین کرام! اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمتِ دوعالم، پیغمبرِ دوعالم، روحِ دوعالم، جانِ دوعالم، سرورِ دوعالم، سیدِ دوعالم، فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قرآنی آیت شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان میں نازل ہوئی

:۔ "وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ" حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہے

درست ثابت ہوئی کیونکہ صحابہؓ، ائمہ، سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب لفظ عباد میں داخل ہیں ۔" (کراماتِ غوثیہ صـ۲۲)

آج تک کسی مفسرِ قرآن نے آیت مذکور کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ آیتِ کریمہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نازل ہوئی ، یہ بریلویوں کی یاوہ گوئی نہیں تو اور کیا ہے ؟

تحریف کتابِ الٰہی یہودیوں کا شیوہ تھا ـــــ زندہ باد یہودیانِ ایں این زمان ـــــ اللہ تمہیں شرم دے اور یہودیت کے بد انجام سے بچا کر عقل و شرافت اور ہدایت نصیب فرمائے ۔

نسبت سے جنّت مل گئی

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا ملفوظ ملاحظہ ہو کہ جنّت کا دار و مدار نسبت پر ہے نہ کہ اعمالِ صالحہ ہیں ، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

ـــــ "ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی اُن کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ، فرمایا جنّت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے ، مانیں یا نہ مانیں یہ ان کا کام سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے ، لاکھ ریاضتیں ، لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے ۔"

(ملفوظات احمد رضا بریلوی جلد ۳ صـ۱۴۷)

حضرات ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ کو یہ تعلیم دی کہ قبر و حشر میں

نسبت ہرگز کام نہیں آئے گی صرف اور صرف نیک اعمال کام آئیں گے، اگر اعمال اچھے ہیں تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر اعمال بُرے ہیں تو دوزخ میں جائے گا، اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ بریلویوں کا یہ عقیدۂ نسبت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کے خلاف ہے یا نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے

مولوی احمد رضاخان بریلوی اپنے رسالہ "قمر التمام میں" لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرامؓ کے پیچھے چلتے تھے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"غالب اوقات صحابۂ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے پیچھے چلتے۔"

(قمر التمام صـ۲۲)

رضاخانیوں کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جیسے مقدس گروہ پر یہ بہت بڑا الزام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے اور صحابۂ کرام آگے چلتے تھے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلتے اور صحابۂ کرام رضی آپؐ کے پیچھے چلتے تھے، اور جیسے رضاخانی گستاخیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہیں ایسے ہی صحابۂ کرامؓ جیسے مقدس گروہ کو بھی گستاخی کا نشانہ بنادیا۔

بغیر رضا کے عورت سے نکاح؟

رسوائے زمانہ رضاخانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اختیار تھا کہ بغیر حق مہر کے اور بغیر گواہوں کے عورت سے نکاح کرتے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ بھی اختیار تھا کہ بلا مہر و بلا ولی اور بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لیا"۔
(مقام رسول جلد ۲ ص ۳۲۶)

قارئین کرام! رضا خانی ملاؤں کا امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر صریح بہتان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا مہر اور بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح فرمایا کرتے تھے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں اور یقیناً نہیں، اور رضا خانی امت حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیوں کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر جہنم کو واجب تر واجب کرتی چلی جا رہی ہے، رضا خانیوں نے عشقِ رسول کے پردہ میں پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو گستاخیاں کی ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی گستاخی سے محفوظ فرمائے اور پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پکا اور سچا عاشق بنائے۔

بغیر رضا کے نکاح کریں؟

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بھی اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد کے ساتھ بغیر عورت کی رضا مندی کے نکاح کریں، کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد سے چاہیں بغیر اس کی اجازت و رضا اور بغیر اس کے وارث کی اجازت کے نکاح کر دیں"۔ (مقام رسول ص ۳۲۴)

میرے سنی حنفی بھائیو! مذہب اسلام میں اس بات کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا کہ بغیر عورت کی رضا مندی کے نکاح جائز ہو، حالانکہ شریعتِ اسلامیہ میں بغیر عورت کی رضا کے

نکاح منعقد ہو ہی نہیں سکتا اور رضا خانیوں کا یہ کہنا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح ہو جاتا ہے حالانکہ یہ بھی شریعتِ محمدی کے خلاف ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نکاح الا بولی کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا، اور رضاخانی مذہب یہ ہے کہ عورتوں سے بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضامندی اور بغیر ولی کی اجازت کے نکاح ہو جاتا ہے، بریلویوں کا یہ عقیدہ مذہب اسلام کے سراسر خلاف ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام

رضاخانی ملاں منظور احمد فیضی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس عورت کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رغبت ہو جاتی تو اس عورت کے خاوند کے لیے ضروری تھا کہ اس کو طلاق دے دے تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عورت سے نکاح کریں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

"جب آپ کو کسی شادی شدہ عورت سے رغبت ہو جائے تو اس کے خاوند پر لازم تھا کہ اس کو طلاق دے تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عورت سے نکاح کر سکیں"

(مقامِ رسول جلد ۲ صـ ۳۴۷)

قارئینِ کرام! رضاخانیوں کو گستاخیوں میں داد دیجئے کہ پیغمبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کس قدر الزام ہے کہ آپ کو جس عورت سے رغبت ہوتی تو اُس عورت کے شوہر پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کریں، یہ بالکل باطل ہے اور تعجب ہے ایسے بدعتی ٹولے پر جو ہر

بلت میں گستاخی رسولؐ کا ارتکاب کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ولی میں متجلّی ہیں؟

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفاتِ جمال و جلال و کمال و افضال کے ان (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) میں متجلّی ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

——"جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلّی فرمائیں"۔

(فتاویٰ افریقیہ ص ۱۱)

حضرات! انبیاء علیہم السلام کی صفات ایک امتی میں ماننا سراسر جہالت اور شریعتِ محمدی سے بُعد اختیار کرنا ہے اور جو صفات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں وہ ایک امتی میں تصور کرنا اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید توہین ہے کیونکہ ایک ولی اپنے تمام مرتبے اور ولایت کے اعتبار سے پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے مرتبے کو نہیں چھو سکتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک ولی کے اندر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والی صفات مان لیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثل کفار تھے (العیاذ باللہ)

رضا خانی ملاں امام بخش جام پوری اپنے رسالہ فیصلہ شریعت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں کہ:۔

——"آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صورت بشری میں ظاہراً کافروں کی شکل تھے"۔ (رسالہ "فیصلہ شریعت" بحوالہ "تحفۃ الموحدین" قاضی شمس الدین ڈیرہ غازی خان)

فادیٹیوں کو الزام! رضا خانی، اہل سنت و جماعت علماء دیو بند پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ رسولؐ کے گستاخ ہیں، اب فیصلہ خود کریں کہ رضا خانیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کفار کے مثل سمجھا ہے تو اس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے یا تعظیم؟ نیز یہ بھی سوچیں کہ گستاخِ رسولؐ بریلوی ہوئے یا اہلسنت علماء دیو بند؟

لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ رضا خانیوں سے بڑھ کر گستاخیوں میں کسی اور کو نہیں پائیں گے، انہوں نے تو گستاخیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے کاروبار بنایا ہوا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر ؎
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قاضی محمد عاقل نبی ہوتے

خواجہ محمد سلیمان تونسوی کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگر کسی کو نبوت ملتی تو قاضی محمد عاقل کو ملتی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ ہمارے قبلہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت خاتم النبیین کے بعد خلعتِ نبوت کسی کو عطا ہوتی تو قاضی (محمد عاقل) صاحب کو عطا ہوتی"۔ (مقابیس المجالس ص ۲۶۹، ۲۷۰)

اور صحاحِ ستہ کی کتب میں اس اعزاز کا مستحق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قرار دیا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے، اور خواجہ سلیمان تونسوی کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قاضی محمد عاقل نبی ہوتے یہ خواجہ صاحب کی حماقت ہے، اور یہ عقیدہ فرمانِ نبوت کے خلاف ہے۔

رام چندر اور کرشن جی کی نبوت کا اقرار

پیر فرید سے کسی نے رام چندر اور کرشن جی کے متعلق سوال کیا تو پیر فرید صاحب نے جواب دیا کہ رام چندر اور کرشن جی اور مہاتما بدھ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور صاحب کتاب تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

——— "کسی نے عرض کیا کہ سری کرشن جی اور رام چندر صاحب فقیر اور درویش تھے یا نہیں؟ آپ (پیر فرید) نے فرمایا کہ تمام اوتار اور رشی لوگ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے پاس کتاب ہے چنانچہ چار وید زبان سنسکرت میں اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے ہر نبی لوگوں کی رسومات بد توڑنے کے لیے مبعوث ہوا۔"

(مقابیس المجالس ص ۳۸۸، ۳۸۹)

زرتشت اپنے وقت کے نبی

پیر فرید صاحب زرتشت کی نبوت کو حدیث پاک سے ثابت کرنے کی مذموم سعی کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

——— "فرمایا کہ زرتشت صاحب کی نبوت بھی ایک طرح سے حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہے، حدیث میں آیا ہے تفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ یعنی میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی، اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق مجوس (زرتشتی آتش پرست) کے ستر فرقے ہوں گے، یہود کے اکہتر ۷۱، نصاریٰ کے بہتر ۷۲ اور مسلمانوں کے تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے، چونکہ مجوس جو زرتشت

کی امت ہیں، کا ذکر اہلِ کتاب کے مقابلے میں آیا ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زرتشت صاحب بھی اپنے وقت کے نبی اور پیغمبر تھے"۔
(مقابیس المجالس صفحہ ۳۹)

مہاتما بدھ اپنے وقت کے نبی تھے

پیر فرید صاحب کہتے ہیں کہ مہاتما بدھ بھی اپنے وقت کے نبی تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

"فرمایا کہ مہاتما بدھ بھی اپنے وقت کے نبی تھے، وہ راجہ نیپال کے بیٹے تھے، جب جوان ہوئے تو سارا دن عیش و عشرت میں گذارتے تھے جس طرح راجہ زادگان اور شاہ زادگان کا دستور ہے، ایک دن وہ شکار کے ارادے سے باہر گئے، راستے میں چند لوگوں کو دیکھا کہ ایک مریض کو اٹھایا لے جا رہے ہیں، ان سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے، لوگوں نے کہا اس کو بیماری ہے، انہوں نے پوچھا بیماری کیا ہوتی ہے، لوگوں نے کہا بیماری تکلیف، درد اور الم کا نام ہے، انہوں نے پوچھا کہ کیا اس سے چھٹکارے کا کوئی طریقہ ہے، لوگوں نے کہا کہ اگر ایام زندگی باقی ہیں تو علاج ہو سکتا ہے، یہ سن کر دل میں کہنے لگے کہ یہ کوئی علاج نہیں ہے اس کے بعد مہاتما بدھ غمزدہ ہو کر واپس چلے گئے اور خاموش ہو کر گھر میں بیٹھ گئے، چند دنوں کے بعد پھر شکار کو نکلے تو یہ دیکھا کہ چند لوگ ایک جنازہ لیے جا رہے ہیں، اُن سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی بیمار ہو گیا تھا اب فوت ہو گیا ہے، انہوں نے پوچھا کیا موت کا کوئی علاج ہے، لوگوں نے جواب دیا کہ موت کا کوئی علاج نہیں

ہے یہ سُنکر واپس چلے گئے اور بیٹھ کر سوچتے رہے کہ موت کا کوئی علاج تلاش کرنا چاہیے تاکہ موت سے آدمی بچ جائے اور زندہ جاوید ہو جائے، یہ سوچتے سوچتے ایک دن گھر سے باہر نکل گئے اور جنگل میں رہنا شروع کردیا، جب بھوک لگتی تھی تو درختوں کے پتے کھایا کرتے تھے اور چشموں سے پانی پیا کرتے تھے آخر ایک دن پہاڑ کی چوٹی پر ایک درویش ملا جو شاید اپنے وقت کا نبی ہوگا، اُس درویش نے کہا کہ موت کا علاج جیون مکت ہے جو شخص جیون مکت حاصل کرلیتا ہے ہرگز نہیں مرتا ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور تمام درد والم اور امراض سے نجات حاصل کرلیتا ہے یہ خوشخبری سن کر مہاتما بدھ صاحب خوش ہوئے اور اس درویش سے پوچھا کہ جیون مکت کس طرح حاصل ہوتا ہے، درویش نے جواب دیا کہ اس کے حصول کے لیے میرے پاس ایک طریقہ ہے تم یہاں ٹھہر جاؤ میں بتاؤں گا، چنانچہ مہاتما بدھ نے اس درویش کی صحبت اختیار کرلی، اور درویش نے سلوک کی تربیت شروع کردی، کچھ عرصے کے بعد مہاتما بدھ کو جیون مکت حاصل ہوگیا جس سے مراد ہے فنائے نفس اور طمس حقیقی (یعنی فنا فی اللہ) اور معرفت تامہ، اس کے بعد وہ نبوت سے مشرف ہوئے اور اپنی قوم کے لیے راہبر بنے، یہ کام کرکے وہ درویش چلے گئے، جب مہاتما بدھ اپنے والد کے پاس آئے اور اپنے مذہب کی دعوت دی تو اس نے قبول کرلی، اس کے بعد لوگ جوق در جوق ان کے مذہب میں داخل ہونے لگے۔" (مقابیس المجالس ص۱۰۵، ۱۰۵۱)

قارئین کرام! شرک فی الذات کی دو اور شکلیں دُنیا میں رائج رہی ہیں، ایک حلول کا عقیدہ دُوسرا اوتار کا عقیدہ، حلول کے عقیدہ کی رُو سے خدا کائنات

میں حل ہو گیا ہے اس کا کوئی مستقل وجود نہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ کائنات کی تمام چیزیں اور جملہ مخلوقات کو الوہیت حاصل ہے اور یہ سب اپنی اپنی جگہ خدا ہیں، عقیدۂ اوتار کا مطلب یہ ہے کہ خدا کسی انسان کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوتا رہتا ہے یا کسی خاص انسان میں حلول کر جاتا ہے، اس عقیدے کی رو سے ہندو مت میں کرشن جی بھی اوتار ہیں اور رام چندر جی بھی، اور نہ معلوم کتنے انسانوں کو اوتار قرار دیا گیا جن کا شمار آسان نہیں۔

مسلمانوں میں اس نظریہ کی ابتداء عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کے پیروؤں سے ہوئی، عبداللہ بن سبا جو کہ منافقانہ طور پر اسلام میں داخل ہوا تھا، اس کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت علیؓ کی ذات میں حلول کر آیا ہے، چنانچہ اس کے پیروکار اعلانیہ طور پر حضرت علیؓ کو إلٰہ پکارتے تھے جب حضرت علیؓ کے بہت سمجھانے پر بھی وہ اپنا عقیدہ بدلنے پر تیار نہ ہوئے تو آپ نے انہیں آگ میں جھونک دیئے جانے کا حکم دیا۔

صوفیاء میں حسین بن حلاج منصور اس عقیدے کے پہلے علمبردار سمجھے جاتے تھے اُن کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں حلول کر گیا ہے اور اسی وجہ سے وہ اَنَا الحَقُّ کا نعرہ لگاتے تھے جس کی بناء پر ۳۰۹ھ میں خلیفہ المقتدر باللہ نے انہیں قتل کروا دیا اور ان کی لاش کو جلا کر راکھ دریا میں پھینک دی۔ یہی نظریۂ حلول آج نام نہاد دین تصوف کی رگوں کا خون بنا ہوا ہے، اور اسی نظریہ کی بناء پر بریلوی کہتے ہیں ؎

وہی جو مستویٔ عرش تھا خدا ہو کر — اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر
اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام — رکھ لیا خواجہ غریب نواز

رام چندر وغیرہ حضرات اپنی قوموں کے مقتدا ضرور ہیں اس لیے ان کا احترام ضروری

ہے لیکن اس طرح ان کو نبی کہنا کسی طرح صحیح نہیں اور ایسی حماقت صرف رضاخانی کوڑھ مغز ہی کر سکتے ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے ہدایت جیسی عظیم نعمت سے محروم کر دیا ہے ـــــ شرک کی نجاست، بدعات کی غلاظت اور مال حرام کے ترلقموں نے اعلیحضرت سے لے کر اس دور کے رضویوں، نعیمیوں اور ایروں غیروں تک کو برباد کر دیا ـــــ شکلیں بگڑیں، عقل خراب ہوئی، شعور و فہم نے جواب دیا اور سب سے بڑھ کر ابوجہل والی اسلام دشمنی، ابولہب والی دین سے بیزاری، ابن اُبی والی منافقت ان کا مقدر قرار پائی ـــــ اللہ تعالےٰ ان کے شر سے اُمت کو بچائے۔ آمین

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضۂ قدرت اور اختیار میں ہے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :۔

ـــــ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عزوجل کے نائب ہیں تمام جہان حضورؐ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لے لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کو پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے، ملکوت السّموات والارض حضورؐ کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضورؐ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا و آخرت حضورؐ کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکام شرعیہ

حضورؐ کے قبضہ میں کر دیئے گئے ہیں کہ جس پر جو چاہیں حرام کر دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔"

(بہارِ شریعت حصہ اول صـ ۲۲)

"سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم بحکم پروردگار کونین کے مالک و مختار ہیں، زمین کے مالک آسمان کے مالک، اپنے رب کی عطا سے جمیع کے مالک، رب کے احکام کے مالک، انعام کے مالک، خالق کُل نے آپؐ کو مالکِ کل بنا دیا، دونوں جہان آپؐ کے قبضہ و اختیار میں، جس کو جو چاہیں وہ اپنے رب کی عطا سے فرما دیں، جس کو جس سے چاہیں محروم کر دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جو چاہیں حرام، غرضیکہ دونوں جہاں کے شہنشاہ، کونین کے مالک و مولا ہیں۔" (سلطنتِ مصطفےٰ صـ ۱۳)

قارئینِ کرام! رضا خانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کُل ہیں، قرآن و سنت کے خلاف اور صریح مشرکانہ عقیدہ ہے کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہوں اور جو خدا تعالےٰ حکم دیتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتا ہوں۔ بقول رضا خانیوں کے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختارِ کُل مانا جائے تو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی کا کیوں انتظار فرماتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو:۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ (پ ۲۷)

(ترجمہ) "قسم ہے تارے کی جب گرے۔ بہکا نہیں تمہارا رفیق اور نہ بے راہ چلا اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا اس کو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے۔"

رضاخانیوں کا یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے وہی بات کرتے ہیں جس کا ہم ان کو حکم دیں تو پھر اختیار تو نہ ہوا کیونکہ جو حکم ملنے کا محتاج رہے وہ مختارِ کل نہیں ہوتا، اگر حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہوتا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کا انتظار کرنا چہ معنی دارد؟ ـــــ رضاخانی احمد یار خاں بریلوی لکھتے ہیں :۔

کہ ـــــ "سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا کچھ مانگ لو کسی خاص چیز سے مقید نہ فرمایا، معلوم ہوتا ہے کہ سارا معاملہ حضورؐ ہی کے ہاتھ کریمانہ میں ہے جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے حکم سے دے دیں کیونکہ دنیا و آخرت آپؐ ہی کی سخاوت سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپؐ کے علوم کا ایک حصہ ہے، اگر دنیا و آخرت کی خیر چاہتے ہو تو آستانے پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو" (جاء الحق صـ ۱۹۵)

ـــــ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام سے مدد مانگنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں قبورِ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے میں اختلاف ہے، علماء ظاہر بین نے انکار کیا، صوفیاء کرام اور فقہاء اہلِ کشف نے جائز فرمایا" (جاء الحق صـ ۱۹۸)

اب اختیاراتِ کُلی کی ایک من گھڑت کہانی احمد رضا خان بریلوی کی زبانی سُنیئے وہ لکھتے ہیں کہ :۔

ـــــ "ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دوکان پر کھڑا کہہ رہا تھا ایک روپیہ دے وہ نہ دیتا تھا، فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دوکان اُلٹ دوں گا، اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحب دل کا گذر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے، انہوں نے

دوکاندار سے فرمایا جلد روپیہ اسے دے دو ورنہ دوکان اُلٹ جائے گی لوگوں نے عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے، فرمایا میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی معلوم ہوا کہ بالکل خالی ہے پھر اس کے شیخ کو دیکھا اسے بھی خالی پایا، پھر اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا انہیں اہل اللہ سے پایا اور دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دوکان اُلٹ دوں، تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا،،

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۲ ص۷۶)

احمد رضا خان بریلوی کا سفید جھوٹ

"ائمہ دین فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر میں قیامت کے مریدین کے نام ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں، حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ منتہائے نظر وسیع تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا وھبتھم لك میں نے سب تمہیں بخش دیئے،، (ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۲ ص۷۷)

مولوی احمد رضا خان بریلوی مخلوق میں کلی اختیارات تقسیم کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت مجدد بدعات "برکات الامداد" کے ص۱ پر ربیعہ بن کعب اسلمی کی روایت نقل کرنے کے بعد یوں رقمطراز ہیں:۔

"الحمد للہ یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعِنِّی فرمایا کہ میری اعانت کر، اس کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم

کا مطلق طور پر سَل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جانِ وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے

جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضورؐ ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں ،

دنیا آخرت کی سب مرادیں حضورؐ کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید و تخصیص

فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے " (برکات الامداد صـ۱)

مولوی احمد رضا خان بریلوی "الامن والعلی" صـ۲۳۰ ، ۲۳۱

پر لکھتے ہیں کہ :-

"یہاں صراحتاً خود ارشادِ اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے

مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں بحمد اللہ

صحابہؓ کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل

کے تمام خزائنِ رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ

سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں ، صلی اللہ علیہ وسلم "

اسی روایت کو نقل کر کے (ربیعہ بن کعب والی) مولوی احمد یار گجراتی اپنے

مشرکانہ عقیدہ کو اس طرح صحیح ثابت کرنے کی مذموم حرکت کرتے ہیں :-

"حضرت ربیعہؓ بن کعب نے حضورؐ سے جنت مانگی تو یہ نہ فرمایا کہ

تم نے خدا کے سوا مجھ سے جنت مانگی تم مشرک ہو گئے بلکہ فرمایا وہ تو منظور

ہے کچھ اور بھی مانگو ، یہ غیر خدا سے مدد مانگنا ہے پھر لطف یہ ہے کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں اَعِنّی اے ربیعہ تم بھی اس کام میں میری

اتنی مدد کرو کہ زیادہ نوافل پڑھا کرو یہ بھی غیر اللہ سے طلب مدد ہے "

حضرات ! رضاخانیوں کا باطل عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام مختارِ کل ہیں ، اب قرآن پاک کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو کہ حق تعالیٰ کا کلام کیا تعلیم

دیتا ہے اور ہر انسان کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے :-

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿ پ۲۰ ﴾

(ترجمہ) تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے، ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ بات اظہر من الشمس کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مختارِ کل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی قرآن و حدیث کی رو سے مخلوق میں سے کوئی ہدایت دے سکتا ہے، جیسا کہ آپ نے قرآنِ کریم کا ارشاد ملاحظہ فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو ہدایت پر لا کھڑا کرنا تمہارے بس کی چیز نہیں، آپ پر تو صرف خدا کا پیغام پہنچانا فرض ہے، ہدایت کا مالک خدا ہے وہ اپنی حکمت کے ساتھ جسے چاہے قبولِ ہدایت کی توفیق بخشتا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ۔ (ترجمہ) تیرے ذمہ ان کی ہدایت نہیں وہ چاہے تو ہدایت بخشے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

(ترجمہ) گو تو ہر چند طمع کرے لیکن ان میں کے اکثر ایماندار نہیں ہونے کے۔

یہ خدا کے ہی علم میں ہے کہ مستحقِ ہدایت کون ہے؟ اور مستحقِ ضلالت کون ہے؟ صحیحین میں ہے کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بارے میں اتری ہے جو آپ کا بہت طرفدار تھا اور ہر موقعہ پر آپ کی مدد کرتا رہتا تھا اور آپ کا ساتھ دیتا تھا اور دل سے آپ سے محبت کرتا تھا لیکن یہ محبت بوجہ رشتہ داری کے طبعی تھی شرعانہ تھی، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام میں آنے کی دعوت دی اور ایمان لانے کی

رغبت دلائی لیکن تقدیر کا لکھا اور خدا کا چاہا غالب آیا، یہ ہاتھوں میں سے پھسل گیا اور اپنے کفر پر اڑا رہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے انتقال کے وقت اس کے پاس آئے ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو، میں اس کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے ہاں تیرا سفارشی بن جاؤں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ نے کہا، ابوطالب! کیا تو اپنے باپ عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جائے گا؟ اب حضورؐ سمجھاتے اور یہ دونوں اسے روکتے رہے یہاں تک کہ آخری کلمہ اس کی زبان سے یہی نکلا کہ میں یہ کلمہ نہیں پڑھتا اور میں عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں، آپؐ نے فرمایا بہتر ہے میں تیرے لیے اپنے رب سے استغفار کرتا رہوں گا، یہ اور بات ہے کہ میں روک دیا جاؤں، خدا مجھے منع فرما دے، لیکن اسی وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنوں کو ہرگز یہ بات سزاوار نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے استغفار کریں گو وہ ان کے نزدیکی قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔

اور اسی ابوطالب کے بارے میں یہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ بھی نازل ہوئی

(صحیح مسلم وغیرہ) ترمذی وغیرہ میں ہے کہ ابوطالب کے مرض الموت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ چچا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو، میں اس کی گواہی قیامت کے دن دیدوں گا، تو اس نے کہا اگر مجھے اپنے خاندانِ قریش کے اس طعنے کا خوف نہ ہوتا کہ اس نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے یہ کہہ لیا تو میں اسے کہہ کر تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا مگر یہ بھی اسے صرف تیری خوشی کے لیے کہتا، اس پر یہ آیت اتری۔

دوسری روایت میں ہے کہ آخر میں اس نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ میرے چچا میں تو اپنے بڑوں کی روش پر ہوں اور اسی بات پر اس کی موت ہوئی۔

کہ وہ عبد المطلب کے مذہب پر ہے۔

علاوہ ازیں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہدایت دے سکتے تو اپنے چچا ابوجہل اور ابولہب کو بھی ہدایت دے سکتے تھے لیکن ہدایت نہیں دے سکے کیونکہ ہدایت دینا یا نہ دینا یہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے اختیار میں ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ہی مختارِ کل ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی نبی بھی مختارِ کل نہیں ہو سکتا۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رقمطراز ہیں:۔

قل لا املك لنفسي نفعاً ولا ضراً الا ما شاء الله۔

قل من بيده ملكوت كل شيء وهو يجير ولا يجار عليه۔

قل لا املك لكم ضراً ولا رشداً ..... الخ

یا رسول اللہ کہہ دو کہ میں اپنے لیے سوائے مشیتِ الٰہی کے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں۔

ہر شے کی ملکوت وحقیقت اس کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ غالب ہے اس پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔

میں تمہارے لیے کسی نفع وضرر کا مالک نہیں ہوں۔

(اعلاءُ کلمۃ اللہ ص ۱۸۲)

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا عقیدہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مختارِ کل نہیں ہیں کیونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں تمہارے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں اور میں خدا تعالیٰ کے حکم کا محتاج ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا ...... تو جو مختارِ کل ہوتا ہے وہ کسی کے حکم کی انتظار نہیں کرتا، وہ ہر کام اپنی مرضی سے سرانجام دیتا ہے، تو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہنا یہ مسئلہ مختارِ کل کی نفی کرتا ہے تو جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار نہ رہا تو حضرات اولیاء کرام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، اُن کو کہاں سے اختیارات مل گئے۔

حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں

رضاخانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون کا علم حاصل ہے حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی آپؐ کو دیا گیا۔ اب آپ بریلوی کتب کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) ـــــ "جن اشیاء کو ہم عالم غیب میں تصور کرتے ہیں وہ خدا کا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے فضل وکرم سے جانتے ہیں اور ان کی نگاہ دوربین سے ہرگز ہرگز مخفی واوجھل نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے غیب کو جانتے ہیں" (سید المرسلین ص۲۵)

(۲) ـــــ "حضور علیہ السلام کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہو گی" (جاء الحق ص۴۳)

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے سورۃ احزاب کی پہلی آیت یَاَیُّھَا النَّبِیُّ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:۔ اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)

سورۃ احزاب کی آیت ۲۸ یَاَیُّھَا النَّبِیُّ کا ترجمہ:۔ اے غیب بتانے والے (نبی)

اسی طرح سورۃ تحریم کی آیت ۹ یَاَیُّھَا النَّبِیُّ کا ترجمہ:۔ اے غیب بتانے والے (نبی)

مولوی محمد عمر اچھروی ایک حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے

یوں لکھتے ہیں کہ:-

(۳)------ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کلی کا علم حاصل تھا ورنہ سَلُوْنِیْ کا اعلانِ عام نہ فرماتے بلکہ آپؐ علوم خمسہ کو اپنے اعلان میں مستثنٰے فرما دیتے جب آپؐ نے پانچوں کو مستثنٰے نہیں فرمایا تو دوسرا کون ہے جو آپؐ کے اعلان سے علوم خمسہ کو ممتاز کرے اور شارع کے عموم کی تخصیص کرے اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علوم خمسہ کے ایک ہی سوال سے آپؐ کے جواب کو معاذ اللہ جھوٹا سمجھے اور آپؐ کے علم مَافِی الْاَرْحَامِ کا انکار کرے تو یہ انکارِ رسالت ہے کیونکہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے وہی سوال کرنا جس کی وحی نازل ہو چکی، اور لوگوں نے بھی امتحانِ رسالت کے واسطے علوم خمسہ کا ہی سوال پیش کیا اور آپؐ نے بھی بلا فصل علوم خمسہ کے حل کرنے کو معرضِ التوا میں نہیں ڈالا تاکہ تکذیب دعویٰ نہ لازم آئے بلکہ جس نے بھی کھڑے ہو کر مَافِی الْاَرْحَامِ کا سوال کیا تو آپؐ نے فوراً اس کا صحیح جواب سُنا دیا، تو یہ سَلُوْنِیْ آپؐ کا فرمان غیب کلی کے علم کی زبردست دلیل ہے لیکن عطائی نہ ذاتی، اسی واسطے حضرت عمرؓ نے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا کا پہلے اقرار کیا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ آپؐ کا مغیباتِ خمسہ کے علوم کو بیان کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور آپؐ کے علمِ غیبیہ کلیہ پر ایمان لانا چونکہ اسلام میں داخل تھا اسی واسطے وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا کا اقرار کیا اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم امورِ خمسہ کا آپ کو یقین تھا اِس بناء پر وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا ارشاد فرمایا کیونکہ نبی کے معنی غیبی خبر رکھنے والے کے ہیں اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر مَافِی الْاَرْحَامِ کی غیبی خبر بیان

فرمائی تھی"۔ (مقیاس حنفیت ص۲۳۳)

(۴) ــــ "اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دستِ قدرت سے علومِ کلی عطا کر کے سینہ بھرپور کر دیا۔" (مقیاس حنفیت ص۲۶۵)

(۵) ــــ "اللہ تعالٰی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دستِ قدرت سے علمِ کلی عطا فرمائے لیکن منکر پھر بھی آپؐ کے علمِ کلی کے عقیدہ رکھنے والے کو فتوئی شرک لگا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ کلی کی تنقیص کرے تو اس کو میں یہی کہوں گا کہ اللہ تعالٰی اُسے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرماوے۔" (مقیاس حنفیت ص۲۷۵)

اب مولوی احمد یار گجراتی کی تصنیف "جاء الحق" کی عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

(۶) ــــ "یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اور نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا، اگر اس خبر سے صرف دین کی خبر مراد ہو تو ہر مولوی نبی ہے اور اگر دُنیا کے واقعات مراد ہوں تو ہر اخبار، ریڈیو، خط، تار بھیجنے والا نبی ہو جاوے، معلوم ہوا کہ نبی میں غیبی خبریں معتبر ہیں یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبر دینے والا جہاں تار، اخبار کام نہ آسکیں وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علمِ غیب نبی کے معنی میں داخل ہے"۔

(جاء الحق ص۸۵)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں:۔

(۷) ــــ "بیشک حضرت عزت عظمتہٗ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اوّلین وآخرین کا علم عطا فرمایا، شرق سے غرب، عرش سے فرش سب انہیں دکھایا، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا شاہد بنایا

روزِ اوّل سے روزِ آخر تک مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ انہیں بتایا، اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضورؐ کے علم سے باہر نہ رہا، علمِ عظیم حبیبِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہُوا، نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر رطب و یابس، جو پتّہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے، سب کو جُدا جُدا تفصیلاً جان لیا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہُوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین وکرّم۔" (مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۱۲۶، ۱۲۷)

(۸) —— "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔ تو بلا شبہ یہ روایت و معرفت جمیع مکتوبات قلم و مکتوبات لوح کو شامل ہے جس میں سب مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنَ الْیَوْمِ الْاَوَّلِ اِلَی الْیَوْمِ الْاٰخِرِ و جملہ ضمائر و خواطر سب کچھ داخل۔" (ملفوظات احمد رضا جلد ا ص ۳۲)

(۹) —— "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام علوم ظاہر و باطن، اوّل و آخر کا احاطہ فرما لیا ہے۔" (تسکین الخواطر ص ۱۳)

(۱۰) —— "نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب اگلوں پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گذشتہ و آئندہ سے آگاہ ہیں۔" (الدولۃ المکیہ ص ۲۰۷)

(۱۱) —— "نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں اللہ کے کام، احکام اور صفات اور اسماء اور افعال اور آثار تمام علوم ظاہر و باطن و اوّل و آخر کا احاطہ فرمالیا۔" (الدولۃ المکیہ ص ۲۶۹)

(۱۲) —— "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعیینِ وقتِ قیامت کا بھی علم ملا حضورؐ کو بلا استثناء جمیع جزئیاتِ خمس کا علم ہے جملہ مکتوبات قلم و مکتوباتِ لوح محفوظ اور روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن

مندرجہ لوحِ محفوظ اور اس سے بہت زیادہ کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افرادِ خمس داخل اور دربارۂ قیامت اگر ثابت ہو کر اس کی تعیینِ وقت بھی درجِ لوح ہے تو اسے بھی شامل ورنہ احتمال حاصل حضور پُر نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حقیقتِ روح کا بھی علم ہے۔"

(خالص الاعتقاد ص۷)

(۱۳) ——— "ہمارے حضور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ جمیع مندرجات لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سما و ارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضورؐ کے علم سے باہر نہ رہا۔"

(مجموعہ رسائل حصہ اول ص۱۲۹)

(۱۴) ——— میرے شرق تا غرب و سماوات و ارض و عرش تا فرش و مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اِلٰی آخِرِ الْاَیَّامِ سب ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔"

(مجموعہ رسائل حصہ اول ص۱۴۰)

(۱۵) ——— "منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے روزِ اول سے قیامت تک کے تمام مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔" (مجموعہ رسائل حصہ اول ص۱۲۹)

(۱۶) ——— "کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے اس لیے کہ اے کا فرو

تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم ملا ہے۔" (خالص الاعتقاد ص ۳۵)

(۱۷) "میرے پاس اللہ کے خزانے بھی ہیں اور میں غیب بھی جانتا ہوں مگر ان کا دعویٰ نہیں کرتا ...... نیز یہاں لکم ہیں کفار سے خطاب ہے یعنی اے کافرو میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں تم چور ہو چوروں کو خزانے نہیں بتائے جاتے تم شیطانوں کی طرح اسرار کی چوری نہ کر لو، رب تعالیٰ نے بھی شیطان کو آسمان پر جانے سے اسی لیے روکا کہ وہ چور ہے، یہ تو صدیق سے کہا جاوے گا کہ مجھے خزائنِ الٰہیہ کی کنجیاں سپرد ہوئیں، نیز یہاں عِنْدِیْ فرما کر بتایا کہ خزانے میرے پاس نہیں میری مِلک میں ہیں۔" (جاء الحق ص ۹۱، ۹۲)

(۱۸) "اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے۔"

(بہار شریعت حصہ اول ص ۱۴)

(۱۹) "چنانچہ اللہ کی طرف سے جب آپ معلم حکمت ثابت ہو گئے تو بطریق اولیٰ خیر کثیر بھی آپ کو ہی عنایت ہوئی جس خیرِ کثیر کو آپ نے تیز ہوا سے بھی زیادہ تقسیم فرمایا، آپ کی ذاتِ پاک سے محض علمِ غیب کی نفی کرنے پر خیرِ کثیر سے بھی انکار کر دینا یہ ایمان بالقرآن سے بعید امر ہے، تو بدلائل ثابت ہو گیا کہ جب آپ کو جزء اکثرت خیر حاصل ہے تو شرط بھی یعنی علمِ غیب کا حاصل ہونا آپ کی ذات کے واسطے ضروری ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کو چونکہ کثرتِ خیر حاصل ہے لہٰذا آپ غیب کے جاننے والے بھی ہیں، دنیا میں بھی آپ خیرِ کثیر کے

مالک وقائم اور وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کے
قانون سے آخرت میں خیر کثیر کے مالک و مختار بھی آپ ہی ہوں گے
لہٰذا آپ کی ذات مطہر سے غیب کا انکار کرنا یہ تعداد تکریم کے مشروط
و مشتبہ کا انکار کر کے قرآن کریم کا انکار کرنا ہے کیونکہ جزرا مشتبہ موجود
فی الخیر مقرر من اللہ تر خرد کا اثبات حتمی ہے اور اس کو تسلیم کرنا جزوِ
ایمان ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں کثرت خیر حاصل
ہے بلکہ اللہ تعالٰی نے آپ کو کثرت خیر کا مالک و مختار کر دیا ہے تو
آپ کو علم غیب بھی حاصل ہوا جب آپ کو خیر کثیر کی شرط سے علم غیب
حاصل ہوا تو علم قیامت بھی اس میں شامل ہوا۔"

(مقیاس حنفیت ص ۳۱۰، ۳۱۱)

قارئین کرام! رضاخانیوں کے عقائد آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم کلی ثابت کرتے ہیں، حتیٰ کہ ما فی الارحام اور
قیامت کا علم بھی مانتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کا علم دیا گیا کہ
کب قائم ہو گی۔ اور رضاخانی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب ثابت
کرنے سے مندرجہ ذیل آیات کا کیا جواب دیں گے؟ قرآن کریم کا ارشاد
بھی ملاحظہ ہو:۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا
فِى الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا
تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (پ ۲۱)

(ترجمہ) بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اُتارتا ہے مینہ اور
جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی جی کو نہیں معلوم کہ کل کو کیا کرے گا

اور کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا، تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔"

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ٥ (پ ۲۰)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔"

قُلْ لَّا أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ ٥ (پ ۷)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں۔"

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا ٥ (پ ۷)

(ترجمہ) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے۔"

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ٥ (پ ۷)

(ترجمہ) "جس دن جمع کرے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پھر کہے گا تم کو (اپنی اپنی امت کی طرف سے) کیا جواب دیا گیا وہ بولیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے غیب دان۔"

وَمَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ - (پ۲۶)

(ترجمہ) "اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائے گا)"

اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ (پ)

(ترجمہ) "کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کا غیب میں ہی جانتا ہوں"

وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، (پ۱۲)

(ترجمہ) "اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے"

قُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۔ (پ۱۱)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں"

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ (پ۷)

(ترجمہ) "اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو) جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایان تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے حق نہیں، اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو علام الغیوب ہے"

اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ (پ ۱۰)

(ترجمہ) "کیا ان کو معلوم نہیں کہ خدا اُن کے بھیدوں اور مشوروں تک سے واقف ہے اور یہ کہ وہ غیب کی باتیں جاننے والا ہے"

وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُھُمْ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ۔ (پ ۱۱)

(ترجمہ) "اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کی حدِ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں آپ اُن کو نہیں جانتے اُن کو ہم جانتے ہیں"

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ (پ ۲۸)

(ترجمہ) "وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے"

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ (پ ۲۹)

(ترجمہ) "تو کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے"

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا۔ (پ ۲۹)

(ترجمہ) "(وہی) غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا"

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ (پ ۲۹)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو کھول کر ڈر سنا دینے والا ہوں"

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ (پ ۲۲)

(ترجمہ) "لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔"

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (پ ۹)

(ترجمہ) "تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کو کہ کب ہے اس کے قائم ہونے کا وقت، تو کہہ اس کی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی کھول دکھلائے گا اس کو اس کے وقت پر وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی تو بے خبر آئے گی۔"

يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ (پ ۹)

(ترجمہ) "یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو، کہو کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے۔"

قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (پ ۹)

(ترجمہ) "کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔"

سورۃ الضحیٰ کا شانِ نزول امام المفسرین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے بیان فرمایا ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں ارشاد فرماتے ہیں :-

"کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز فرمایا تو قریش اور اہلِ مکہ نے تنگ آ کر مدینہ کے یہودی علماء کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائی جائے جس سے ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمندہ کر سکیں، چنانچہ مدینہ کے یہودی مولویوں نے قریشِ مکہ کو تین سوالات سکھائے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو وہ ان کا جواب نہیں دے سکیں گے اس طرح تمہیں ان کے ساتھ استہزاء کا موقع مل جائے گا، وہ تین سوالات لے کر قریشِ مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور نہایت ہی شوخی سے آپؐ سے کہا کہ اگر آپؐ اللہ کے نبی ہیں تو ان سوالات کے جوابات ہمیں فوراً دیں (کیونکہ قریشِ مکہ اور یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی اس کو کہتے ہیں جو ہر بات اور ذرّے ذرّے کی خبر رکھتا ہو)

اس لیے انہوں نے نہایت ڈھٹائی سے پوچھا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) (۱) اصحاب کہف کتنے تھے؟ (۲) ذوالقرنین کون تھے؟ (۳) روح کسے کہتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں کل بتاؤں گا ـــــ انشاء اللہ نہ کہا، انشاء اللہ نہ کہنے پر اللہ تعالیٰ نے سلسلہ وحی بند کر دیا جو دس دن یا پندرہ دن یا چالیس دن بند رہا، وحی کا سلسلہ بند ہونا تھا کہ ابولہب ملعون اور قریشِ مکہ نے یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یقیناً محمدؐ کو اس کے رب نے چھوڑ دیا ہے

اور وہ اس سے ناراض ہوگیا ہے، اس پر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیحد صدمہ ہُوا اور دل میں دُکھ اور درد کی لہر دوڑ گئی۔ (اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لیے فرمایا تھا کہ میں کل بتاؤں گا کہ جبرئیل امین تشریف لاتے تھے تو اس لیے فرما دیا کہ کل کو بتاؤں گا، اللہ تعالےٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نبی کو اختیار نہیں کہ اپنی مرضی سے کوئی کام کرے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے حکم کے پابند ہیں۔ جیسے حکم ملے گا ویسے ہی کریں گے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کُل نہیں) چنانچہ قریشِ مکہ کے طعن اور زبان درازی کا سلسلہ طول پکڑ گیا تو یہ سُورۃ نازل ہوئی جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور کفارِ مکہ کو جواب اور آپؐ کو مستقبل میں انعاماتِ جلیلہ کی بشارت سے نوازا گیا اور ساتھ ہی دوسرے مقام پر اپنے محبوبؐ سے یہ بھی فرما دیا گیا کہ میرے محبوب: وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (پ۱۵) آپؐ آئندہ کے لیے یہ نہ فرمایا کریں کہ میں کل ایسے کروں گا بلکہ یوں فرمایا کریں کہ میں کل کو اگر اللہ نے چاہا تو ایسا کروں گا۔"

قارئینِ کرام! قرآنِ پاک کے ارشادات سے معلوم ہوگیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ تو عالم الغیب ہیں اور نہ ہی عالمِ ما کانَ وَمَا یکُونُ ہیں اور نہ ہی آپؐ ذرّے ذرّے کی باتوں کو جانتے ہیں اور نہ ہی مختارِ کُل ہیں کیونکہ اگر عالم الغیب اور مختارِ کُل ہوتے تو اتنے دن وحی کا انتظار کیوں فرمایا اور اس قدر پریشانی کیوں اٹھانی پڑی، اور اللہ تعالیٰ نے وحی کا سلسلہ بند کر کے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیا کہ مختارِ کُل میں ہوں اور عالم الغیب بھی میں ہی ہوں

میرے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور نہ ہی مختارِ کل ہو سکتا ہے، اور اہلِ بدعت کا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جو شخص کسی نبی یا ولی، فرشتہ اور جن یا کسی پیر فقیر کو کارساز اور غیب دان جانتا ہے اُن کو مصیبتوں میں پکارتا ہے، حاجت روا، مشکل کشا سمجھتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ ہماری تمام پکاروں کو سُنتے، جانتے ہیں اور ہمارے کام کر دیتے ہیں، اس کے متعلق حضرت سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ کافر و مشرک ہے، اس کا کوئی نکاح نہیں، اور فرماتے ہیں کہ جس کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ بھی ہر بات سنتے جانتے ہیں، وہ بھی کافر ہے: مَنْ یَعْتَقِدُ اَنَّ محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب فھو کافرٌ لِاَنَّ علم الغیب صفة مختصةٌ باللہ سبحانہٗ۔"

(مرآۃ الحقیقۃ ص ۱۸)

اب رضاخانیوں کو چاہیئے کہ یا تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے فتویٰ کو صحیح سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں یا پھر شیخ جیلانیؒ کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں، کیوں کہ جو باتیں رضاخانیوں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کا دھندا چلا رکھا ہے اس سے باز آئیں اور اپنے آپ کو ادخلوا فی السلم کافۃ کا مصداق بنائیں، کیونکہ چند روزہ زندگی ہے اور خدا کے ہاں پیش ہونا ہے اور کچھ تو خوفِ خدا محسوس کریں اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا فتویٰ

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا فتویٰ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام علم غیب نہیں جانتے تھے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

———غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ و علم ضروری و علم استدلالی غائب باشد و او مخصوص است بحق سبحانہ و تعالیٰ کما فی النصوص پس کسیکہ دعویٰ نماید اورا برائے خود کافر است و ہمچنیں مصداق آن۔ اما خبر نبی از جہت بودن او مستفاد از وحی و از پیدا نمودن حق سبحانہ و تعالیٰ علم ضروری درو و از انکشاف حوادث بر حواس او پس نیست داخل در علم غیب قال تعالیٰ لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول فکل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیوب لیس ھو الا عن اعلام اللہ تعالیٰ فلا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب" (اعلاء کلمۃ اللہ ص۱۴۳)

(ترجمہ) پہلے غیب کے معنی بتائے جاتے ہیں، غیب نام ہے اس چیز کا جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علم بدیہی اور استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق سبحانہ کے ساتھ مختص ہے جیسا کہ ان آیات میں مراد ہے پس اگر اس علم غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے نفس کے لیے یا کسی غیر کے اس قسم کے دعویٰ علم غیب کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے مگر جو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے ، یا اللہ تعالیٰ اس کا علم ضروری نبی کے اندر پیدا فرما دیتے ہیں یا نبی کی حس پر ۱۳۸۔ حوادث کا انکشاف فرما دیتے ہیں تو یہ علم غیب میں داخل نہیں اللہ تعالیٰ نے

نے فرمایا ہے عالم الغیب الآیۃ پس تمام وہ اخبار جو آنحضرتؐ نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتائی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلام اور جتوانے سے بتائی ہیں، ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) غیب نہیں جانتے۔"

"قال صلی اللہ علیہ وسلم ۱؎ دعی ھٰذہٖ وقولی بالذی کنت تقولین ۲؎ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا من اخبرک الخ ۳؎ واللہ لا ادری و انا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم۔" (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۸۲)

حدیث شریف میں یہی وارد ہے کہ ایک صحابیہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا کہہ رہی تھیں کہ ہم میں ایسا نبی ہے جو کہ آئندہ کی خبریں جانتا ہے، تو آپؐ نے اس سے منع فرمایا، آپؐ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم باوجود رسول ہونے کے مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔

۱؎ جو شخص تجھے یہ کہے کہ نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔

پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا عقیدہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل نہ تھے۔ اب بریلویوں رضاخانیوں سے سوال ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے بارے میں اُن کا کیا خیال ہے؟

رضاخانی مُلّاؤں کی شہادت

"ساٹھ سال تک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نجاتِ آخرت کا علم نہیں تھا۔" (العیاذ باللہ) (رسالہ "وما ادری" ص ۶ مصدقہ مولوی ابوالبرکات و مولوی ابوالحسنات لاہور

مولوی ابوالبرکات اور ابوالحسنات بریلویوں کے باپ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ سال تک اپنی نجاتِ آخرت کا علم نہیں تھا، تو جو بریلوی مُلاّں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کُلی علم غیب ثابت کرتے ہیں وہ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ان دونوں مُلاّؤں نے پوری بریلویت کا مُنہ کالا نہیں کر دیا؟

اسرافیل علیہ السلام صور باجہ کے ساتھ بجائیں گے

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے لیے جو صُور پھونکیں گے وہ بالمزامیر (یعنی باجوں کے ساتھ) ہو گا، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

"اسی طرح صورِ اسرافیل بھی سماع ہے جس میں وہ اثر ہو گا کہ لوگ سُنکر جان دے دیں گے، اس کے بعد اس کا دوسرا نغمہ اس قدر جاں افروز اور روح پرور ہو گا کہ سُنتے ہی ہزاروں برس کے مُردے بھی زندہ ہو جائیں گے اور رقص کرتے ہوئے قبروں سے باہر نکلیں گے، حضرت اسرافیل کے یہ دونوں نغمے بالمزامیر (باجوں کے ساتھ) ہوں گے"۔

(مقابیس المجالس ص ۱۳۴)

اِس دور کے جتنے ڈوم، مراثی ہیں انہیں خوش ہونا چاہیئے کہ قیامت کے دن بھی ان کا راج ہو گا، یہ الگ بات ہے کہ جسے رُوح پرور نغمہ کہا جا رہا ہے اُسے سُن کر وہ حالت ہو جائے گی جس کا قرآنِ پاک نے سورۃ یٰسین میں ذکر کیا کہ قبروں سے نکل کر ہائے وائے کرتے ہوں گے کہ ہم پر کیا گزری؟ اُس وقت پتہ چلے گا کہ کیا بھاؤ بکتی ہے۔ احمد رضا اور اس کی پوری ذریت خرک کی نجاست کا بوجھ سروں پر اٹھائے اور

بدعات کی گندگی میں ملوث میدانِ حشر میں اس طرح پھرتی ہوگی کہ کوئی اس کا پرسانِ حال نہ ہوگا ــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے بے ننگ و نام بدعتی ملحدوں کو منہ نہ لگائیں گے ــــ حوضِ کوثر سے اس قسم کے لوگوں کو دھکیل دیا جائے گا اور ان مزامیر اور باجوں سمیت وہیں جانا ہوگا جو ان کا اصل ٹھکانہ ہے ــــ اے کاش انہی بدباطنیوں کے لیے مقدس اصطلاحات کو درمیان میں نہ لایا جاتا تو پھر شاید خیر ہو جاتی لیکن جب یہ حالت ہو جو آپ دیکھ رہے ہیں تو پھر انجام معلوم! ــــ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈر کی وجہ سے لیا

"حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبتِ شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ جی یہ چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں"۔ (مقابیس المجالس ص ۲۷۱)

نوٹ:۔ غالب گمان ہے کہ آج کل بھی بریلوی حضرات اہل سنت وجماعت علماء دیوبند کے ڈر کی وجہ سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تاکہ راز فاش نہ ہو جائے اور اندرونِ خانہ اپنے پیروں کے نام کا کلمہ پڑھتے ہوں گے۔

اولیاء بھی انبیاءؑ کی طرح ہیں!

"فرمایا کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام حیات و ممات میں خود مختار ہیں اسی طرح اولیاء کرام بھی خود مختار ہیں"۔ (مقابیس المجالس ص ۷۹۱)

قارئینِ کرام! یاد رکھیں کہ یہ صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی شان ہے کہ

جب کسی نبی کا آخری وقت آجائے تو فرشتہ پہلے اس نبی سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے رب کے پاس جانا چاہتے ہیں یا کہ اس دنیا میں رہنا چاہتے ہیں، اگر نبی یہ کہہ دیں کہ میں اس دنیا میں رہنا چاہتا ہوں، تو جتنی نبی کہے گا اس کو اتنی زندگی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہے اگر نہیں تو فرشتہ روح نکال لیتا ہے، اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی حیات وممات پر اولیاء کرام کو قیاس کرنا بالکل بیہودیت ہے۔

مسجد میں ناچنا جائز ہے

پیر غلام فرید ایک حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسجد میں گانا بجانا اور ناچنا جائز ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"ایک حدیث میں آتا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے، دف بجا رہے تھے، ناچ رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشہ دکھایا، اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا اور ناچنا جائز ہوا یعنی رقص کرنا۔"

(مقابیس المجالس ص ۱۴۱)

نوٹ! مسجد میں ناچنا اور گانا بجانا یہ رضاخانی مذہب میں تو جائز ہو سکتا ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعتِ مطہرہ میں مسجد میں گانا بجانا اور ناچنا فعلِ حرام ہے، اور کسی حدیث سے بھی مسجد میں گانا بجانا اور ناچنا تو کجا کسی اور جگہ پر کسی بھی حالت میں ہرگز ثابت نہیں، بلکہ گانا بجانا اور ناچنا وغیرہ کی حرمت اور ممانعت میں کئی حدیثیں مذکور ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قسم کے فاسد عقائد سے بچائے۔ آمین

پیر فرید کا باطل استدلال

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ کے ساتھ جا رہے تھے، راستے میں بانسری کی آواز سنائی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں انگلیاں دے دیں اور حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ جب آواز بند ہو مجھے بتانا۔ اس حدیث سے عام لوگ بانسری کی آواز کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اولیاء کرام اسی حدیث سے جواز سماع بالمزامیر نکالتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مزامیر (بانسری) کا سننا حرام ہوتا تو ایک نبیؑ کی شان کے شایان نہیں تھا کہ خود تو کانوں میں انگلیاں دے دیتے اور ایک صحابی کو فعل حرام کا مرتکب ہونے دیتے ..... امام غزالیؒ اور دیگر اولیاء کرام نے کانوں میں انگلیاں دینے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو گی یا کوئی خاص حالت طاری ہو گی جس میں بانسری کی آواز کو مخل اندازہ ہونا پسند نہ فرمایا۔"

(مقابیس المجالس ص ۱۴۱)

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط استدلال کرنا یہ ملحد اور زندیق لوگوں کا کام ہے۔

نہ سماع حرام نہ سارنگی

پیر فرید صاحب سماع بالمزامیر اور سارنگی کی حلت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:۔

"بعض احادیث میں سارنگی کی ممانعت آئی ہے اس سے یہ لوگوں

جملہ آلاتِ سماع اور بعض نے آلاتِ سارنگی کو حرام قرار دے دیا ہے، حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے جب کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ نہ سماع حرام ہے نہ مزامیر حرام ہیں بلکہ جب سماع اور مزامیر کے ساتھ کوئی غیر شرعی عوارض شامل ہو جاتے ہیں تو یہ فعل حرام ہو جاتا ہے، مثلاً زمانۂ جاہلیت میں عرب لوگ شراب کی محافل میں سارنگی بجایا کرتے تھے جب شراب حرام ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارنگی کا بجانا بھی منع کر دیا تاکہ شراب کی یاد تازہ نہ ہو، لیکن ہمارے ملکوں میں شراب کی مجالس میں کون سارنگی بجاتا ہے ہمارے لیے سارنگی اور شراب میں کوئی نسبت ہی نہیں "۔ (مقابیس المجالس صـ ۱۳۲۰،۱۳۲۱)

جب رضا خانی مذہب کے بانی کو علم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا تو علمی بات کو سمجھنا، یہ رضا خانی امت کے ملاؤں کے بس کا روگ نہیں ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گانا سنتے تھے

"حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب جبرائیلؑ نے امت کے مساکین کے متعلق آنحضرت صلعم کو بشارت دی تو آپؐ نے فرطِ مسرت میں آ کر گانے والا بلایا اس نے گانا سنایا جس سے آپؐ پر وجد طاری ہوا یہاں تک کہ آپؐ کے کندھے (مبارک) سے چادر گر گئی، آپؐ نے اس چادر کے ٹکڑے کئے اور حاضرین میں تقسیم کر دی، اس پر امیر معاویہؓ نے کہا: ما احسن لعبك يارسول الله (یارسول اللہ آپؐ کا لہو و لعب کیا ہی اچھا تھا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاویہؓ جو شخص ذکر محبوبؐ سن کر وجد و حرکت میں نہیں آتا وہ

صاحبِ کرامت نہیں "۔ (مقابیس المجالس ص ۱۴۳)

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر یہ کس قدر صریح الزام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والے کو بلا کر اس سے گانا سنا، اس سے غالب گمان ہوتا ہے کہ اس قسم کی گستاخیاں کرنے والے ہی فی النار ہوں گے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:۔ من کذب علیّ متعمداً فلیتبوّء مقعدہٗ من النار (الحدیث) (ترجمہ) "جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اس کا ٹھکانا جہنم ہے "۔۔۔۔ اب ذرا رضاخانی سوچیں کہ ہمارا کیا انجام ہوگا؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان

رضاخانی ملاں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و اولیاء کرام و فقہاء کرام اور علماء کرام اور عامۃ المسلمین بھی باجا سنتے تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"مزامیر یعنی باجے کو حضور علیہ السلام نے آپ کے خلفاء نے، صحابۂ کبار نے، کبار تابعین، ائمہ اربعین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ائمہ اثنا عشرہ نے، دو ہزار اولیاء اللہ نے، ایک سو فقہاء نے، ایک ہزار علماء نے، دو لاکھ کی تعداد میں عامۃ المؤمنین نے "۔ (اثباتِ سماع ص ۵)

رضاخانیوں نے (اپنی ہم جنس) مراثی اور بھنڈ لوگوں کی حوصلہ افزائی اور اُن کے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیا ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ پیشہ ور لوگوں سے رضاخانیوں کو گیارہویں شریف کا چندہ ملتا ہو۔

مسجد میں باجا بجانا جائز ہے

رضاخانی پیر فرید ترمذی شریف کی روایت سے مسجد میں باجا بجانے کا یوں استدلال کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجد میں کیا کرو تو دف بھی بجایا کرو، تو اس سے پیر فرید صاحب مسجد میں باجا بجانے کا ثبوت لیتے ہیں ۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

"جامع ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کیا کرو، عقد نکاح مسجد میں ہوا کرے اور دف بجایا جائے، اس حدیث پاک کی رُو سے تو دف یعنی باجوں کا مسجد میں بجانا بھی جائز ہوا"

(مقابیس المجالس صـ ۱۴۰)

قارئین کرام! یہی تو وہ کارہائے نمایاں ہیں کہ جن کی وجہ سے بریلوی اپنی مثال آپ ہیں کہ قرآن وحدیث میں خیانت کے بارے میں ان سے بڑھ کر کسی کو ہرگز نہیں پائیں گے کیونکہ بریلویوں نے حدیث شریف کی شرح میں خیانت کا جو فریضہ سرانجام دیا ہے اس سے یہودی اور عیسائی بھی عاجز آگئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے، آمین

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گانا سنتے تھے

رضاخانی ملاں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باجے کے ساتھ گانا سنتے تھے (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس اور آپؐ کے

چاروں خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے باجے کے ساتھ غنا سنا۔" (اثبات سماع ص۳۶)

"گانا بجانا ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حضورؐ کی موجودگی میں ہوا۔" (حلت سماع ص)

حضرات! یہ جملہ حوالہ جات جن میں مسجد میں رقص، گانا بجانا وغیرہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اللہ کے محبوب و معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام اور اولیاء کبار پر طرح طرح کی تہمتیں تراشی گئی ہیں، ہمارا قلم انہیں نقل کرتے ہوئے کانپ رہا ہے اور ہم سوچ رہے ہیں کہ ایسے لوگ جنہوں نے اپنی خباثتوں کی پیروی میں ایسی ایسی باتیں نقل کیں بلکہ گھڑیں اُن کا انجام کیا ہوگا؟

بریلوی مولویو! شرم کرو! کیوں تم نے یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح دین میں تحریف کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے اور کیوں تم ایسی غلط اور من گھڑت باتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہے ہو؟ یاد رکھو! روزِ محشر اللہ تعالےٰ کے حضور ان میں سے ایک ایک بات کا جواب دینا ہوگا ــــ اور وہاں اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ والا قصہ ہوگا کہ منہ محصر زدہ ہوں گے اور تھرکتے ناچنے والا جسم اُٹھ بیٹھک کرنے والی ٹانگیں، گھونگھروؤں والے پاؤں اور کڑوں والے ہاتھ تمہارے لیے وجہ عذاب بن جائیں گے ــــ اب بھی شرم کرو اور توبہ کرلو کہ توبہ کا دروازہ ہنوز کھلا ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ چونکہ اس فرقہ ضالہ مضلہ ملحدہ میں اکثر ڈوم اور مراثی قسم کے لوگ ہوتے ہیں، اس لیے ان کے مولوی احادیث سے غلط استدلال کرکے اور غلط باتیں سرکار دو عالم کی طرف منسوب کرکے اپنا کاروبار چمکانے کی

فکر میں لگے رہتے ہیں ——— اس طرح ممکن ہے کہ آج تنور نما شکم بھر جائے لیکن کل روز قیامت یہی شکم سارے جسم سمیت جہنم کے گڑھے میں ہوگا جہاں فرشتوں سے فریاد کی جائے گی کہ ہماری مدد کرو لیکن وہ کہیں گے کہ یہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے اس لیے اب یہاں سے نہیں نکل سکو گے۔

بحالت جنابت مسجد میں

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں یوں گستاخی کرتے ہیں کہ :-

"حضورؐ و حضرت علیؓ کے لیے بھی مباح کہ حالتِ جنب مسجد میں رہیں" (مقام رسول جلد ۲ ص۱۲)

رضا خانی اکابر چونکہ مساجد اللہ میں مخصوص کاروبار کرنے کے عادی ہیں اس لیے ایسی بکواس کر رہے ہیں ورنہ اللہ کے محبوب و معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عزیز صحابیؓ ایسی بچیزوں سے مبرا و منزہ ہیں اور یہ ان نفوسِ قدسیہ پر صریح بہتان ہے۔

مختارِ کل کون

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مختارِ کل ہیں اور جس کو اللہ تعالےٰ پکڑ لیں تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو چھڑا لیں گے اور جس کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پکڑ لیں تو اس کو خدا تعالیٰ بھی نہیں چھڑا سکتے کیونکہ حق تعالےٰ کا اپنے پیغمبرؐ کے آگے بس نہیں چلتا، شعر ملاحظہ ہو :-

خدا جس کو پکڑے چھڑا لیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پکڑیں چھڑا کوئی نہیں سکتا

یعنی کہ اگر خدا کی پکڑ میں کوئی آجاوے تو حضورؐ کی شفاعت سے خدائے پاک معاف فرما دیتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کی پکڑ میں آگیا اب کون چھڑا دے۔

شان حبیب الرحمان ص ۷۳-۷۲

حق تعالیٰ کا قرآن اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور حدیث سے بھی یہی عقیدہ ثابت ہے اور بریلویوں کا عقیدہ قرآن و حدیث کے ساتھ متصادم و متضاد ہے۔

تمت بالخیر

خاکپائے اہل سنت وجماعت علمائے دیوبند
سعید احمد قادری عفی عنہ
بمقام بہتہ جھیڈو، تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

نوٹ:۔ شعر مذکور کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان" میں ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ مقدمہ

ایک ضروری بات

"رضا خانی مذہب" حصہ دوم کی کاپیاں مکمل ہو کر پریس جانے کے لیے تیار تھیں کہ اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ علامہ سعید احمد قادری کی کتاب "رضا خانی مذہب" حصہ اول ضبط کر لی گئی ہے،،

یہ خبر پڑھ کر افسوس بھی ہوا اور خوشی بھی! افسوس اس بات کا کہ حکومت نے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ "رضا خانی مذہب،، کوئی مستقل تصنیف نہیں بلکہ جناب احمد رضا خان اور ان کے مقلدین کی کتابوں کا حاصل مطالعہ ہے۔ یہ حاصل مطالعہ پیش کرتے ہوئے مرتب کہدنے ایک خاص پس منظر میں کچھ باتیں یقیناً ایسی لکھی ہیں جن کا لب ولہجہ ذرا سا تلخ ہو گیا ہے، لیکن اگر بریلوی مکتبہ فکر کی ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جو انہوں نے مسلک اہلسنت وجماعت کے خلاف لکھی ہیں۔ تو اُن کا کرخت بلکہ واہیات وشرمناک لب ولہجہ دیکھ کر علامہ سعید احمد قادری کو داد دینی پڑتی ہے کہ انہوں نے تقابلی کتاب شائع کرتے وقت بھی حوصلے اور صبر وتحمل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قادری صاحب کی تلخی اُن کی تلخیوں کے ساتھ کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ لہٰذا اگر "رضا خانی مذہب" ضبط کی گئی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اُن تمام کتابوں کو ضبط کیا جانا چاہیے تھا جن کے اقتباسات

اور حوالہ جات اس تصنیف میں درج ہیں کیونکہ اگر "نقلِ کفر" ضبط ہونے کے قابل ہے تو خود کفر کو بطریقِ اولیٰ ضبط کیا جانا چاہیئے تھا نیز وہ تمام کتابیں بھی ضبط ہونی چاہییں تھیں جن میں اکابرِ اہلسنت وجماعت کے خلاف اتہام اور گالم گلوچ کا سلسلہ روا رکھتے ہوئے "اس بازار" کی روایتی زبان استعمال کی گئی ہے اور یہ زبان ان لوگوں نے استعمال کی ہے جنہیں بدقسمتی سے مولوی سمجھا جاتا ہے حالانکہ کوئی شریف النسان اس طرح کی زبان استعمال کرنے کا "تصور" بھی نہیں کر سکتا۔

اور خوشی اس بات کی ہوئی ہے ہمیں اندازہ ہوگیا ہے کہ ہماری محنت ضائع نہیں ہوئی بلکہ اس سے "رضاخانیت" کے ایوان میں زلزلہ ضرور آگیا ہے اور "رضاخانیت" یہ دیکھ کر کہ بہیرپے مکروہ غیر جمہرے سے نقاب نوچ دیا گیا ہے۔ اور اب عوام ہماری فریب کاریوں اور غلط کاریوں کو دیکھ سکیں گے اور دلوں ہمارے لیے ساتھ نفرت کی جانے لگے گی۔ یہ چیخ اٹھی ہے اور اس نے اس تصنیف کا جواب دینے یا اپنی غلط کاریوں کا اعتراف کرنے کی بجائے حکومت کے سامنے یہ فریاد اور واویلا کرنے میں عافیت سمجھی ہے کہ "یا سرکار! ہم آپ کے خاندانی ٹاؤٹ۔ انگریز کے وقت کے پرانے مخبر، خیر خواہ و ہمدرد اور تاحیات دلال ہیں۔ ہمیں سعید احمد قادری کے تازیانے سے بچاؤ۔ خدارا بچاؤ تاکہ ہم پہلے کی طرح سیدھے سادھے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر آپ کا حقِ نمک ادا ہی کرتے رہیں۔

چنانچہ حکومت نے ان ہمیشہ کے "اپنوں" کی اشک شوئی ضروری سمجھی اور یوں یہ کتاب ضبط ہو گئی۔ اب جبکہ حصّہ اوّل ضبط ہو چکا ہے۔ حصّہ دوم اشاعت کے لیئے پریس جا رہا ہے اور حصّہ سوم زیرِ طبع ہے۔ ہم حکومت اور بریلویوں کو آپس میں رشتہ دار سمجھتے ہوئے اتنا کہنا انتہائی ضروری سمجھتے ہیں! کہ آپ نے اس کتاب کا حصّہ اوّل ضبط کیا بہت اچھا کیا! ہم حصّہ اول میں درج تمام تر حوالہ جات کی صحت کے ذمہ دار ہیں صرف کتاب کو ضبط کرنے سے معاملہ طے یا ختم نہیں ہوا آپ ملک کی کسی عدالت میں ہمارے خلاف مقدمہ چلائیں ہم ثابت کریں گے کہ یہ حوالہ جات سو فی صد درست ہیں اور ان میں کسی طرح کی خیانت نہیں کی گئی اگر ہم یہ ثابت نہ کر سکیں تو ہم مجرم ہوں گے اور ہر سزا کے لیئے تیار! لیکن اگر یہ حوالے درست ہوں اور یقیناً درست ہیں تو فوری طور پر ان تمام کتابوں کی ضبطی کا اعلان بھی ہو جانا چاہیئے جن میں یہ قابلِ اعتراض اور کفریہ مواد پایا جاتا ہے تاکہ انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوں اور آئندہ کیلیئے بھی اس طرح کی تصنیفات کا رستہ بند ہو جائے۔ بصورتِ دیگر ہم یہ سمجھنے اور کہنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ بریلویت کے پاس اپنے دفاع اور وکالت کے لیئے کچھ نہیں ہے۔ اور حکومت نے اپنے پاس وفادار غلام کو مسلمان عوام کے غیض و غضب سے بچا کر اپنے دامن میں پناہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ملک کے تمام طبقوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی بجائے انصاف کے تقاضوں کو پامال کیا ہے۔ فقط عبد الرؤف فاروقی کامونکی گوجرانوالہ

۱۸ / رمضان ۱۴۰۲ھ